صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 8 ستمبر 2003ء بمطابق 10 رجب 1424 ہجری صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر اکرام اللہ شاہد، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

خَلَقَ الۡاِنسَانَ مِن صَلۡصَالٍ کَالۡفَخَّارِO وَخَلَقَ الۡجَآنَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍO فَبِاَیِّ ءَالَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِO رَبُّ الۡمَشۡرِقَیۡنِ وَرَبُّ الۡمَغۡرِبَیۡنِO فَبِاَیِّ ءَالَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِO مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ یَلۡتَقِیَانِO بَیۡنَہُمَا بَرۡزَخٌ لَّا یَبۡغِیَانِO فَبِاَیِّ ءَالَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِO یَخۡرُجُ مِنۡہُمَا اللُّؤۡلُؤُ وَالۡمَرۡجَانُO فَبِاَیِّ ءَالَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِO وَلَہُ الۡجَوَارِ الۡمُنشَئَاتُ فِی الۡبَحۡرِ کَالۡاَعۡلَامِO فَبِاَیِّ ءَالَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ۔

(ترجمہ): اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

محترمہ آفتاب شبیر: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: په ایجنډا باندې اول خبرې کوؤ بیا به وروستو چې کوم دے تا سو دغه۔۔۔۔

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ وعشر) یو اهم خبره د ه جی۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ ایجنډا باندې راځو۔ جن معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، میں ان کو بغرض منظوری ایوان میں پیش کرتا ہوں۔ جناب سید گل صاحب، ایم پی اے، 2003-09-08 کیلئے، جناب امان اللہ حقانی صاحب، ایم پی اے، 2003-09-03 تا صحت یابی، جناب وجیہہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے۔ جناب سراج الحق صاحب، سینیئر منسٹر آج کیلئے۔ جناب حسین احمد کانجو صاحب، منسٹر آج کیلئے، جناب فضل ربی صاحب، منسٹر آج کیلئے، جناب حاجی قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے، آج کیلئے اور محترمہ ڈاکٹر ثمین محمود جان صاحبہ، ایم پی اے، آج کیلئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Leave is granted.

محترمہ آفتاب شبیر: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب! میں نے آپ سے ٹائم لیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آفتاب شبیر صاحبہ، جی۔

محترمہ آفتاب شبیر: سر! لاءاینڈ آرڈر کی Situation کے بارے میں میں نے بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس سلسلے میں عرض کروں کہ لاءاینڈ آرڈر کا مسئلہ ایجنڈے میں شامل ہے۔

محترمہ آفتاب شبیر: یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پوائنٹ آف آرڈر تو اس لئے ہوتا ہے کہ کسی رول یا ریگولیشن کی خلاف ورزی ہوئی ہو۔

محترمہ آفتاب شبیر: ایک بہت ضروری بات ہے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضروری ہے لیکن میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کو آپ لاء اینڈ آرڈر والے ایجنڈے کے دن کر لیں۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): پوائنٹ آف آرڈر جی۔ آپ نے فضل علی صاحب سے کہا کہ فضل ربانی صاحب سے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل ربانی منسٹر صاحب، فضل علی صاحب تو تشریف رکھتے ہیں۔ جی، حافظ حشمت صاحب!

رسمی کارروائی

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ صوبائی دارالحکومت پشاور سے ملحقہ دیہی علاقے سوئی گیس سے محروم چلے آرہے ہیں اور سٹی ڈسٹرکٹ پشاور کا حصہ ہونے کے باوجود سوئی گیس جیسی سہولت سے محروم ہیں۔ سوئی گیس کی فراہمی پشاور کے دیہی علاقوں کا دیرینہ مطالبہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب! گزشتہ برس صدر مملکت جناب جنرل پرویز مشرف صاحب نے پشاور میں ڈسٹرکٹ ناظم، ٹاؤن ناظمین اور پبلک سیفٹی کمیشن کے ممبران اور ضلع پشاور کے اعلیٰ سرکاری عہدیداران کے ایک اجلاس میں یہ کہا تھا کہ مجھے پشاور کا سب سے بڑا مسئلہ بتایا جائے تاکہ میں اسے حل کر سکوں۔ جن پر ناظمین نے متفقہ طور پر مطالبہ کیا کہ پشاور کے محروم علاقوں کو سوئی گیس فراہم کی جائے، یہی ہمارا سب سے بڑا مطالبہ ہے۔ جس پر صدر مملکت نے وعدہ کیا کہ وہ اسلام آباد جا کر فوری طور پر اس معاملے کے بارے میں پیش رفت کریں گے۔ بعد ازاں پشاور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی سوئی گیس کمیٹی کی نگرانی میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب! یہ کیا ہے؟ یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے یا تحریک التوا ہے؟

وزیر زکواۃ و عشر: یہاں پہ صدر مملکت صاحب آئے تھے۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب! میں عرض کرتا ہوں کہ آپ نے ہماری بہن کو تو بولنے نہیں دیا کہ یہ ایجنڈے میں آئے گا۔ تو منسٹر صاحب سے بھی درخواست ہے کہ جب آپ ان کو نہیں چھوڑتے تو یہ بھی پھر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ کونسے رول کی خلاف ورزی ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو میں نے کہا ہے نا۔
شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! میں یہ گزارش کروں گا۔
جناب ڈپٹی سپیکر: شہزادہ گستاسپ صاحب
سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! یہ Personal explanation پہ کھڑے ہیں اور یہ ہو سکتا ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: مختصر کر لیں جی۔
وزیر زکواۃ و عشر: دلته کښې د يو علاقے نه بلې علاقې ته ګيس ځي، زمونږ چرته اعتراض په هغوې باندې نشته خو دهغې نه د لاء اينډ آرډر مسئله جوړيږی، مشرف صاحب چې راغلے وو د ريفرنډم په جلسه کښې تقرير کړے ووچې زهٔ دوه ارب روپۍ ضلع پيښور د عوامو د پاره د ګيس په سلسله کښې د منظوری اعلان کوم۔ زهٔ دا مطالبه کوم چې دے هسې هم وائ چه زهٔ کومه يوه خبره کوم هغه پوره کومه نو لهذا د دے فلور په وساطت سره زهٔ هغه ته دا وعده او يادومره چې مهربانی اوکړی او دا حل کړی-----
(قطع کلامیاں/شور)
جناب مشتاق احمد غنی: میں آپ کو اس کی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے صدر صاحب کو مان لیا ہے-----
(قطع کلامیاں)
جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! دا حافظ حشمت صاحب سره Related خبره ده جی دا کومه خبره چې دهٔ اوکړه زه دهغې کښې ګواه يم۔
وزیر قانون: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے مشتاق غنی صاحب سے یہ پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں کہ وہ صدر پرویز مشرف کی پارٹی سے ہیں یا مسلم لیگ (ق) سے تعلق رکھتے ہیں۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم مرکز سے تعلق رکھتے ہیں۔ جناب سپیکر مسلم لیگ-----
جناب مشتاق احمد غنی: جناب! مسلم لیگ تو صدر مشرف کو صدر مانتی ہے۔ یہ مانتے نہیں ہیں۔
(قطع کلامیاں/شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔اس پر Discussion کی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر زکواۃ وعشر: زمونږ شخصیت سره اختلاف دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہزادہ گستاسپ صاحب! جناب شہزادہ گستاسپ صاحب۔یومنٹ جی۔جی،جی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان(قائد حزب اختلاف): سر! منسٹر صاحب نے سوئی گیس کے مسئلے کو پیش کر کے کہا کہ اس سے لاءاینڈ آرڈر کا مسئلہ بن سکتا ہے تو ہماری یہ بہن۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ آفتاب شبیر صاحبہ۔ہاں،ان کو میں موقع دیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: تو ہماری یہ بہن She is generally talking about the law and order situation تو پلیز، انہیں موقع دیا جائے۔مانسہرہ میں ایسے واقعات ہورہے ہیں Which need to be brought to the motion of the Assembly.

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سر! زما هم دے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا آفتاب شبیر صاحبه مخکښې دا هغه کړې، دوی ته موقع ورکوؤ بیا تاسو سره خبره کوؤ۔ محترمه آفتاب شبیر صاحبه۔۔۔۔۔

(تالیاں)

محترمہ آفتاب شبیر: تھینک یو۔تھینک یو جی۔سر! میں تناول کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں جو غزالہ حبیب صاحبہ کی Constituency ہے اور اس علاقے سے میرا اپنا تعلق بھی ہے۔کل ایک جنازے کے سلسلے میں ہمارا وہاں جانا ہوا۔لیکن تمام سڑکیں اس علاقے میں، وہ ایک پسماندہ علاقہ ہے لیکن وہاں پر ڈاکوؤں اور مفروروں نے اتنی لوٹ مار مچا رکھی ہے کہ اس کی وجہ سے تمام لوگوں نے کل ہڑتال کی ہوئی ہے اور ایک گاڑی بھی وہاں کی سڑک پہ نظر نہیں آتی تھی۔تو اس کیفیت اور Situation کو کنٹرول کرنے کی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس کو آپ کنٹرول کرنے کیلئے کوئی اقدامات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ظفر اعظم صاحب!

وزیر قانون: حکومت کے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن محترمہ نے جو بات کہی ہے تو ہم ضرور اس کا پوچھیں گے اور ضرور ایکشن لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

قائد حزب اختلاف: سر! یہ بہت گھمبیر مسئلہ ہے۔ لاء اینڈ آرڈر پہ بحث رکھی گئی ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ اسے اس دن ہم اٹھائیں گے۔ اگر یہ حکومت کے نوٹس میں، جس طرح ظفر اعظم صاحب نے کہا ہے کہ نوٹس میں نہیں ہے تو یہ نوٹس میں ہونی چاہیئے Because it is a very serious matter.

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے Item No.2

مولانا عبدالرزاق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مولانا عبدالرزاق صاحب۔

مولانا عبدالرزاق: جناب سپیکر صاحب! د نهم چې کوم طلباء دی فیل طلباء د هغوې باره کښې چې کومه پالیسی وضع شوې ده، یقیناً چې نقصان دے۔ پرون چې کوم زمونږ طلباء دی ټول راغلې وو فیل طلباء، هغوې وائ چې پرنسپل مو په کلاس کښې نه پریږدی۔ هغه وائی چې مونږه باندې د پاس نه دباؤ دے۔ نو آخر دا وړوکے بچے هم دے ځائے کښې دی، اکثریت داسے دی چې ورسره وسائل نشته، نه پرائیویټ تعلیم کولے شی او نه هغوې سره بله ذریعه نشته۔ نو براه کرم زۀ هغوی ته درخواست کوم چه دا پالیسی د بدله کړی او د یخوا یوه کمیټی مقرر شې اؤ دا مسئله ورته حواله شې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا فضل علی صاحب منسٹر فار ایجوکیشن جی۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زما خو خبره عبدالرزاق صاحب سره اشوه هلته کانفرنس روم کښې جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنه جی۔ ټهیک شوه جی۔

وزیر تعلیم: په دیکښې څه خاص مسئله نشته د فیل طالبعلمانو د پاره چې کوم رولز دی هغه طریقه باندې، ظاهر ده پرنسپل خو بیا نشې پریښود ے هغې فیل طالبعلم۔ دوئ چې کومه خبره کوی څه حل به ورته او ګورو، دا سه مسئله نه ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو دا حل را اوباسئی جی۔ مهربانی۔

جناب عبدالماجد: زما یو ساده غوندې پوائنټ آف آرډر دے جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی Continuity میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں، یہی Ninth کا جو انہوں نے بیان کیا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب جی!

جناب مشتاق احمد غنی: پہلے یہ ہوتا تھا کہ ایک نمبر سے اگر کوئی بچہ رہ جاتا تھا کسی بھی Exam میں، 9th, 10th, Ist year, 2nd year تو اس کو Grace marks دے کر پاس کر دیا جاتا تھا۔ ابھی اگر چھ ساڑھے چھ سو نمبر بھی کوئی بچہ لے لیتا ہے اور کسی ایک سبجیکٹ میں وہ ایک نمبر سے رہ جاتا ہے تو اس کو Fail declare کیا جاتا ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ اس پہ بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ پہلے One percent of the total marks جو ہوا کرتے تھے اگر 800 نمبر ہیں ٹوٹل، تو 8 نمبر Grace marks کے ہوا کرتے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں، یہ ٹھیک ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: اب ایک نمبر بھی نہیں دیتے ابھی نہیں دیتے، ابھی تو بالکل نہیں دیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالماجد خان، عبدالماجد خان۔

جناب عبدالماجد: یو ساده غوندې پوائنټ آف آرډر دے جی چې مونږ ته نهه نیمے بجے ټائم راکړی شی چه په نهه نیمے به اجلاس وی خو نن زمونږ اجلاس پاؤکم په یولس بجے شروع شوے دے نو ما ته یو خو ممبرانو دا خبره اوکړه چه مونږه هر څه پریږدو، غم بنادی پریږدو او دے دغه ته مونږ خان راورسوؤ لیکن بیا مونږ په انتظار انتظار یولس بجو، پاؤ کم یولس بجو پورے انتظار کوؤ دے د جناب څه حل را اوباسلے شي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک ده جی د دے حل دا دے چه روزانه به په ټهیک ټائم باندې اجلاس کوؤ زیات نه زیات به پندره منټ مونږه ګورو که څوک وی نو ټهیک ده ګنی بیا به مونږه اجلاس شروع کوؤ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ان کے ساتھ میں اتفاق کرتی ہوں کہ ہم تو پونے نو بجے آتے ہیں کہ وقت پر اجلاس شروع ہو یعنی اجلاس ٹھیک ساڑھے نو بجے شروع کریں لیکن گیارہ بجے اجلاس شروع ہوتا ہے تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے آئندہ اس بات کا خیال رکھیں گے جناب ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: ان کو میں نے خود دیکھا ہے کہ سوا دس بجے یہ آرہی تھیں سوا دس بجے یہ آرہی تھیں۔ یہ پونے نو بجے کا کہہ کر غلط بیانی کر رہی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ ایسا کریں کہ آپ آئیں ذرا ٹائم چیک کریں۔ سر! آپ کی وساطت سے میں ان سے کہتی ہوں کہ یہ ذرا ٹائم چیک کریں، میں تو پورے نو بجکر پندرہ منٹ پر پہنچی ہوتی ہوں۔

وزیر قانون: سوا دس بجے میں نے ان کو دیکھا ہے جب یہ گیٹ سے آرہی تھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ نے مجھے دیکھا ہے نا، آپ نے مجھے دیکھا ہے نا، لیکن میں نے تو آپ کو نہیں دیکھا۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: خالد وقار صاحب۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: زما خبرہ جی د حافظ حشمت صاحب خبرے سرہ تړلے خبرہ دہ جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: زما خبرہ جی د حافظ حشمت صاحب خبرے سرہ تړلے خبرہ دہ څنګه چه دوئ اووئیل چې جی جنرل پرویز مشروف راغلې وو او ریفرنډم جلسے په بارہ کښې، نو په هغه ټائم کښې زهٔ د یونین کونسل چمکنی ناظم ووم جی۔ زه د دے خبرہ ګواہ یم چې هغوې د دوه ارب روپو اعلان اوکړو د سوئی ګیس د پارہ او دوه سوه ټرانسفارمرے د ضلع پشاور د پارہ او دوه سوه ټیوب ویلے ضلع پشاور د پارہ۔ نو زهٔ د دہ د خبرے تائید کوم چې تاسو هر کله راشئ او دا اعلان تاسو کړے دے نو تاسو خپله هغه وعدہ پورہ کړئ او د ضلع پشاور د عوامو هغه کوم ضروریات چې دی تاسو هغه پورہ کړئ او کوم خلق محروم دی د ګیس نه، چې د هغوې هغې ازاله اوشې او د هغوئ هغې محرومیت ختم شې چه دا څیزونه Provide شې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه۔ ټهیک شوه جی۔ ملک حیات خان صاحب۔

جناب حیات خان: شکریه سرا! بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب او ارکان اسمبلی! زه ستاسو توجه یو اهم مسئلے طرف ته را گرځول غواړم۔ په دیر بالا کښې پرون، اخبار هم راغستلې دی هغه زه لږ شان تاسو ته اوروم۔ ضلع دیر بالا میں بجلی گرنے سے 30افراد جان بحق،7 شدید زخمی۔ نہاگ درہ اور ہوشیر ئی درہ میں طوفانی بارشوں کے ساتھ آسمانی بجلی نے تباہی مچادی۔ مکانات منہدم، کھڑی فصلیں اور باغات تباہ، بڑی تعداد میں مویشی بھی لقمہ اجل بن گئے، بجلی اور ٹیلیفون کا نظام درہم برہم، جان بحق ہونے والوں میں گندیگار کے ایک ہی خاندان کے 12افراد اور شالگاکے ایک ہی خاندان کے سات افراد شامل ہیں، زرعی اراضی بھی سیلابی ریلے کی نظر ہو گئی، علاقے میں امدادی کارروائیاں شروع،وزیر اعلیٰ، سینیئر وزیر اور دیگر صوبائی وزراء کا اظہار افسوس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! ہمارے معزز رکن کو آپ نے موقع نہیں دیا Otherwise اس میں چیف منسٹر صاحب نے ایک ایک لاکھ روپے کا سارے Deceased کے لئے اعلان کیا ہوا ہے اور D.C.O. کو، ان گھروں تک جو ان کو مشکلات در پیش ہیں، کے لئے بھیجا ہوا ہے اور ان کے لئے Tents وغیرہ کا بھی بندوبست ہوا ہے۔ شاید Honourable Member بھی کچھ کہنا چاہ رہے تھے لیکن یہاں سے سب کچھ ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے جی۔ جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب حیات خان: سپیکر صاحب! زه د صوبائی حکومت او خاص کر د وزیر اعلیٰ صاحب او د سینئر وزیر ډیره زیاته شکریه ادا کوم چه دوئ هغوې ته بر وقت د فی مړی د پاره یو یو لاکھ روپئے او د اشیائے خورد و نوش د پاره څلور لاکھه روپے او 100 ټینټونه هغوې ورکړی دی۔ د وزیر اعلیٰ صاحب او د سینئر وزیر صاحب زه په دے خبره ډیره شکریه ادا کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس جی۔ بشیر احمد بلور صاحب جی۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب ډیره مهربانی سپیکر صاحب! دا د دوئ دا ،زمونږ وزیر صاحب د دے خبرو سره تړلې خبره ده ـزمونږه بد قسمتی دا ده چې مونږه په دے پختون خوا کښې،په دے صوبه سرحد کښې اوسیږونو زمونږه څوک تپوس نه کوی کنه د ریفرنډم په ورځو کښې زمونږه صدر مملکت صاحب په ټول پاکستان کښې ګرځیدلے وو ـ لاړو کراچی ته ،سندھ ته لاړو نو د اربونو روپو اعلانونه ئے او کړل ـپنجاب ته لاړو نو د اربونو روپو اعلانونه ئے اوکړل ـهلته ټولو له پیسے ورکړے شوې او زمونږ صوبے ته یوه پیسه نه ده ملاؤ شوې ـدا دوه اربه روپے سوئی ګیس د پاره ،او دا دوه سوه ټیوب ویلونه چې دا زمونږ دے صوبې ته راکړی نو زمونږ څومره ډیویلپمنټ به په دے اوشی۔ زما به دا خواست وی چې اپوزیشن او دا حکومت یو ځائے کښنې او د دے یو قرار داد اولیکو او په متفقه طور باندې یو دا قرار داد منظور کړو چې دا زمونږ حق وو او زمونږ حق چې دے هغه هم، پکار دا ده چې ده اعلان کړے دے نو زمونږ دے صوبے ته د ملاؤ شی ـبله خبره زمونږه ورور او کړه چه په دیر بالا کښې داسے حالات پیدا شول او زمونږ وزیر اعلی صاحب او یا زمونږ حکومت ،زمونږه ورونړو خو هغې اعلان اوکړو او پیسې ئے ورله ورکړے خو دا په پنجاب او سندھ کښې چې کوم سیلابونه راغلې وو مرکزی حکومت وزیر اعظم هم تلے دے پریزیډنټ هم تلے دے هلته ورته پیسے ورکړے شوې دی Announcement شوې دے نو دا مونږه مسلمانان یو،پاکستانیان هم یو نو زمونږه هم حق دے چې مونږ ته دهم دا (تالیاں) چې مونږه خلقو ته، چې دے خلقو ته احساس پیدا شې چې مونږ په پاکستان کښې اوسیږو او د وزیر اعظم او د پریزیډنټ صاحب هم مونږ ته څه ، په ښه نظر باندې ګوری نو زما به دا خواست وی چې په دے باندې مونږه قرار داد راوړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جمشید خان! ستا سو د دے سره خبره ده۔

جناب جمشید خان: او جی د دے سره۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د دے سره ټهیک ده جی۔

جناب جمشید خان: جی مشکوریمه ستاسو چې تاسو ماله موقع راکړه۔ دا خو وزیر اعلیٰ صاحب ډیره مهربانی کړے ده چې په دیر کښې ئے اعلان کړے دے خو دا په ژمی کښې چه کوم سیلابونه راغلې وو او کوټے ارتاوے شوې وے په هغې کښې پچاس پچاس هزار روپے ورکړے شوې دی او پچاس هزار لا تر اوسه پورے پاتې دی۔ مونږ خپلو خلقو ته تللے نه شو زما په حلقه کښې یو کس مړ دے د پچاس هزار روپو چیک راغلے وو هغه مو ورته ورکړے دے خو پچاس هزار لا تر اوسه پورے پاتے دی اووه میاشتے اوشوې اته میاشتے، نو چه په دیکښې مهربانی اوشې چې دغه پیسے ورته زر ملاؤ شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه جی ٹھیک شوه۔ میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر! زما هم یو عرض دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا میاں نثار گل صاحب جی مولانا صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زه د ده نه اوړاندے خبره کوم زما په نوښار کښې په پینځمه میاشت کښې دوه ماشومان مړه شوې دی په حادثه کښې اوسه پوره دفاترو د هغې تعمیل نه دے کړے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنه جی ٹھیک ده جی۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ٹھیک ده نه، زه د هاؤس په نوټس کښې راولم چه دا دغه د اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ظفر اعظم صاحب! دا نوټ کړئ د ځان سره۔ میاں نثار گل صاحب۔ آنریبل میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! ابھی ایوان میں بات ہم نے سنی، بشیر بلور صاحب نے بھی کہا اور خالد وقار چمکنی صاحب نے بھی کہا کہ جنرل مشرف صاحب نے ضلع پشاور کے لئے دو ارب کے پیکج کا اعلان کیا ہے۔ اس میں میں نے خالد وقار صاحب کے منہ سے ایک بات سنی کہ اس میں 200 ٹیوب ویلز بھی ہیں تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم، ضلع کرک کے نمائندے ٹیوب ویلز کے متعلق سنتے ہیں تو عرض کرنا

چاہتے ہیں کہ اگر مشرف صاحب نے ان ٹیوب ویلز کا پشاور کے لئے اعلان کیا ہے تو اس میں سے 50 ٹیوب ویلز ضلع کرک کے لئے بھی دیئے جائیں کیونکہ ادھر پانی کا سنگین مسئلہ ہے۔ مشرف صاحب ادھر آئے بھی نہیں ہیں ریفرنڈم میں، اور ضلع پشاور بھی گئے، بنوں بھی گئے ہیں لیکن کرک نہیں آئے تو میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر،

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: مشرف صاحب صرف اعلان کړی دے چې کله ئے ټیوب ویلے را کړے نو خپله حصه به زه ده له ورکړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوشوه جی جناب ظفر اعظم صاحب۔ جناب ظفر اعظم۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! جمشید خان صاحب نے بڑا اہم نکتہ اٹھایا ہے کہ بعض لوگوں کو 50 ہزار روپے مل چکے ہیں اور Announcement ایک لاکھ روپے کی تھی تو ریکارڈ کی درستگی کے لئے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جب ہم سب اسی ہاؤس میں موجود تھے تو چیف منسٹر صاحب نے 50 ہزار روپے کا اعلان کیا تھا تو اسی اعلان کے مطابق وہ 50 ہزار روپے Release ہو چکے ہیں اس کے بعد اپوزیشن اور ہمارے دوستوں کے مطالبے پر 50 ہزار روپے کا سینیئر منسٹر نے یہاں پر ہاؤس میں اعلان کیا تھا تو وہ بھی ان شاءاللہ ان کو جلد مل جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں مردان بھی شامل ہے جی۔

وزیر قانون: اس میں سب شامل ہیں۔ آج تو دیر کا ذکر بھی ہونا چاہیئے کیونکہ یہ پھر ناانصافی ہو گی اور دیر کو اور اس کو بھی مل جائیں گے۔

جناب انور کمال خان: جناب! ما ته به هم يو منٹ را کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوئ لږ وضاحت کوی جی۔

وزیر قانون: دوسرا جی، سوئی گیس کے متعلق ہمارے منسٹر صاحب، بشیر بلور صاحب اور یہاں ہمارے سب دوستوں نے جو بات کی تو اس پر ہمارے چیف منسٹر کی سنٹرل گورنمنٹ کے ساتھ بات چیت ابھی جاری ہے اور وزیر اعظم سے بھی بات ہوئی ہے اور Directive letter بھی صدر صاحب کا اس کے متعلق Issue ہو چکا ہے جس کے لیے ہماری گورنمنٹ اور چیف منسٹر صاحب نے خود اس D.O. کو

Remind کروانے کے لئے ایک دو دفعہ لیٹرز بھی لکھے ہیں اور ہم اس سلسلے میں مرکزی حکومت سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنی Commitment کو Honour کرے گی اور ہمیں بشیر بلور سے بھی اتفاق ہے کہ اگر حکومت مشترکہ قرارداد کے ذریعے مسئلے کو Deal کرے تو وہ بھی بہتر ہو گا۔ کیونکہ ہماری ایم ایم اے گورنمنٹ کی یہی پالیسی ہے کہ صوبہ سرحد کے عوام کے جائز حقوق جس طریقے سے بھی ہوں، جس طرح بھی ہوں ہم حاصل کر سکیں۔ اس میں اپوزیشن اور اقتدار۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زه یو عرض کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو دواړه کښېنئ جی اؤ یو قرارداد جوړ کړئ او بیا ئے راوړئ جی۔

جناب بشیر احمد بلور: زه دا عرض کوم چې وزیر صاحب یوه خبره اوکړه چې ایم ایم اے کی حکومت نے صوبائی حقوق، نو دا خو زمونږ Subject دے جی او دا خو ما Propose کړیدے نو پکار ده چه دا ټول مشترکه د ایم ایم اے حکومت خبره نه ده، مونږ هم په دے صوبه کښې اوسیږو اؤ مونږ دا بنیادی اصول دادے چې مونږه د صوبائی خود مختارئ د پاره ټول عمر مو جنګ کړیدے۔ د ایم ایم اے حکومت او اپوزیشن یو ځائے دا خبره ده دا خالی د ایم ایم اے حکومت خبره نه ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انور کمال خان، جناب انور کمال خان۔

وزیر قانون: میں نے یہی کہا کہ موجودہ حکومت آپ لوگوں سے مل کر صوبے کے جائز حقوق کے لیے لڑے گی۔

جناب انور کمال خان: سپیکر صاحب! زه مشکور یم ستاسو۔ که یاد وی جی بله ورځ دے مولانا صاحب او حامد خان دوئ په دے بنوں کښې چې کوم دا القاعده خلاف آپریشن کیدونو په هغې باندې ډیرے مفصل خبرے اوشوې او زمونږ دا خیال وو صحیح چه یو طرف ته د مرکزی حکومت دا غلط بیانی او د ISPR د طرف نه دا بیان راغلې دے چې مونږه د جنوبی او د شمالی او دے علاقو کښې د هیڅ قسم آپریشن اراده نه ساتو بلکه دا د هغه Routine exercises دی چې کوم شروع دی او دے بل طرف ته مونږ چې کوم خدشات وو هغې خدشات اوس مخا

مخ راروان دی او نن هم او پرون هم اؤ هغه بله ورځ هم، په اخباراتو کښې مسلسل دا خبرونه راځی چې حکومت په دے جنوبی او په شمالی وزیرستان کښې آپریشن کولو د پاره تیار دے خو چونکه هلته حالات د موسم دومره زیات خراب دی نو هغوی ته اجازت نه ورکوی۔ جناب والا! زه به دے سلسله کښې دا ریکویسټ کوم چې یو خو مونږه حیران یو چې دومره اهمه خبره په هغه ورځ باندې هم زمونږه الیکټرا نک میډیا کم از کم داشې وانه غستو چه زمونږه په صوبه کښے مرکز خپله کارروائ کوی او زمونږه د صوبائ حکومت نه قطعاً هغه نظر اندازکړی او د هغوې نه تپوس قدرے هم نه کیږی بیا هم زه د دے شی ضرورت څکه محسوس کوم چې مونږ ته پکار دی چې مونږه دومرهٔ غټ سټینډ په دے باندې واغستلو او زمونږه دا خدشات وو چې خدائے پاک دے نه کړی که نن دا آپریشن د ایف بی آئی اؤ د امریکنیانو دا آپریشن په شمالی او په جنوبی وزیرستان کښے زمونږه په دے خطه کښې کیږی نو سبا زمونږه دا علاقې هم غیر محفوظ دی چه کوم Settled areas دی نو زما دا یو تجویز دے چې چونکه په دے باندې زمونږ یو مشترکه سټینډ وونو زه به دے حکومتی اراکین ته دا اووایم چې تاسو په دے سلسله کښې یو ریزولیوشن راولئ اؤ ان شاءالله العزیز مونږه به په هغے کښې ستاسو حمایت کوؤ چه مونږه مرکز ته اووایو چې تاسو د القاعده په تلاش کښې د دے په بهانه کښې زمونږه د خلقو د غیرت اؤ د ایمان کم از کم امتحان تاسو مه اخلئ او که بیا د دوی د طرف نه څوک ریزولیوشن نه راولی نو بیا مونږ ته تاسو دا اجازت راکړئ چې مونږه داسے یو قرار داد راولو او تاسو راسره هغه په مشترکه طور باندې پاس کړئ۔ مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مهربانی جی۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسینی: جناب سپیکر! که تاسو ته یاد وی نو د دے مذمت مونږه کړے وو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چې دوئ جواب ورکړی نو بیا به۔

جناب سعید خان: زه هم په دے کښے څه Add کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب دوئ، جناب سعید خان صاحب۔

جناب سعید خان: اعوذ باالله من الشیطن الرجیم۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ زمونږ معزز رکن جناب انور کمال خان صاحب دے طرف ته Pont out کړه چې ISPRدا بیان ورکړیدے چې هلته کښې څه آپریشن نشته دے جی۔ زه یو څو څیزونه د دوئ په نوټس کښې راوستل غواړم جی۔ یو هلته کښے FBIنه ده Involve۔دا Purelyپاکستان آرمی ده او پاکستان آرمی ته پورا حق دے چه هغه په هر ځائے کښې، په کوم ځائے کښې وی، نمبر ون جی۔ نمبر ټو د ISPRدا بیان بالکل درست ځکه دے چه دا د القاعده خلاف آپریشن نه دے که چرے وونو یا یو لوکل ته به Damageرسیدلے وو یا یو Individualته خو داسے هیڅ څه نشته۔ تاسو که درے څلور ورځے وروستو لاړ شئ نو افغان سولجرز چه کوم اوس ناردرن الائنس دے طالبان نه دی هغوي زمونږه ایریاز ټریس پاسTrespass کړے وه او په هغې کښې زمونږه یو فوجی خوږ شوې وو او یو زخمی شوې وو نو د هغوي دا Trespass د رکاؤلو دپاره، د ودرولو دپاره۔۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ په دې خوږ شوې او زخمی شوې کښې دوئ څه فرق کوی۔ یو خوږ شوې او بل زخمی شوې په دیکښې د دوی فرق اوکړی۔

جناب انور کمال خان : جناب والا! دوئ د پرویز مشرف د جنرل صاحب دا اقدامات دې کم از کم دلته په دے هاؤس کښې نه Justify کوی دا ټول قوم، مونږه د دوی دا اقدامات چې کوم دی دا رد کړی دی او مونږه دا نه غواړو۔۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سعید خان: ما خو لا خبره نه ده کړې، ماله خپله خبره نه ده خلاصه کړې زه دا خپله خبره مکمل کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سعید خان صاحب۔

جناب سعید خان: نو جی دا آپریشن د القاعده خلاف نه دے This is purely being conducted to stop the intervention.

جناب ڈپٹی سپیکر: دا منسٹر صاحب وضاحت کوی کنه۔ جی۔ جناب ظفر اعظم صاحب۔

جناب سعید خان: یو جی زه بله خبره کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سعید خان: مونږه په دې ځائے کښې د پولیټیکل پارټیز Representatives یو که۔ مونږه د القاعده Representatives یو او نمبر دو مونږ د پاکستان او په پاکستان کښې د N.W.F.P Representatives یو نه چې مونږ د افغانستان او په افغانستان کښې د قندهاریو۔ نو مونږ به هغې څه کوؤ چې د پاکستان او د N.W.F.P په حق کښې وی مونږ به د کابل او د افغانستان خبرے ورستو کوؤ او په دے ځائے کښې چې کوم القاعده په ځان پسې حسابوی، افغانستان کښې به القاعده او دغه خبرې وی پاکستان کښې چې کوم القاعده دے هغې القاعده نه هغې الفائده دے زه ئے په دغه پورے پوهه یم۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ظفر اعظم صاحب۔ آنربیل منسٹر فار لاء۔

وزیر قانون: جناب سعید خان نے جو وضاحت کی ہے میں ان کے ساتھ متفق ہوں اور اس کے ساتھ میں اور بھی کچھ Add کرنا چاہتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب انور کمال خان: ہم نے آپ کی خاطر اپنے آپ کو القاعدہ بنا دیا اور آپ ان کے ساتھ متفق ہو رہے ہیں اس سے تو یہ مراد ہے کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ جو کچھ آپ کے ملک میں ہو رہا ہے وہ صحیح ہو رہا ہے۔ کم از کم ہماری آنکھیں کھلی ہو جائیں گی اس۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: انور کمال صاحب نے شاید وہ باتیں جو ہمارے سعید خان صاحب نے کیں بغور نہیں سنی، انہوں نے کہا کہ یہاں القاعدہ نہیں ہیں، جو ہوں گے وہ الفائدہ ہونگے۔ شاید میری طرف انکی انگلی ہو، شاید آپ کی طرف ہو، اس کا تو کوئی اندازہ نہیں ہے کہ کس کی طرف انہوں نے انگلی پکڑی، لیکن مطلب یہ ہے کہ انہوں نے، میں بھی اس سٹیج سے یہی کہتا ہوں کہ صوبہ سرحد میں القاعدہ کا کوئی فرد یا نام و نشان یہاں پر نہیں ہے اور یہاں پر القاعدہ کے نام پر آپریشن کرنا ہم جائز بھی نہیں سمجھتے۔۔۔

(مداخلت)

جناب انور کمال خان : مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ انہوں نے اپنا مؤقف بہت جلد تبدیل کر لیا۔

وزیر قانون: دوسرا میں اس کے ساتھ ایک اور چیز Add کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ بنوں کے متعلق انور کمال صاحب نے جو بات کی کہ بنوں میں آپریشن ہوا تھا تو بنوں کے متعلق اسی دن اخبارات میں، میڈیا پر، سب لوگوں اور سب عوام نے دیکھا ہے کہ چیف منسٹر صاحب کور کمانڈر سے ملے اور فیصل صالح حیات سے بھی اس بابت میں دوسرے دن ان کی ملاقات اسلام آباد میں ہوئی اور۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر داخلہ کے ساتھ۔

وزیر قانون: جی، وزیر داخلہ کے ساتھ، تو انہوں نے ان کو یقین دہانی کرائی تھی کہ یہ آپریشن القاعدہ کے خلاف نہیں ہے جب اتنے ذمہ دار بندے نے، اتنے ذمہ دار لوگ، ہمارے چیف منسٹر صاحب کو یہ یقین دھانی کراتے ہیں تو ہمیں اس پر یقین کرنا پڑے گا۔ ان کی بات پر اگر ہم یقین نہ کریں تو شاید کوئی بھی ہمارے قدم کو Justify نہیں کر سکے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اس مشترکہ تجویز کے متعلق یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں خود یہ Personal explanation آپ کو دے رہا ہوں کہ کل میں خود بنوں گیا تھا میں یہ بات آف دی ریکارڈ کہہ رہا ہوں، بنوں ہمارے چیف منسٹر صاحب کی Constituency ہے تو یہاں پر آپریشن سب سے پہلے ہمیں Tease کرتی ہے تو وہاں پر ہمیں معلوم ہوا کہ نہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے، کل کی بات میں آپ کو کر رہا ہوں تو مشترکہ ریزولیوشن اس پر لانا جب کہ کوئی ایسی بات ہے ہی نہیں، کچھ ایسا ایشو ہے ہی نہیں اسے لانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ امیر رحمان صاحب۔

جناب امیر رحمان : جناب سپیکر صاحب! دوه درې څلور میاشتے مخکښې په صوابی ضلع کښې او بیا په منصب دارو کلی کښې په سکول کښې، په جماعت کښې ماشومان څه خوږ شوی وو او څه پکښې مړه شوي وو د هغې د پاره صوبائی حکومت اعلان کړے وو د پیسو، نو هغې ملګرو ته هغې کسانو ته څه پیسې ملاؤ شوې دی او څه نه دی ملاؤ شوې چه هغې د ډاکټر صاحب په حلقه کښې هم راځی او زما د کلی کسان دی نو مهربانی د اوکړی وزیر اعلیٰ صاحب

هم ناست دے ، منسٹر صاحب هم ناست دے چې هغې بقایا پیسې هغوې ته ملاؤ شي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم جناب فضل علی صاحب۔وزیر تعلیم۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): شکریه سپیکر صاحب زه پوهیږم چې د امیر رحمان صاحب څه مطلب دے ؟ د څومره پیسو اعلان چې شوې وو باقاعده هغې پیسې مونږه ورکړي دي په هغې کښې فنکشن شوې دے ، دنیا موجوده وه، میډیا باندې راغلې دي او زه نه پوهیږم که د هغې نه علاوه د څه پیسې یادوي۔

جناب امیر رحمان: نیمے پیسې ملاؤ شوې دي، نیمے نه دي ملاؤ شوې۔

وزیر تعلیم: ټولے پیسې ملاؤ شوې دي هغې وخت سره چې څومره اعلان وزیر اعلیٰ صاحب کړے وو هغه پچاس هزار روپئ ملاؤ شوې دي۔

ڈاکٹر محمد سلیم: زه د دے خبرے تائید کوم د امیر رحمان خان۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دے ایجنډې له راځو جي ډاکټر صاحب! دے ایجنډې له راځو۔ ٹھیک شو۔

ڈاکٹر محمد سلیم: دا خبره ٹھیک ده چې کوم اعلان شوې وو نو پیسې نیمے ملاؤ شوې دي ،نیمے نه دي ملاؤ شوې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو کښینئې جي او اوګورئی مولانا صاحب۔

وزیر تعلیم: اعلان څومره شوې وو ډاکټر صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: لس زره، لس زره۔

وزیر تعلیم: اعلان شوې وو د پچاس هزار روپو د مړی د پاره۔

ڈاکٹر محمد سلیم: زخمیانو د پاره لس لس زره پنځه پنځه زره ملاؤ شوې دي۔

وزیر تعلیم: مړی ته ملاؤ شوې دي، پنځه پنځه زره نورو ته ملاؤ شوې دي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو کراس خبرے کوئ۔.Address the Chair jee

وزیر تعلیم: هغه وخت سره پچاس هزار روپئی د مړی د پاره، پنځه پنځه زره۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو داسې کار اوکړئ جي مولانا صاحب تاسو داسې کار اوکړئ چې دے وقفه کښې دوئی سره کښينئې۔

وزیر تعلیم: نه ،نه کښېناستو کښې دے ته څه حاجت دے ، دا خو واضح خبره ده، دا میډیا باندې راغلی دی څه خبره پټ پناه نه ده، وزیر اعلی صاحب پچاس هزار روپو اعلان کړې دے، نورے پیسې په مونږه باندې څنګه راولی۔ (قہقہہ) هغه پچاس هزار روپئې مونږه ورکړی وې د زخمیانو د پاره پانچ پانچ هزار۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوشو جی، خلیل عباس صاحب!

جناب خلیل عباس: شکریه جناب سپیکر! زه ،نن زمونږه لیډر آف دی هاؤس جناب اکرم خان درانی صاحب راغلې دے او ستاسو په وساطت سره د دوئ په خدمت کښې زه د خپلې علاقے او ډیر اهم او فوری نوعیت مسئله ګوش ګزار کوم جی، ما هغه ورځ هم خبره کړی وه جی، چې د اټک د نوی پل د پاره یو ټول پلازه جوړه شوې ده او هغه ټول پلازه په داسې ځائے کښې جوړه شوې ده چې لوکل ټریفک چې کوم پل نه کراس کوی هغې به هم د هغې په زد کښې راځی او پیسې به ورکوی زمونږه په ټول پلازه یا د ټیکس په وصولی باندې قطعاً هیڅ څه قسمه اعتراض نشته صرف دومره استدعا مو ده، د علاقې د خلقو دا دغه ده، هلته اوس۔ زما خیال دے که دده فوری حل او نه شو نو ماته دا خدشه ده چې هلته به سه لاء اینډ آرډر سچویشن جوړیږې، سړک به بلاک کیږې زما دا استدعا ده چې په کوم ځائے ده، هغې نه د یو ډیرھ، دو سو ګز هغې مخکښې شفټ کړی چې کوم لوکل ټریفک پل نه استعمالوی، نظام پور یا کوهاټ طرف ته ځی چې هغوې د دې په زد کښې نه راځی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب تاسو د دوئ دغه اوکړئ، دا اخبار کښې هم دا مسئله راغلی ده، په دې ځائے باندې د خلقو دغه دے۔

وزیر قانون: بالکل جائز مسئلہ ہے اس سے پہلے بھی اسمبلی کے فلور پر یہ بات آئی ہوئی ہے اور ہمارے منسٹر فار لوکل گورنمنٹ نے اس کا بڑا مناسب جواب دیا تھا۔ جناب! بات یہ ہے کہ یہ سنٹرل گورنمنٹ سے Related مسئلہ ہے۔ این ایچ اے کا سبجیکٹ ہے تو ہم ان شاءاللہ منسٹر فار لوکل گورنمنٹ، اور شکر ہے کہ

آج چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ان کا مسئلہ نہیں ہے، یہ سارے صوبہ سرحد کا مسئلہ ہے تو ہم سب یہ چاہتے ہیں اور چیف منسٹر صاحب بھی اس پر بات کریں گے جب وہ اسلام آباد جائیں گے، کیونکہ ہمارے دیہاتوں کو جو راستہ جاتا ہے وہ بھی تقریباً اس میں پھنس جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 4۔ جی سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! میں ذرا تھوڑی سی اس کی وضاحت کر دوں کہ یہ NHA مسئلے پر آج بھی وہاں پر بات ہوئی ہے۔ سی ایم صاحب نے بھی بات کی ہے ان شاءاللہ تعالیٰ ہم اس کو Resolve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس دن انہوں نے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا اسی دن ہم نے بات کی تھی اور سی ایم صاحب اسلام آباد میں ہی تھے اور انہوں نے بھی اس مسئلے پر بات کی ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کسی Appropriate جگہ پر آجائیں۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب زما دا خواست دے چې۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب بشیر احمد بلور: چې Under Rule 240 دا رول دے Suspend کړې شي چې مونږه ته اجازت را کړې شي او مونږه دا قرارداد پیش کړو چې کوم مونږه اوس فیصله او کړه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زما خیال دے چې د وقفے نه پس ئے نه کوؤ جی۔

جناب بشیر احمد بلور: نه تاسو ریکویسټ اوکړو چې هغه تیار دے کنه نو اوس به ئے اوکړو کنه۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the relevant Rule may be suspended?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have. The relevant rule is suspended. And Mr. Basheer Ahmad Bilour, MPA, is allowed to submit his Resolution...

میاں نثار گل: جناب سپیکر یو ضروری خبره ده که تاسو ما ته یو منټ را کړئ جی۔

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر احمد بلور۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زه ستاسو مشکور یم۔ دا قرارداد چې دے دا زمونږ د اپوزیشن لیډرانو ټول انور کمال خان، شهزاده گستاسپ، مشتاق غنی، زمونږ چمکنی صاحب او حافظ حشمت صاحب، د پیښور ډسټرکټ ممبرانو د ټولو ده طرف نه په اسمبلئی کښې دا قرارداد پیش کوم۔"یہ اسمبلی صدر پاکستان اور مرکزی حکومت سے درخواست کرتی ہے کہ صدر مملکت نے ریفرنڈم میں پورے پاکستان میں اربوں روپے کے اعلانات کئے اور ان کو عملی جامہ پہنایا گیا مگر ہمارے صوبے میں جو اعلانات کئے گئے تھے ان پر عمل در آمد نہیں ہوا، اس لئے ہم اس قرارداد کے ذریعے صدر مملکت اور مرکزی حکومت کو یاددہانی کرانا چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے کو بھی اعلانات کے مطابق فنڈز مہیا کئے جائیں"۔ سپیکر صاحب، دے باره کښې خبرے مخکښې هم اوکړلے او بیا هم عرض کوم چې ټول پاکستان ته هغې کارونه شوې دی نو پکار دا دے، ماته چیف منسټر صاحب دا اووئیل چې مونږه هغې کښې لګیا یو خو پکار دادے چې دا Expediteکړے شي چې دا پیسې د او رسوې چې زمونږ دے خلقو ته خپل حقوق ملاؤ شي۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Resolution may be…

ښه ښه، جناب خالد وقار خان۔

جناب خالد وقار ایڈوکیټ: شکریه سپیکر صاحب۔ دا قرارداد جی د ایم ایم اے په Behalfباندې او د اپوزیشن ټول محترم لیډران چې په هغې کښې بشیر احمد بلور، انور کمال خان، مشتاق غنی صاحب او شهزاده گستاسپ صاحب د هغوې په Behalfباندې دا جی په دې هاؤس کښې پیش کوم۔ قرارداد دا دے جی۔"یہ اسمبلی صدر پاکستان اور مرکزی حکومت سے درخواست کرتی ہے کہ صدر مملکت نے ریفرنڈم میں پورے پاکستان میں اربوں روپے کے اعلانات کئے ہیں اور ان کو عملی جامہ پہنایا گیا مگر ہمارے صوبے میں جو اعلانات کئے گئے تھے ان پر عمل در آمد نہیں ہوا، اس لئے ہم اس قرارداد کے ذریعے صدر مملکت اور مرکزی

حکومت کو یاد دہانی کرانا چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے کو بھی اعلانات کے مطابق فنڈز مہیا کئے جائیں اور اپنا وعدہ پورا کیا جائے۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Resolution may be adopted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

میاں صاحب په ایجنډا باندې راخو جی۔ ډیر وخت ، دا ګوره یوولس نیمے بجے دی۔ میاں صاحب بیا تاسو له ټائم درکوم کنه جی۔ بیا درکوم ټائم جی۔ Item No. 4

جناب بشیر احمد بلور: تاسو جی دا هاؤس In order کړئ دا څه طریقه خو نه ده۔ لاء منسټر صاحب هاؤس In order نه پریږدی نو دا خو ډیر، او بیا غوږ کښې خبرے کوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کاناپوسی میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے جی۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2002 کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: The Honourable Minister for Law & Parliamentary affairs, NWFP, to please lay on the table of the House, the report of the North West Frontier Province Public Service Commission, for the year, 2002. Honourable Minister for Law & Parliamentary Affairs, please.

Minister for law: Thank you Sir. I beg to lay the Annual Report of Public Service Commission for the year, 2002, on the table of the House. Thank you sir.

Mr. Deputy Speaker: The report of the Public Service Commission stands laid.

تعمیر سرحد پروگرام پر بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 5 تعمیر سرحد پروگرام پر بحث۔ دے سلسله کښې چې مونږه له کوم نومونه راغلی دی هغې دغه کوؤ خو یو ریکویسټ دے هغې د محترمه نګهت اورکزئ د طرف نه دے۔ هغه وائ چې که یره ماله مو مخکښې موقع راکړه د

دوئ چرته دغې دے ، مصروفیات دی نو زه دوئ ته فلور ورکوم۔ محترمه نگهت اورکزئی صاحبه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر صاحب! آپ نے مجھے تعمیر سرحد کے بارے میں جو بحث ہو رہی ہے اس پر بات کرنے کی اجازت دی اور اس کا بھی شکریہ کہ آپ نے مجھے میری باری سے پہلے باری دے دی کیونکہ میں نے کہیں جانا تھا۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس بحث پر بات کرنے سے پہلے دو تین آیتوں کو Quote کرنا چاہوں گی اور وہ ہیں سورۃ توبہ کی چار نمبر آیت کہ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "عہد و پیمان مقرر مدت میں ہر صورت میں پورے کرنے چاہیں" دوسری آیت ہے سورۃ نحل کی آیت نمبر 91 "اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو اور اپنی قسمیں پختہ کرکے توڑا نہ کرو حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ بے شک اللہ سب کو جانتا ہے" پھر سورۃ صحف کی دو اور تین آیتیں ہیں "کہ اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے یہ حرکت اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے کہ تم کہو وہ بات جو کرتے نہیں" پھر سورۃ احزاب کی آیت ہے "کہ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی اور سچی باتیں کہو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کرے اور تمہارے اعمال کو سنوار دے" سورۃ اسرائیل میں ارشاد ہے "اور وعدے کو پورا کرو کیونکہ قیامت کے دن وعدوں کے متعلق پوچھا جائے گا" جناب سپیکر صاحب۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تو پوری عالم فاضل بن گئی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے جی ہم مسلمان ہیں جی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: جناب سپیکر پوائنټ آف آرډر جی! زه محترمه نگهت اورکزئ صاحبه ته دا خواست دے کوم چې د قرآن حواله ورکوی او د حدیث حواله ورکوی نو دا سر د لږ پټوې جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی میں قرآن کی آیتیں نہیں پڑھ رہی ہوں میں ان کا ترجمہ پڑھ رہی ہوں۔ میرے خیال میں آپ یہ بھول جاتے ہیں کہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جاری رکھیں جی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل جی، دل میں بھی آپ قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں۔ (مداخلت)
چلیں جی میں بحث میں نہیں جانا چاہتی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنا بیان کریں جی۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نے پڑھ لیا ہے اس لئے کہ یہ ترجمہ ہے میں اس وقت قرآن مجید کی تلاوت نہیں کر رہی ہوں۔ میں ترجمہ پڑھ رہی ہوں اس لیے بغیر دوپٹے کے ترجمہ پڑھا جا سکتا ہے۔
(مداخلت)
جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: محترمہ اگر آپ قرآن۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: خالد وقار صاحب پریږدئی جی، جی محترمہ نگہت اورکزئ صاحبہ!
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر اگر یہ میری بات نہیں سننا چاہتے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سنا تو دیں نا۔ محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہاں اس فلور پر حکومتی اراکین اور اپوزیشن اراکین اسمبلی کے لیے وعدہ کیا گیا تھا کہ تعمیر سرحد پروگرام کے تحت۔۔۔۔۔
(مداخلت)
محترمہ نعیمہ اختر: آیات کا احترام کرنا چاہیئے، سر پر دوپٹہ رکھنا چاہیئے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، ټهیک ده جی خبره بده نه ده تاسو خپله خبره جاری اوساتئی۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: انہیں پچھلے پارلیمانی سال میں پچاس لاکھ روپے اور دوسرے سال کے لئے ایک کروڑ روپے کا وعدہ کیا گیا تھا جو کہ بہت خوش آئند ہے اور میں اس سلسلے میں مرکز کو خراج تحسین پیش کرونگی کہ یہ فنڈز مرکز نے تمام اپوزیشن اور تمام اراکین اسمبلی، جو حکومتی اراکین بھی تھے، ان کے لئے دے کر تمام صوبوں کے لئے بھی ایک مثال قائم کر دی کہ وہاں پر بھی اپوزیشن اور حکومتی اراکین اسمبلی کو پچاس پچاس لاکھ روپے اور اس سال ایک کروڑ روپے کا وعدہ کیا گیا جو کہ میں سمجھتی ہوں جناب سپیکر صاحب! کہ صرف اور صرف اخباری بیانات کی حد تک ہے اور اس میں، میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو عوام، میں

یہاں پر حکومتی اراکین اسمبلی اور اپوزیشن کے، مشتاق غنی صاحب! میں آپ کی Attention چاہوں گی سپیکر صاحب کی وساطت سے،

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ پچاس لاکھ روپے، جو میں آن ریکارڈ بات کرنا چاہتی ہوں وہ یہ بات ہے کہ یہ پچاس لاکھ روپے کے وعدے کیے گئے تھے تو تمام لوگ جو ہمارے ووٹرز ہیں، ان لوگوں کو یہ پتہ ہے کہ یہ ان کو مل چکے ہیں اور شاید انہوں نے خرچ کر لئے ہیں جبکہ میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے یہ بات بھی کرنا چاہوں گی کہ یہ پچاس لاکھ روپے یا ایک کروڑ روپے کا جو وعدہ کیا گیا تھا تو وہ پیسہ محکمے کو ملتا ہے۔ اور ہم انہیں صرف اپنی سکیمیں دیتے ہیں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): بالکل جی۔ ووٹروں کو معلوم ہے کہ پیسے نہیں ملے ہیں۔ ووٹرز تو یہیں موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بعد میں بات کر لیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ میں سردار ادریس سے آپ کے توسط سے بات کرنا چاہوں گی۔ کہ یہ جتنی بھی خواتین یہاں بیٹھی ہوئی ہیں یہ ان کی بہت خوش قسمتی ہے۔ کیونکہ سردار ادریس صاحب جب الیکشن لڑ رہے تھے تو صبح، شام، دوپہر جاتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ ہمیں ووٹ دیں، جبکہ جتنی بھی خواتین ہیں۔ ان پہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ رات کو ٹی وی پہ Announce ہو گیا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد اور مشرف صاحب نے جو ہمارے ساتھ مہربانی کی رات کو ٹی وی پر بغیر کسی تگ و دو کے اعلان ہو گیا کہ یہ خواتین اسمبلیوں میں بیٹھیں گی۔ تو میرا خیال ہے کہ یہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کی کرامات ہیں۔ دا ستا سو کرامات دی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں یہ سمجھتی ہوں۔ میں تعمیر سرحد کی حوالے سے جو بات کہنا چاہتی ہوں، میں اس کو شارٹ کروں گی۔ میرا خیال ہے کہ یہ جو حکومتی ارکان ہیں۔ میرے خیال میں اس بات کو Seriously نہیں لے رہے ہیں،اوراس بات میں بار بار Interference کررہے ہیں۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ظفراعظم(وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! اورکزئی صاحبہ نے انصاف نہیں کیا۔ حکومتی ارکان بڑے غور سے سن رہے ہیں۔ اوران کے اپنے ارکان اس کی بات نہیں سن رہے۔ تو یہ بہت ناانصافی کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کے اپنے مشتاق غنی صاحب نہیں سن رہے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، نہیں، سن رہے ہیں۔ (قہقہے) جناب سپیکر صاحب! میں یہ سمجھتی ہوں کہ جن 22 اراکین اسمبلی کو جو۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: خواتین کو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جی۔ تمام اراکین اسمبلی کو جو فنڈز دینے کا اعلان اخبار میں ہوا ہے۔ (مداخلت) نہیں جی، صرف 22 کو ہوا ہے۔ جو اخبار میں نام آئے ہیں میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ اس میں میرا نام بھی شامل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں، 3.5 کا صرف انہوں نے اعلان کیا ہے۔ آج حکومتی ارکان اوراپنے اپوزیشن بینچوں پہ جتنے بھی بہن بھائی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سب کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے میں یہ بات فلور پہ کرنا چاہتی ہوں۔ کہ جب تک میرے تمام اراکین کو فنڈز نہیں ملیں گے۔ مجھے جو اخبار کے ذریعے بتایا گیا۔ کہ آپکو یہ فنڈ مل چکا ہے، تو میں اسکو استعمال نہیں کروں گا۔ جب تک کہ تمام اراکین اسمبلی کو فنڈز نہیں ملتے۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Good offer should not be refused.

جناب زرگل خان: پوائنټ آف آرډر سر، هغې فنډ خو دے ماله راکړې وو۔
(قہقہے)   دا زما فنډ بند دے-----

(مداخلت)

وزیر قانون: ان کے ساتھ بھی وعدہ کیا تھااور میرے ساتھ بھی وعدہ کیا تھا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور میں وعدہ پورا کر رہی ہوں۔ لیکن اس وقت جبکہ تمام اراکین اسمبلی کو یہ فنڈز ملیں گے۔جناب سپیکر صاحب! جو دوسری اہم بات ہے۔وہ یہ ہے کہ مجھے حکومتی اراکین اور اپوزیشن کے اراکین آج ایماناً ایک بات بتائیں کہ جب انکے پاس ایک دن اگر سو ووٹرز آتے ہیں تو وہ ان سے کیا بات کرتے ہیں۔کہ LFO، وردی، وہ ان سے یہ پوچھتے ہیں۔کہ ہماری سڑک کا کیا ہوا۔ ہماری بجلی کا کیا ہوا۔ ہمارے ٹیوب ویلز کا کیا ہوا۔میرا خیال ہے کہ ہمارے لئے سب سے Important بات ہے۔کہ ہم جو ان ایک کروڑ 77 لاکھ لوگوں کے نمائندے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں یہاں چیف منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گی۔کہ تمام اراکین اسمبلی کو یہ فنڈز جلد از جلد مہیا کریں۔تاکہ وہ اس صوبے کے ترقیاتی کاموں میں اپنے آپ کو شامل کرکے اس صوبے کی ترقی کے لئے کچھ کام کر سکیں۔اور میرا خیال ہے کہ مشترکہ ایک قرارداد لائیں۔LFO اور اس وردی کے حق کے بارے میں کیونکہ اس پہ تو بات ہوئی ہی نہیں ہے۔کیونکہ ہمارا کوئی ووٹر ہم سے یہ نہیں پوچھتا ہے ہم سے صرف ان کے مسائل کے بارے میں بات ہوتی ہے۔تاکہ ہم اسکو Unanimously پاس کرکے مرکز کو بھجوادیں اور مرکز کے ساتھ تعلقات اچھے کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا کرلیں۔شکریہ جی۔جناب خلیل عباس صاحب جی۔

جناب خلیل عباس: جی ما خو نه ده کړے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خه جی۔ نو دلته چه ماله کوم فهرست راغلې دے۔

سید قلب حسن: ماله جی تاسو ټائم راکړئ۔ زه چرته روان یمه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خه جی، خه، دا یو منټ جی۔ دے دغه باندې، تعمیر سرحد باندې، جناب بشیر احمد بلور صاحب۔ خلیل عباس صاحب، مختیار خان، دوی بحث کړے دے۔۔۔۔(قطع کلامی)۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم جناب سید قلب حسن صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! یہ ہمیں، لیکن۔۔۔۔

(مداخلت)

سید قلب حسن: ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔۔۔۔

(مداخلت)

قائد حزب اختلاف: لیکن ہمیں نام کا پتہ نہیں تھا کہ نام بھی دیتے ہیں۔ لیکن اس میں ہم لوگ بھی بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں، تمہیں نہیں۔

انجینئر حامد اقبال: سپیکر صاحب! دیکښې زما هم نوم شته دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او ستاسو نوم پکښې شته۔

قائد حزب اختلاف: ہمیں یہ پتہ نہیں کہ کوئی فہرست مرتب ہوئی ہے۔ سر۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر! ہم نے بھی کچھ نام دیئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی۔ قاضی صاحب کا نام اس میں ہے۔

قاضی محمد اسد خان: تو اس میں میری بہنوں کا نام بھی دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، جو فہرست یہاں پر مرتب کی گئی ہے۔

قاضی محمد اسد خان: یہاں پر درخواست میں نے کی تھی۔ غزالہ اور نسرین خٹک کی طرف سے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ فہرست ہے۔ نمبر بائی نمبر بتا رہا ہوں۔ جی جی۔ جناب سید قلب حسن صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: جناب ہم نے بھی نام دیئے ہیں۔ ہمارے نام آئے ہیں کہ نہیں۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! گستاسپ صاحب، جو ہمارے سب سے پرانے اور منجھے ہوئے پارلیمنٹرین ہیں۔ انکو ابھی تک یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ نام دیئے جاتے ہیں۔ لہذا اگر یہ اب بھی نام دے دیں تو یہ Acceptable نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک دہ جی۔

سید مظہر علی قاسم: جناب سپیکر صاحب! کیا ہمارے نام لسٹ کے اندر ہیں۔ ہم نے بھی نام دیئے تھے۔

جناب بشیر احمد بلور: نمبر پر آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مظہر صاحب! آپ کا نام اس میں نہیں ہے۔ میں لکھ دیتا ہوں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سعید خان: جناب سپیکر صاحب! زما نوم پکښې شته دے ؟ سعید خان۔

جناب ڈپٹی سپیکر: که نه وی نو زه پکښې اولیکلم جی۔

جناب سعید خان: ما هغه بله ورځ لیکلئې ورکړے وو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سید قلب حسن صاحب!

سید قلب حسن: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیر شکرگزار یمه۔ چې تاسو ماته موقع راکړه زما د تعمیر سرحد سره یو څو خبرې دی۔ چې آته میاشتے اوشوې جناب! د دے فنډز اوسه پورې څه پته اونه لګیده۔ چه دا فنډز به کله راځی۔ نن زمونږه خوش قسمتی ده او وزیراعلیٰ صاحب هم دلته کښې دے۔ د دے په باره کښې زمونږه سیکرټری صاحب او ډی سی او صاحب سره هم خبرے شوې دی۔ ټوله مسئله دلته کښې په دې ډیپارټمنټ کښې ده۔ زمونږ په علاقه کښې خلقو ته ډیر لوئے تشویش دے او زمونږه نه هر یو سړے دا تپوس کوی چې تاسو پانچ، چھ مہینے پهلے د دے علاقے دورے کړی دی۔ مختلف پراجیکټ مو ورته بنودلی دی۔ هغې سه اوشو۔ بلکه اخبارونو کښې هم د دے په باره کښې راځی۔ وزیر اعلیٰ صاحب هم دلته کښې دے۔ دوی ته مونږه نن دا درخواست کوؤ۔ چه هغه دلته فوری طور باندې د دے په باره کښې څه اعلانات اوکړی۔ او دے سره یو بله خبره هم زه عرض کوم چې دے فنډ کښې د قبرستانو د پاره د

جماعتونو د پاره او د حجرو د پاره اجازت نشته۔ نو دا ډیره بده غوندے خبره ده۔ دے نه مخکښې جماعتونو، حجرو او قبرستانو د پاره فنډونه وو۔ او د ایم ایم اے په حکومت کښې، که د جماعت د پاره فنډ نه وی۔ نو هغه خلقو کښې لږ غوندے کنفیوژن پیدا کیږی۔ زه وزیر اعلیٰ صاحب ته هم ریکویسټ کوم چې د دے د فوری طور د لته کښې اعلان اوکړی۔ چې کوم د لته مونږه ته فنډ ملاویږی۔ که دے کښې نه وی نو Coming، چې 2004 والا کوم فنډ دے په هغې کښې د حجرے د پاره، مونږه د پښتنو علاقه ده۔ هرے علاقے کښې خپلے حجرے وی۔ نو پکار دا ده چې د حجرو، جماعتونو او د قبرستان د پاره اعلان اوکړی۔ (قطع کلامی) زمونږه په علاقو کښې خو حجرے شته دے کیدے شي چې ستاسو علاقو کښې نه وی۔ د پښتنو وطن دے۔ او دے سره اکثر یو بل کنفیوژن دے۔ چې مونږه ته د دغه وضاحت هم اوکړی۔ چې دا 2004 د پاره به دا فنډ څومره وی۔50 لاکھ به وی آؤ که ایک کروړ روپئ به وی، د دے وضاحت هم اوکړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د هغې وضاحت به بیا روستو اوکړی جی۔

سید قلب حسن: ښه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عتیق الرحمان خان، عتیق الرحمان خان نشته جی، آؤ محترمہ یاسمین پیر محمد خان صاحبہ، نہیں ہیں۔ محترمہ فرح عاقل شاہ صاحبہ، نہیں ہیں۔ جناب سکندر خان شیرپاؤ صاحب، جناب محمد ارشد خان، جناب لیاقت خان خٹک، جناب عالم زیب عمرزئی۔

جناب خلیل عباس: جناب سپیکر صاحب! د لیاقت خان Representation زه اوکړم جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی، یو منټ، جناب شاد محمد خان صاحب آنریبل ممبر محترم شاد محمد خان صاحب۔

(تالیاں)

جناب شاد محمد خان: صاحبه ما خو د ر ته هیڅ نه دی وئیلی۔ زما نامه مو ولے واخسته؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره ښه ده جی۔

جناب شاد محمد خان: زه په څه شي اوو ایم؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چائیو ته لا وخت شته۔

جناب شاد محمد خان: د چائیو وخت دے، که د چائیو دغه کوے، بس ٹھیک ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لا ټائم شته جی، ټائم شته۔

جناب شاد محمد خان: گنی نور ترینه څه جوړیږی نه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ غزالہ حبیب تنولی صاحبہ۔ آرڈر پلیز۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

محترمہ سلمیٰ بابر: سر! آپ ان تمام مرد حضرات کی اور ان تمام لوگوں کو کہیں جو آنریبل ممبر بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ کسی کی تقریر میں Interruption نہ کریں اور خاص کر جب لیڈیز اگر تقریر کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں تقریر کے دوران کوئی مداخلت نہیں ہوگی۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: تھینک یو مسٹر سپیکر صاحب۔ یہاں میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اسمبلی فلور پر ہمیں پچھلے سال کے لئے پچاس لاکھ روپے اور اگلے سال کے لئے ایک کروڑ روپے فنڈ کی بار بار، ایک کروڑ روپے کی یقین دہانی کرائی گئی لیکن ابھی تک اس پر کوئی عمل نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: پچھلے سال کے لئے Mid April میں انہوں نے پچاس لاکھ روپے کا اعلان کیا اور اس کے لئے صرف ڈیڑھ مہینے کا ٹائم دیا کہ ہم کو جون سے پہلے پہلے یہ سارا Process complete کرنا ہے لیکن یہ کتنا لمبا پروسیجر رکھا گیا کہ جس میں یہ ممکن ہی نہیں تھا اور اس کے بعد جو یہ Complete کیا بھی گیا تو اس پر اتنے Objections ہوئے کہ ابھی تک وہ کسی طور بھی Complete نہیں ہو سکا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: اس کے بعد جب بجٹ کا سیشن ہوا اور پھر اس کے لئے باقاعدہ سراج الحق صاحب نے Meetings call کیں، ہمیں بلایا گیا اور خود انہوں نے کہا کہ ابھی یہ ظفر اعظم صاحب نے اس کا بھی ذکر کیا ہے کہ میٹنگز پر اتنا خرچہ آتا ہے لیکن تمام اتنے لمبے پراسیس کے باوجود انہوں نے ہماری کسی بھی

ہماری Suggestion کو Consider نہیں کیا اور بجٹ میں کوئی سکیم شامل نہیں کی بلکہ یہاں تک زیادتی کی کہ ہماری جو Ongoing schemes تھیں ان میں سے بھی کوئی سکیم نہیں لی گئی اور جو اتنا خرچہ ہوا تھا وہ وہاں پر ہی سٹاپ ہو گیا۔ اس پر میں نے بار بار ان سے کہا اور میں ان سے ابھی صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ اپنے وعدے پورے کریں اور۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی اے ڈی پی کی جو گرانٹ ہے وہ ریلیز کر دیں۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: جو پراسیس ہے اس کو Complete کریں، اس کی تجدید کریں اور ہمارے یہ فنڈز ریلیز کر دیں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، شکریہ جی۔ محترم خلیل عباس خان صاحب۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب خلیل عباس: شکریه جناب سپیکرصاحب ! چې تاسو ماته په دې دومره اهمه موضوع باندې د خبرو کولو موقع راکړه جی۔ سپیکرصاحب! خبره دا ده چې مونږه دے اپوزیشن والوؤ ته د 50 لاکھ روپۍ ورکولو وعده چې ده نو زه وایمه چې دا خو د چیف منسټر صاحب یوه مهربانی وه چې مونږه دے اپوزیشن ممبرانو ته او ټریژری والوؤ ته یو قسم۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: برابر، مساوی، مساوی ګرانټ راکړو۔

جناب خلیل عباس: د تعمیرسرحد پروګرام کښې۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: مساوی دغه راکړو۔

جناب خلیل عباس: د دوئ مونږه شکرګزار یو جی خو مونږه نه پوهیږو چې دا سې کوم قوتونه یا داسے کوم خلق دی چې د دے په رکاوټ کښې کارفرما دی۔ نو پکار دا وه چې دا فنډز، دا اوسنې چې کوم دے چې دا 30 جون نه مخکښې ټینډر شې

او دا مکمل شوې وے او دا کار 30 جون 2003 پورے ختم شوې وے۔ که لږ جی تاسو په ګهرائ کښې لاړ شئ جی نو که تاسو اوګورئ نو د اکثرو ممبرانو به د ضلع نه تراوسه پورے هغه سکیمونه نه دی راغلې، د هغې بنیادی وجه څه ده؟ د ضلع په لیول داسے یو فورم هم نشته چې کوم زمونږه د احکاماتو پابند وی۔ که ډی سی او دے نو هغه د ضلع ناظم ماتحت دے نو پکار دا وه جی، زما دا خبره لږه بل خواه ته ځی خو زه دا ضروری ګنړمه چې د ضلع په لیول داسے یو فورم، داسے یوه کمیټی پکار ده۔ لکه د ډی ډی اے سی په صورت کښې یا د Provincial development په صورت کښې، چې کوم زمونږه د صوبے دا فنډز تخفظ کولے شې زمونږ د صوبائی ممبرانو هغوې تحفظ کولے شی او د صوبے دا فنډز دے د هغوې په ذریعه په صحیح صحیح ځایونو کښې اولګی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه جی۔

جناب خلیل عباس: نو زه په آخر کښې بیا هم د وزیراعلیٰ صاحب شکرګزار یمه چې هغوی مونږه ته په برابری بنیاد باندې دا حصه راکړې ده خو دده په مینځ کښې چې دا کوم بیوروکریټ یا کوم خلق په دیکښې Involve دی چه هغوې دا څیز عملی جامه رسولو ته نه پریږدی نو لهذا د هغوې نه دے تپوس اوکړې شی او بیا هم ورته یو ځل دا وایمه چه د ضلع په سطح باندې دا ډیره ضروری او اهمه خبره ده چه یو داسې کمیټی چې کوم دا یم پی اے ګانو، ورسره هم زمونږه نوبنار ضلع ده، زمونږه په پیښور کښې چه هر یو د هغې چیئرمین وی او باقاعده مونږه د هغې ممبران یو او د ضلعے چه کوم افسران، ای ډی اوز دی، د هغې ممبران وی چې هغه کمیټی، ډائریکټ د خپلې صوبے کوم فنډز یا ګرانټ چې راځی د هغې د لګولو احکامات ورکولے شی او هغې د هغے ایم پی اے ګانو کارونه چې دی هغه صوبے سره Take up کولے شی ځکه چې په دے وخت کښې که ډی سی او دے هغه هم زمونږه پابند نه دے۔ که د هغه خوښه وی نو یو څیز به مخکښې اورسوی که خوښه ئے نه وی نو نه به ئے رسوی نو ځکه زه د دے څیز ضرورت ګنړم چه یره داسې د صوبے په سطح څه کمیټی پکار ده چه هغه د دے Look after اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک دہ۔ جناب سرفراز خان صاحب، آنریبل ممبر جناب سرفراز خان صاحب۔

جناب سرفراز خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو۔ سپیکر صاحب! مونږه جی چې اوس په تعمیر سرحد کښے کوم کارونه ورکړی وونو په هغې کښې هغه روډونه واپس شو چې مونږ د کوم کچه روډونو دپاره Apply کړے وه۔ نو مونږه خو دا غواړو چې مونږه ئے پاخه جوړ کړو، خو زمونږه دا علاقه داسے ده چې مونږ ئے پکښې کچه هم نه شو جوړولے دومره پیسې نشته۔ نو مونږه د وزیر اعلیٰ صاحب په نوټس کښې دا راوالو چې مونږه ته دے د کچه سړکونو اجازت راکړے شی جی۔ لکه چه مونږه د یو روډ دپاره 10 لاکھ روپئی ورکړے جی۔ نو هغه سکیم ماته بیا را واپس شو یعنی زما 3.9 ملین چه کوم وو نو هغه Approve شو۔ او هغه د روډ هغه Estimates ماته بیا واپس شو جی۔ نو مونږه دا درخواست کوو چه د کچه روډونو اجازت دراکړے شی۔ ځکه چې زمونږ په غریزه علاقه کښې مونږه دوه کلومیټره سړک باره فټ جوړه وو نو هغه هم په دس لاکھ روپئی نه کیږی۔ نو چې بیا زه ئے پخووم نو د هغه دپاره خو بیا دا 50 لاکھ په دو کلومیټرو لګی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستا سو مطلب دا دے چه غریزه علاقه کښې شنګل روډ۔

جناب سرفراز خان: اوجی؟ نه جی شنګل نه جی۔ شنګل او د یکښې جی فرق دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خه خه۔

جناب سرفراز خان: شنګل اوس په هواره زمکه باندې اچولے کیږی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه هغه نه۔

جناب سرفراز خان: نه دا شنګل نه دے----

جناب ڈپٹی سپیکر: پہاړی علاقه کښې

جناب سرفراز خان: دا From to Market road دا د غره کچه روډونه دی۔ د هغه نه علاوه زما علاقه ډیره پسمانده ده جی۔ زه وزیر اعلی صاحب ته یو ریکویسټ کوم چې زما د علاقې دوره اوکړی۔ اوګوری جی۔ ځکه چې په پنځوس لاکھ روپئی، په هغې کښې هیڅ نه کیږی۔ اوس زمونږ ټول سړکونه سیلابونو اوړی دی۔

په هغې کښې زما سره 80 کلو میټر روډ دے او ضلع کښې ایک کروړ روپئی فنډ دے۔ مونږ له پکښې علاقه ګډون دپاره ئے نه دے ایښودے۔یعنی زما دوه روډونه داسې دی چې یو دوه کلومیټر او یو تین کلومیټر او بلیک ټاپ روډ وو۔هغه غونډ مکمل طور سره ئے اوړے دے۔ یعنی اوس مونږ پکښې په خپلو پیسو باندې په چندو باندې خاوره اچولې ده ۔زما حلقه خصوصاً پی ایف 36،چه هغې سره څه ایریا د هزارے لګیدلے ده۔ مونږ مخکښې هم قربانی د تربیلې دپاره ورکړے ده۔ بیا مو دغازی بھروتھے دپاره ورکړے ده۔ پرون یو وفد راغلې وو چه دټوپئی په هر کور کښې، یعنی اوبه راخیژی ۔ولے چه هغه بھروتھے ته چه هغوې کوم دیوال کړے دے۔هغه دیوال نه اوبه لیک کیږی۔په کورونو کښې اوبه راخیژی۔ یعنی روغه محله خلقو خالی کړے ده۔ نو مونږ وزراعلی صاحب ته درخواست کوو چې ددے دپاره د انتظام اوکړې شي۔ چې یا دا بندپوخ کړے شي۔ یا په دغه ځائے کښې د نالئی یا د سکارپ بندوبست اوکړې شی ۔ څه ستاسو د ټولو مشکور یمه او وزیر اعلی صاحب ته بیا یو درخواست کوم چې د علاقه ګډون دوره اوکړی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: په مردان خو به راځی کنه۔ مردان به هم پکښې شامل کړو۔۔۔۔۔

(قہقہہ)

<u>جناب سرفراز خان</u>: نه جی مونږ خو به مردان ته صبا راشو خو تاسو یو کنال ځائے هم رانه کړئ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ جناب جمشید خان صاحب۔ محترم جناب جمشید خان صاحب۔

<u>جناب جمشید خان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریه جناب سپیکر! دا یو ډیره اهم موضوع ده۔ تعمیر سرحد پروګرام مونږه مشکور یو د وزیر اعلیٰ صاحب چې د 2002-2003 بجټ کښې ئے یاد هغه کال د پاره ئے 50.50 لاکھ روپئی ټولو ممبرانو ته برابر ورکړے۔ او په 2003-2004 دپاره ئے د یو یو کروړ روپو وعده اوکړه۔ دا حقیقت کښې یو خوش آئند خبره ده چه دلته دے صوبه کښې دوئ دا دغه نه غواړی چې یره دا اپوزیشن دی یا ټریژری بینچز دی۔ مونږه د دوئ مشکور یو۔ خو جناب سپیکر! ددے تعمیر سرحد پروګرام دا Procedure دا سے

دے Lengthy چې د هغې Follow کول ډیر ګران کار دے۔ اول اول په دیکښې۔۔۔۔۔

سردار محمد ادریس:(وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! جناب سپیکر! میں تھوڑی سی اس کی وضاحت کردوں کہ دوسرے سال کے لئے بھی 50 لاکھ روپے ہیں۔ اور اگر ہمیں کوئی فنڈز کہیں سے آگئے تو ہم ۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

شہزادہ گستاسپ خان(قائد حزب اختلاف): سر! میں ایک ریکویسٹ کروں کہ منسٹر صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جمشید خان صاحب جی۔

جناب جمشید خان :تاسو بیا په خپل دغه اووے خو وعده زمونږ وه چه څومره دلته ناست وو۔ یو یو کروړ وعده شوې وه۔ د دے Procedure دومره ګران دے چې اول خو DDC مونږ به سکیمونه ورکړو او DDC به د هغے Approval ورکوی۔ نو په ځنے ضلعو کښې خو هغه به آسان وی خو په ځنے ضلعو کښې د Approval۔DDC ډیر ګران کار دے۔ د هغې نه ورستو راشې دلته سکیمونه لوکل ګورنمنټ ته، لوکل ګورنمنټ ئے Scrutinize کړی۔ بیا هغه لاړ شی چیف منسټر ته۔ چیف منسټر صاحب خو مهربانی کړے ده۔ اولنی چې پینځه وو هغه سکیمونو منظوری ورکړے ده۔ پینځو کسانو له، هغې پسې دویم نمبر چه کوم سکیمونه دوی منظور کړی وو۔هغے کښې زما نوم هم شامل دے۔د هغې تقریباً درے څلور میاشتے اوشوې۔ مونږه سکیونه هم ورکړل او ټینډر هم شول۔ خو اوس هغه سکیمونه فنانس ډیپارټمنټ لاتراوسه پورې هغه پسې نه دی ریلیز کړی۔چې هغه متعلقه DCO ته لاړ شی۔ او د هغه په PLA کښې پاتے شې۔ ځکه چه دا یواځے سکیمونه خو زمونږ د دغه دپاره نه دی۔د روډونو او د Drinking Water Supply دپاره نه دی۔ دیکښې مونږه خپلې څه پیسې Village Electrification دپاره هم ایښودے دی۔ نو چه څو پورے هغه پیسې فنډزهلته نه وی تلی۔ اوبیا مونږ د هغې نه چیک واپډے ته نه وی راوړے نو هسې خو هغه کار زمونږه نه کیږی۔ او بیا په واپډا کښې خو هم ډیر لوئے Lengthy Procedure وی۔ نو مونږ به دا درخواست اوکړو چه دا پیسے زر تر زره باندې

DCOته ټرانسفر شی۔ د دے دا Red Tapasimچې؟ دے، چې د سرخ فیتے دا شکار چې کله یو لوکل ګورنمنټ سره کله DCOسره کله فنانس سره، چې دا دومره Procedure ختم شی او ډائریکټ باندې چه DDACپه طریقه باندې یو کمیټې جوړه شی او ډائریکټ دا فنډ هلته ځی، نو زما په خیال دا به ډیره آسانه وی۔ او دومره Lengthy Procedureبه پکښې نه وی۔ او د دے مخکښې هم اول په دے ځائے کښې سینئیر پارلیمنټرین ناست دی۔ مخکښې به هم هر ممبر تهBTRکښې Black Topping of Roadکښې دوه دوه کلومیټره روډ ملاویدو او درے درے یا څلور څلور کلی به ورته Village Electrification Programmeکښے ورکول۔سینئر کسان ناست دی۔ دوئ به پرے خبره اوکړی۔ زه وایم چه وزیر اعلیٰ صاحب کم از کم په دغه کښې مونږ سره مهربانی اوکړی۔ځکه چې دا پیسې خو دومره نه دی۔که دیکښې مونږه خپل سړکونه کوو۔ نو ځما په خیال دوه کلومیټره سړک خو پکښې نه پخیږی۔ځنے داسې حلقے دی چې هغه بالکل په ADPکښې نظرانداز شوې وی۔ نو که داسے مهربانی اوشی نو مونږ ته به لږه آسانی جوړه شی۔ دوه دوه کلی یا یو یو کلے یا درے درې کلی په Electrificationکښې او BTRکښې۔ دغه به زمونږټولو دپاره ښه خبره وی۔ زه به دا درخواست اوکړم په آخیر کښې چه دا Lengthy procedure دے ختم شې او په آسانه طریقه باندې د دا فنډ ریلیز کیږی نو زما په خیال وخت به هم زمونږه نه ضائع کیږی او کار به هم په موقع باندے کیږی۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور، نہیں ہے، محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ نہیں ہیں جناب امیر رحمان خان۔ محترم امیر رحمان خان۔

جناب امیر رحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر صاحب زه هم د وزیر اعلیٰ صاحب شکریه ادا کومه چې ځنګه حکومتی ډلے له یا د اپوزیشن دے ملګرو له د برابر فنډ اعلان کړے دے او ورسره ورسره چې کوم د 2003 یا د 2004 د پاره د یو کروړ اعلان کړې دے د هغې هم شکریه ادا کوؤ خو جناب سپیکر صاحب، څنګه چې جمشید خان خپلو خبرو کښې اووئیل چې یره دا طریقه کار چې دے دا آسانول پکار دی، ساده غوندې پکار دے چې د ډی سی او په نوم باندې چیک راغلې دے او خپل سکیمونه او خپل چه کوم کارونه وو چه هغې مونږه هغوې له

ورکړے وے ځکه چې دد ے ټولو نه مخکښې ما خپل سکیمونه چې دی هلته کښې صوابئ ضلع کښې ډی سی او ته ورکړی وو۔ دلته کښې دفتر ته هم ما By hand ځو ځو ځله راوړئ دی او زما خیال دے چه د ټولو نه آخیرے نمبر به زما دلته کښې دی۔ داسے راته ښکاری او معلومیږی نو زه وایم چه دا طریقه کار دے هم مختصر شی او ورسره بله یوه خبره د وزیر اعلیٰ صاحب په نوټس کښې راولم، د لوکل ګورنمنټ منسټر صاحب هم ناست دے۔ چې دے کښې د جنازګاه د پاره ما پیسې ورکړی دی او د کلو خلقو ځائے هم هلته کښې وقف کړے دے نو مهربانی د اوشې چې دغه د جنازګاه دا سکیم دیکښې شامل شی۔ که حکومت دا جنازګاه په دیکښې نه وی راوستے په دے وجه چې یره هلته به زمکے د پاره پیسې ورکول وی نو داسے زمونږ په علاقو کښې په کلو کښې داسے ځایونه شته چې خلقو د جنازګاه د پاره وقف کړی دی۔ شاملاتونه دی۔ نو په هغې باندې یوه پیسه خرڅ نه راځی۔ صرف د هغې په جوړولو باندې چې کوم خرچ راځی، چې کوم Estimates جوړ کړے دے نو هغه زمونږه د هغې دپاره هغه مناسب پیسې ورکړی دی نو مهربانی دے اوشې دغه سکیمونو کښې دغه جنازګاه راولی او ورسره څنګه چې دوئ خبره اوکړه چې مخکښې دپاره به دغه شان دوه یا درے کلومیټره سړکونه وو نو هغه سړکونه مهربانی دے اوکړے شی، زمونږه دیکښې هم شامل شی۔ داسے زمونږه حلقے دی ځایونه دی په هغے کښې دوه دوه کلومیټره او د کلو میټر دپاره هغه ځایونه ډیر ضروری دی هغه دے جوړ کړے شی۔ دغه شان د بجلی دپاره ما د خپل فنډ نه د لسو لکهو روپو هلته کښې د هغې پاره جدا کړی دی۔نو مهربانی دے اوشی هغه چیک دے هم مونږه ته ملاؤ شی چه واپډے ته ئے یوسو۔چې دغه پیسې هم ضائع نه شی او په وخت باندې هغې خلقو ته بجلئ اولګی۔ او څنګه چه منسټر صاحب اووئیل چې یره مونږه د یو کروړ روپو اعلان نه دے کړے۔ دے حکومت د یو کروړ روپو اعلان کړے دے۔ خو زما دا خپل تجویز دے چې خیر دے په هغې کښې د پنځو سوو لکهو روپو سکیمونه به مونږه مخکښې ورکړو۔ او د پنځو سو لکهو روپو به بیا 2004 په آخیره کښې ورکړو۔ که حکومت ته داسې څه مسئله وی نو دا ورکښې زما تجویز دے۔ په آخیره کښې زه

د وزیر اعلیٰ صاحب د دے تهولو نه دا طمع لرم چې ان شاءالله زمونږه په دے کارونو به غور کیږي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے صرف ایک وضاحت کرنا چاہونگی کہ اب میں جو کہنے جارہی ہوں وہ کس لحاظ سے تنقید برائے تنقید کے زمرے میں شامل نہ کیا جائے بلکہ میں ایسی تجاویز دے رہی ہوں کہ جس سے تعمیر سرحد پروگرام کو زیادہ آسان طریقے سے اور Smooth running کے Bracket میں بلایا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، اعلان جب ہوا تھا پچاس لاکھ کا تو یہ یقیناً میں اپنے فرائض میں کوتاہی کرونگی۔ میں سمجھتی ہوں کہ میں حکومت کو مبارک باد پیش کروں کہ انہوں نے یکسانیت اور Uniformity کا مظاہرہ کر کے اپوزیشن اور ٹریژری بنچز کے لیے یکساں پچاس لاکھ روپے کا اعلان کیا۔ لیکن چونکہ یہ پہلی بار ہے کہ اس طریقہ کار میں ردوبدل آیا ہے تو حکومت کو بھی ذرا غور خوض کرنا چاہیئے۔ پہلی بار ہو سکتا ہے کہ اس میں کچھ کوتاہیاں، کچھ کمزوریاں ہوں اور اب رفتہ رفتہ جب کہ کچھ سکیموں کے لئے ریلیز ز ہو چکی ہیں تو ہم سب یہاں پر الحمد اللہ اس صوبے کی ترقی کی بات کرنے آئے ہیں۔ تو ہم یہاں حکومت کے لیے مددگار ثابت ہونا چاہتے ہیں بطور Member of the opposition میں برملا On the floor of the house یہ کہنا چاہونگی کہ کچھ کمیاں ہیں کچھ Serious flaws ہیں۔ اس پیچیدہ طریقہ کار میں جو کہ اس تعمیر سرحد پروگرام کو زدلگا رہے ہیں اور بری طرح مجروح کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اگر دیکھا جائے تو پہلے جب 50 لاکھ کا اعلان کیا گیا تو ضروری نہیں ہے کہ دانستہ طور پر اس میں کوتاہیاں کی گئیں لیکن یہ حکومت کو بھی ماننا پڑیگا کہ نہ صرف اپوزیشن بنچز بلکہ ٹریژری بنچز میں بھی کچھ احساس محرومی آرہی ہے۔ وہ اس لیے ہر گز نہیں۔ الحمد للہ ہم لوگ یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ہماری جیبوں میں یہ پیسہ جائے۔ یہ عوام کا پیسہ ہے لیکن احساس محرومی ہر علاقے میں فرق انداز میں اور فرق شکل میں آرہا ہے۔ کہیں پر پانی کی کمی کی احساس محرومی ہے تو کہیں پر Poverty alleviation کی ہے۔ اب جبکہ اعلانات ہو چکے ہیں اور یہ اعلانات بھی، اس بات کی اسمبلی کی دیواریں گواہ ہیں کہ 50 لاکھ کا جب اعلان ہوا تو ہم نے یہی سمجھا کہ اب ہم جہاں پر بھی ہو، عوام کی خواہشات، احساسات کو مدنظر رکھ کر اعلانات کر دیں گے۔ لیکن اب انہی علاقوں کو ایک احساس

محرومی کا احساس ہو رہا ہے کہ دیکھئے اعلان تو ہو گیا، عوامی نمائندے بھی آئے ہمارے پاس اور انہوں نے بھی ہم سے پوچھا۔ اب کجا، وہ سکیمیں کجا۔ وہ کوئی ہماری جیبوں کی تو نہیں تھیں تو ہم لوگ صرف یہ درخواست کرتے ہیں کہ جیسے ابھی میرے ایک معزز رکن اسمبلی نے فرمایا کہ ایک چھوٹی سی کمیٹی تشکیل دی جائے اور خندہ پیشانی سے اس کمزوری کو سامنے لاتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ اس تعمیر سرحد کا جو طریقہ کار ہے، اس کی کمزوریوں کو واضح کیا جائے اور اسکا ایک طریقہ نکالا جائے تاکہ آنے والے کل میں جو ایک کروڑ کا اعلان ہوا ہے، اور میں دوبارہ کہہ رہی ہوں، ایک کروڑ کا اعلان ہوا ہے۔ تیسری بات بھی میں کہنا چاہتی ہوں کہ وہ اعلان ایک کروڑ کا تھا۔ (تالیاں) تو اس میں کسی قسم کی کوئی کمی اور کوتاہی نہ رہے۔ یہ ہم حکومت کے لئے ایک راہنمائی کے طور پر کہنا چاہ رہے ہیں۔ آخر میں جناب عالی! میں یہ کہنا چاہونگی کہ تعمیر سرحد پروگرام کے حوالے سے ایک Proto-type list ہمیں ملی تھی، جس میں سکیموں کی اور انکے Hits کی نشاندہی کی گئی تھی کہ اس زمرے میں جو آئیں گی تو انکو Priority دی جائیگی وغیرہ وغیرہ۔ آپ سے گزارش ہے اور میں وزیراعلیٰ کی موجودگی میں یہ گزارش کروں گی کہ آئندہ Financial year میں تعمیر سرحد کی لسٹ میں خواتین کے لئے خاص طور پر جو خواتین، بہبود خواتین Gender sensitive area ہیں وہ لسٹ میں شامل کی جائیں، تاکہ ہم انکو دیکھ کر اپنے تجربوں کو بروئے کار لا کر اس لسٹ میں جس قسم کی سکیمیں مرتب کریں تو وہ اس حکومت کے لئے اور سارے صوبے کی ترقی کے لئے بہتر ثابت ہونگی۔ میں کہنا تو یہ چاہتی تھی۔ کہ

ابتدائے تعمیر سرحد ہے روتا ہے کیا۔
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

(قہقہہ)

لیکن جس خاموشی سے صبر و تحمل سے۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب شاد محمد خان</u>: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، جناب شاد محمد خان صاحب۔۔۔۔

(تالیاں)

محترمہ نسرین خٹک: چائے کے وقفے میں دو منٹ ہیں، چائے کے وقفے میں دو منٹ ہیں۔

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر سر، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نسرین خٹک: چائے کے وقفے میں دو منٹ ہیں۔ میں، شاد خان، خود، بس ختمومہ۔

جناب شاد محمد خان: تہ ئے کلہ ختمے تاخو ترے د جمعے خطبہ جوړہ کړہ (قہقہے)
بس چې ختم شی بیا د چائے وقفہ اوکړہ۔

محترمہ نسرین خٹک: خیر دے خیر دے۔ لیکن جس صبر و تحمل سے معزز اراکین اسمبلی نے میری چند گزارشات سنی ہیں تو میں امید رکھتی ہوں کہ ان گزارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے آنے والے کل میں ہمیں کوئی تکلیف کا سامنا نہیں ہوگا۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مشتاق صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں شکر گزار ہوں جناب سپیکر آپ کا کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پہ بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم شکر گزار ہیں گورنمنٹ کے کہ سب کو برابری کی بنیاد پر فنڈز دینے کا اعلان کیا گیا لیکن جیسے سب دوستوں نے ساتھیوں نے کہا کہ اس میں بہت سارے Flaws ہیں۔ اور ہمیں یہاں فلور پہ کہا گیا تھا کہ یہ فنڈز Lapse نہیں ہونگے But In fact یہ 30 جون کو Lapse ہوگئے۔ اور اب اسکے بعد جو پچاس لاکھ کا ہمیں کہا گیا ہے۔ یہاں پہ یہ وعدہ ہوا تھا کہ یہ ایک کروڑ ہوگا۔ لیکن اب ایک کروڑ بن رہا ہے لیکن پچاس پچھلا اور پچاس یہ ملا کر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب والا! یہ بیوروکریسی کے ہتھکنڈے ہوتے ہیں۔ جو کسی بھی حکومت کو بدنام کر دیتے ہیں اب یہ جو ایک پرچہ ہمیں دیا گیا کہ سکیموں کو اس طریقے سے آپ نے Identify کرنا ہے۔ اور اس میں انہوں نے ساتھ، سر! اگر ہاؤس کو In order کر دیں تو میں اپنی گزارشات پیش کر دوں،

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر۔

جناب مشتاق احمد غنی: میں گزارشات یہ کر رہا تھا، کہ بیوروکریسی ہر حکومت کو Misguide کرتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو Procedure فنڈز کے ریلیز ہونے کا ہے یہ اتنا Lengthy ہے کہ مجھ جیسا

شخص بھی پچاس چکر لگا کر بالا آخر چپ ہو کر بیٹھ گیا ہے کہ یہ تو بہت مشکل کام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسکا Easiest way یہ تھا کہ جب C.M صاحب نے اعلان کر دیا، وزیر بلدیات کے آفس سے ہو گیا، یہ پیسے ڈسٹرکٹ کو چلے جانے چاہئیے تھے اور وہاں پر ایم پی اے ہر شخص Responsible یہاں بیٹھا ہوا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے یعنی عوام کے مشورے سے سکیمیں Identify کرتا، وہاں پہ دیتا، ساتھ ہی انکے ٹینڈرز ہو جاتے اور Within June یہ کام Complete بھی ہو چکا ہوتا۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ یہاں سے فنڈ وہاں جائیں گے، وہاں سکیمیں بنیں گی۔ پھر اوپر C.M صاحب تک جائیں گی جو میں سمجھتا ہوں کہ Un-necessary practice ہے۔ سی ایم صاحب کے پاس کہاں اتنا ٹائم ہے، وزیر بلدیات کے پاس کہاں اتنا ٹائم ہے کہ وہ انکو دوبارہ پڑھ سکیں گے۔ اس لئے اسکا One window operation ہونا چاہئیے۔ اور جیسے ہم کہتے ہیں کہ ہم سب یہاں جتنے بیٹھے ہیں، سب سے بڑا پرابلم جو ہم face کر رہے ہیں، وہ un-Employment face کر رہے ہیں خواہ حکومتی Benches ہیں یا ہم ہیں۔ گلیوں اور نالیوں کے کام کا کوئی نہیں کہتا لیکن جب یہ Activities well in time شروع ہو جائیں گی تو اس سے بہت سے لوگوں کو روزگار کے مواقع ملنا شروع ہو جائیں گے اور یہ بھی حکومت کے اوپر ایک پریشر ہے جو ریلیز ہو جائے گا خواہ وہ وقتی طور پر ہی سہی۔ دوسری بات، میں سی ایم صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، یہ عرض کرنا چاہوں گا، کہ اس میں جو Hits کئے گئے ہیں اس لسٹ سے ہمیں تھوڑا سا آزاد کیا جائے۔ اب بعض ایسے حلقے ہیں جہاں Grave yards کی ضرورت ہے، قبرستانوں کی ضرورت ہے اور ہم ان کے لئے زمین نہیں خرید سکتے یا ان کی باؤنڈری وال کی تعمیر اور جناب سپیکر! یہ کمیونٹی کا بڑا ہی اہم مسئلہ ہے۔ محکمے والے شاید یہ کہتے ہیں کہ کوئی ایسی سکیم بنائیں جو نظر آئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر میرا پچاس لاکھ ہے، میری آٹھ، دس یونین کونسلز ہیں۔ میں تو چار چار لاکھ روپے انہیں دے دوں گا۔ اور وہ تو بالکل نظر آئے گا ہی نہیں۔ اب اس کی جگہ اگر ہم کوئی بڑا Play ground خرید کر دیتے ہیں لوگوں کو تو سارے حلقے کا فائدہ ہے Play ground کی اجازت ہونی چاہیئے، کمیونٹی سنٹر بنانے کی اجازت ہونی چاہیئے، Grave yard بنانے کی اجازت ہونی چاہیئے، یہ پراجیکٹس نظر بھی آئیں گے اور اس سے دو چار یونین کونسلوں کا Collective فائدہ ہو گا۔ ایک اہم بات جو اس میں شنگل روڈ کی مناسبت سے بات کی گئی ہے تو

یہ آپ تعمیر سرحد میں نہیں کر سکتے۔ جناب! شنگل روڈ سے ہماری مراد شنگل روڈ نہیں ہوتی سر! ہم اسے کچا روڈ کہتے ہیں کہ اگر ایک دیہات کی کوئی Approach ہی نہیں ہے۔ اور آپ Dozer لگا کر انکو جیپ روڈ، کچا روڈ بنا کر دے دیتے ہیں۔ اور Latter on وہی روڈ دو سال بعد پختہ بھی ہو جائے گا۔ تو اس روڈ کی اجازت ہونی چاہیئے شنگل روڈ وہ ہوتا ہے کہ آپ کچا بنا کر اوپر بجری ڈال دیں اور پھر اسکو لیول کرتے رہیں، تو وہ Un-necessary خرچ ہے کیونکہ جب بارش ہوگئی تو وہ پھر چلا جائے گا۔ لیکن یہ جو کچا روڈ ہے اسکی اجازت اس میں ہونی چاہیئے اور سب سے اہم بات، میں پھر یہی گزارش کروں گا کہ اس Process کو Easy کر دیں تاکہ One window operation ہو اور جو بھی سکیمیں آنریبل ممبرز Identify کریں، وہیں پر فنڈ پہنچ جائے اور دوسری ایک اور بات کہ بڑی Discrimination ہے سر کہ کچھ لوگوں کے فنڈز ریلیز کر دیئے جائیں اور کچھ انتظار میں بیٹھے رہیں۔ ایک ہی دفعہ سب کے ریلیز ہونے چاہئیں۔ اب اگر میرے حلقے میں مجھے مل گئے، میرے حلقے میں چار اور ایم پی ایز کو نہیں ملے تو عوام میں یہ Concept پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہ بڑا Active تھا کہ لے کر آگیا اور باقی سب نکمے تھے کہ یہ پیسے لے کر نہیں آسکے۔ تو ایک ساتھ سب کا ریلیز ہونا چاہیئے۔ مجھے تو نہیں سمجھ آرہی، وزیر بلدیات بیٹھے ہوئے ہیں، کہ یہاں پر کون سے ایسے خفیہ ہاتھ ہیں ان کے ڈیپارٹمنٹ کے اندر جو اس Process کو Slow کر رہے ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آج اپوزیشن تعمیر سرحد کو ایجنڈے کا حصہ ہی نہ بناتی۔ آپ یقین مانیں سر کہ عوام کے سامنے ہم سب سخت شرمندہ ہیں۔ ہم نے ان سے، جیسے آنریبل منسٹر صاحب نے اسی فلور پر وعدہ کیا تھا کہ ان فنڈز سے جون کے اندر اندر ٹینڈر لگیں گے اور جون کے اندر اندر سارا کچھ ہو جائیگا۔ ہم نے بھی لوگوں سے یہی کہا کہ 30th June سے پہلے ہو جائے گا۔ آج وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو اعلان کئے تھے تو ہم جھوٹ کہہ رہے تھے۔ ویسے ہم تو شکریہ کے ساتھ اعلان کر رہے تھے کہ یہ پراونشل گورنمنٹ نے ہمیں فنڈز دیئے ہیں۔ ظاہر ہے اگر یہ نہ دیں تو ہم کہاں سے یہ سکیمیں مکمل کر سکتے ہیں۔ تو پھر اسکا Process بھی سہل کیا جائے تاکہ لوگوں کو محسوس ہو۔ اب ایک سال ہمارا ہو چکا ہے۔ اس ایک سال کے اندر ہم اپنی سکیموں کو آج تک ٹینڈر تک نہیں کروا سکے اور یہاں ساری کوتاہیاں چند افسران کی ہو سکتی ہیں۔ انکو سرزنش کرنے کی

ضرورت ہے،ان پر ہاتھ ڈالنے کی ضرورت ہے۔تاکہ یہ معاملہ جو ہے، کیونکہ یہ سارے ہاؤس کا مشترکہ معاملہ ہے۔تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔جناب ملک قسیم الدین، نہیں ہیں۔ محترمہ ڈاکٹر سیمین محمود جان صاحبہ، نہیں ہیں۔جناب قلندر۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان(قائد حزب اختلاف): بریک کے بعد کیا جائے۔

جناب شاد محمد خان: بریک او کړی ورنه مونږه به واک۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی۔یو منټ جی۔جناب شهزاده گستاسپ خان صاحب۔

قائد حزب اختلاف: سر! بریک کے بعد اگر ہوتا تو We would have got ample time۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر سب کی یہ مرضی ہے تو کیونکہ وہ تو۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: سر! یہ اب Its Twelve O clock اگر بریک کے بعد موقع دے دیں تو۔۔۔۔

ایک آواز: سر! وہ واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واک آؤټ ئے اوکړو جی۔اچھا ٹھیک ہے جی۔ The sitting is adjourned for tea break

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفے کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔دا زمونږه یو څو معزز اراکین پاتے دی۔مطلب دا دے که لږ د اختصار نه کار واغستې شې نو بنه به وی جی۔

جناب انور کمال خان: پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: په ایجنډه باندے اول لږ شان۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب انور کمال خان: پوائنټ آف آرډر جی۔زه خالي يو خبره کول غواړمه۔جناب سپیکر!د نن نه دوه درے ورځے مخکښې مونږه د Provincial establishment Committeesپه حوالې سره۔۔۔۔۔

جناب ډپټی سپیکر: نو Concerned Ministerصاحب نشته دے۔

جناب انور کمال خان: ظفر اعظم خان ناست دے۔

جناب ډپټی سپیکر: که لږ ساعت پس اوشي نو ښه به نه وی؟

جناب انور کمال خان: دا چونکه يو Collectiveغوندې Responsibility ده۔را به شي جی اول به دوئ کم از کم مونږه ته ددې خبرے جواب راکولے شي۔په هغې باندې فيصله دا شوې وه جی،هغه بل Already introduce شوې دے۔اوس د Consideration stageدپاره،زمونږه خو دا خيال وو چې صبا به ئے هغه درې ورځے پوره کيږی او چونکه دا اوس مونږه نه شو پرېښودې نو صبا چونکه د هغې دپاره Consideration stageکښې دے او مونږ ته چې دا کومه Agendaملاؤ شوې ده په دے Agenda کښې دهغې بالکل هډوذکر نشته دے۔نو يا خو مهرباني اوکړئ تاسو Supplementary Agendaيا ديکښې تاسو درستگی اوکړی او يا بيا تاسو يو Supplementary Agendaشائع کړئ چې دا مونږه صبا واخلو ځکه چې دا صباله په Consideration stageکښې دے Already admitشوې دے۔او دا به صبالازماً په دے باندې څه خبری اترے کوؤ او هغه چونکهAgendaکښې نشته دے نو چې صبا بيا پرې مونږه شور شرابه جوړو چې نن خو پرے درې ورځے تيرے شوې او باوجود دهغې دادايجنډے حصه نه ده جوړه شوے نو ځکه زه ستاسو په نوټس کښې دا خبره راولمه چې تاسومهرباني اوکړئ ددے دپاره تاسو Supplementary Agenda شائع کړے يا په دے کښې تاسو درستگی اوکړئ او صبا دپاره داFor Consideration تاسو مهرباني اوکړے دا Take upکړې جی۔

جناب ډپټی سپیکر: دا ښه شوه۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنټ آف آرډر زه يو Clarificationکول غواړمه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: تاسو يو خبره اوکړله چې Minister for Local Government نشته دے نو تاسو لږ صبر اوکړے۔ زه نه پوهيږمه چې زمونږ ددے ايکټ د Minister for Local Governmentسره کوم ځائے کښې تعلق دے-----

(قطع کلامی)

جناب ظفراعظم (وزیر قانون وپارلیمانی امور): هغه بله خبره ده۔

جناب عبدالاکبر خان: خبره کومه، نه نه د دغې بل متعلق Considerationوالا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: جی، Considerationخو بيا-----

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نه جی چې زه خبره خلاصه کړمه نو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: او صبر اوکړئ چې دوئ جواب ورکړی نو بيا به تاسو۔Honourable Minister for Lawجناب ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: جناب! چیئر کی طرف سے، جب ڈیبیٹ جاری تھی تو Tea break ہو گئی۔ ان کے متعلق یہ کہا کہ منسٹر جب آ جائیں۔ چونکہ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک نیا ایشو کھڑا کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: (عبدالاکبر خان کی طرف دیکھتے ہوئے) تو اس کے متعلق میں ان سے متفق ہوں کہ اس کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر یہ۔ اسے-----

جناب انور کمال خان: سر! یہ کیسے نیا ایشو ہے۔ یہ Already Consideration stageپر ہے۔

Shahzada Muhammad Gustasap Khan (Opposition leader): Sir this is not a new issue, it has been introduced in the House

چونکہ کل کے لئے یہ ایجنڈے میں Provide نہیں کیا گیا تو آپ سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ اس کو کل کے لئے آپ ایجنڈے میں لائیں۔ مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ظفر اعظم صاحب، آنریبل منسٹر فار لاء۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سر! انہوں نے بل کی طرف ہاؤس کی جو توجہ دلائی ہے پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے وہ بالکل بجا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس بل کو سپیکر صاحب نے پچھلے جمعہ کے دن Introduce کیا تھا تو اس کے لئے جی قانوناً Two clear days ہونے چاہئیں۔ Clear days میں تقریباً میرے خیال میں واضح ہے جی کہ چھٹیاں اس میں نہیں آسکتیں، لہذا Two clear days جو ہیں وہ جمعہ، ہفتہ، اتوار اور آج پیر ہے تو آپ منگل کے بعد لائیں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آنریبل منسٹر کی Contention کو سمجھ گیا ہوں لیکن اگر آپ رول 82 کا Provision دیکھیں جس میں میرے خیال میں ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رول؟

جناب عبدالاکبر خان: رول 82 کا Provision جو ہے یہ بل جب Consideration stage پر آتا ہے آپ ذرا رول 82 کا Main جو ہے Motion after introduction دیکھیں۔

Mr. Deputy Speaker: When a bill is introduced….

Mr. Abdul Akbar Khan: When a Bill is introduced or on some subsequent occasion the Member in-charge may make one of the following motions in regard to his Bill, namely(a) That it be taken in to consideration by the Assembly either at once or at some further day to be then specified.

ٹھیک ہے جی۔ تو یہاں پر ایک Proviso ہے

Mr. Deputy Speaker: Provided that no such motion shall ….

Mr. Abdul Akbar Khan: Provided that no such motion shall be made until after copies of the Bill have been made available for the use of Members.

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہوگا کہ جب جمعرات کے دن یہ رپورٹ اسمبلی میں آئی تھی تو اس کے ساتھ ہی اس بل کی کاپی لگی ہوئی تھی، سارے ممبران کی انفارمیشن کے لئے تو اس میں یہ ہے کہ اس وقت یہ موشن نہیں ہوگا جناب سپیکر! That no such motion shall be made until after copies of

جناب سپیکر! the Bill have been. Made available for the use of Member.

اس کے پیچھے ایک Wisdom ہے، Wisdom یہ ہے کہ آپ ایک بل کو لاتے ہیں اور اگر ممبروں کو پتہ نہیں ہے کہ یہ کونسا بل ہے اور آپ Consideration stage پر اس کو ڈالتے ہیں تو Definitely یہ غلط ہوگا تو اس لئے انہوں نے کہا کہ Copies آپ پہلے دیا کریں۔ لیکن جب اس کے بعد آپ دیکھیں تو جناب سپیکر! And that day Member may object to any such motion being made unless copies of the Bill have been so made available for three clear days before the day on which the motion is made

جناب سپیکر! آپ اس کے پہلے Words کو دیکھیں And that any Member may object. Whether this Bill has been objected on this ground or not . اس بل کے اسی Ground پر Objection نہیں کیا گیا تھا۔ ٹیکنکل گراؤنڈ اور دوسرے گراؤنڈ پر Objection کیا گیا تھا، اس اسمبلی کے آنریبل منسٹر نے بعض باتیں کیں تھیں لیکن انہوں نے اس گراؤنڈ پر Objection نہیں کیا تھا کہ تین Clear days نہیں ہیں، اس لئے اس کو Defer کیا جائے۔ Even then the speaker has right اور نمبر چار جناب سپیکر By clear days mean----

(قطع کلامی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ان کا Point of view یہ ہے کہ Two clear days۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: ٹھیک ہے میں آرہا ہوں اس کی طرف جناب سپیکر! نہیں، وہ Three clear days ہیں، نیشنل اسمبلی میں Two ہیں یہاں پر Three ہیں۔ لیکن جناب سپیکر! Three clear days کا مطلب Three working days نہیں ہے۔ Three clear days, by clear means کہ جو تین دن ہیں یعنی بہتر (72) گھنٹے آپ بہتر دیں گے کہ ممبران صاحبان اس بل کو دیکھیں۔ اس میں اگر آپ اور پیچھے چلے جائیں تو اس میں پھر لکھا گیا ہے کہ وہ امنڈمنٹ بھی ایک دن پہلے دے سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ کہ دو دن وہ اس کا مطالعہ کریں گے اور پھر اس میں امنڈمنٹ دیں گے ایک دن پہلے۔ تو جناب سپیکر! یہ اس کے لئے تو یہ Clear days نہیں Not working days ہیں Clear days means یعنی Twenty four hours یہ Clear day کا مطلب ہے۔ Working days الگ

ہیں۔ اور Working days اگر لکھا ہوتا تو پھر ٹھیک بات تھی لیکن یہاں پر۔ اور دوسری بات جناب سپیکر! کہ Objection raise نہیں کیا گیا کہ ہمیں There-----

(قطع کلامی)

سردار محمد ادریس(وزیر بلدیات و دیہی ترقی): سر! اگر یہ Objection raise نہیں ہوا تو ہم یہ Objection prevail کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم ملک ظفر اعظم صاحب

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ سوال دوسرا رخ اختیار کرتا جا رہا ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ Clear day کا مطلب Working day ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Working day ہے، ہاں۔ جی ہاں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب Holiday کبھی بھی Clear day میں نہیں آسکتا، نہ اس Definition میں آسکتا ہے تو میری عرض یہ ہے کہ Clear day جو ہے وہ Working day ہے اور Objection جو ہمارے آنریبل منسٹر نے---

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں دونوں طرف سے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس آئٹم کو بدھ کے روز کے ایجنڈے پر شامل کیا جائے گا۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you janab speaker.

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنڈے کی طرف آتے ہیں جی۔ جناب شہزادہ گستاسپ صاحب تعمیر سرحد پر۔

شہزادہ گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): تھینک یو، سر! میں---

جناب ڈپٹی سپیکر: شہزادہ صاحب! میری ایک گزارش ہے بلکہ سب دوستوں سے ہے معزز اراکین اسمبلی سے ہے کہ اگر اختصار سے کام لیا جائے تو میرے خیال میں آج تمام ہو سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے سر۔ سر! اس سے پہلے کہ میں اس میں کچھ Views دوں۔ سر! میں اس پروگرام کے بارے میں، جب یہ شروع کیا گیا تھا تو اس کا تھوڑا Back ground بتانا چاہونگا سر۔ جناب! جب 1985ء میں Assemblies بڑے عرصے بعد وجود میں آئیں تو اس وقت Local

کر رہی تھیں اور ممبران ڈسٹرکٹ کونسلز اور لوکل government institutions functions کونسلز کو ان کے اداروں کی طرف سے ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈز مہیا کئے جاتے تھے۔ اور ہر حلقہ میں چونکہ میں خود بھی اس Institution کا ممبر رہا ہوں تو ہر حلقہ میں جو ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر کا حلقہ یا یونین کونسل کا حلقہ ہوتا تھا، اس میں یہ Institution خاطر خواہ کام کرتے تھے، تو جب Assemblies وجود میں آئیں تو یہ سوچا گیا کہ Assemblies کا تو Basic کام Legislation ہی بتایا جاتا تھا اور ویسے بھی لیکن یہ سوچا گیا کہ جب ممبران اسمبلی کہیں پر جاتے ہیں یا کسی گاؤں کا Visit کرتے ہیں یا کسی ایریا میں جاتے ہیں تو وہ لوگ جیسے دوسرے ممبران سے ڈیمانڈز کرتے تھے اسی طرح سے اسمبلی ممبران سے توقع رکھتے ہیں چونکہ یہ بڑے اداروں کے ممبرز ہیں تو یہ زیادہ مسائل حل کر سکیں گے تو 1985ء میں ایک مطالبہ صوبائی سمبلی سے Unanimously اٹھا اور اس میں یہ کہا گیا کہ ممبران اسمبلی کو بھی ایسے فنڈز فراہم کئے جائیں تاکہ ترقیاتی کاموں کی وہ جو نشاندہی کریں تو ان فنڈز میں سے وہ Meet کئے جا سکیں تو اس وقت کے وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو صاحب نے آٹھ نکاتی پروگرام کے نام سے ایک فنڈ کا اجراء کیا جو پچیس لاکھ روپے کے حساب سے ہر ممبر کو ترقیاتی کاموں کے لئے دیا جاتا تھا تو جناب والا! میں گزارش کروں کہ اگر 1985ء کے ان فنڈز کے استعمال کو دیکھا جائے اور مختلف حلقوں میں آپ جائیں، آپ اس وقت کے ممبران کی اگر ترقیاتی سکیمز کو دیکھیں تو میں آپ کو وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان فنڈز کا اتنا صحیح استعمال ہوا کہ اللہ کے فضل و کرم سے آج بھی وہ منصوبے نظر آتے ہیں۔ وہ آٹھ نکاتی پروگرام جو تھا وہ ایک ترقیاتی انقلاب اس ملک میں لے آیا اور اللہ کے فضل و کرم سے ہر حلقہ بنیادی طور پر ترقی کرنے لگ پڑا

کیونکہ وہ مسائل جو بڑے ایوانوں کے علاوہ نہیں اٹھائے جا سکتے تھے، علاقے کے عوام اپنے ممبر سے وہ مسئلے حل کروانے کے لئے ان کے گھروں تک پہنچتے تھے، ان کے دفاتر تک پہنچتے تھے اور انہیں حل کرواتے تھے۔ اسی طرح سر! وہ فنڈز بلا امتیاز اپوزیشن اور گورنمنٹ کے تمام ممبران کو مہیا کئے گئے۔ اسی طرح 1988 میں سر، اس وقت کی حکومت نے، ہم دو چار پانچ پرانے ممبرز یہاں پر بیٹھے ہیں، جن میں قائد ایوان بھی شامل ہیں، ہم سارے وہاں پر بیٹھے تھے اور Community up lift programme کے نام سے اسی فنڈ کا پھر اجراء کیا گیا اور پھر سے وہ تسلسل جاری رہا۔ اسی طرح آگے چلتے چلتے کبھی تعمیر وطن

پروگرام اور اب اللہ کے فضل و کرم سے تعمیر سرحد پروگرام کے نام سے یہ فنڈز ہمیں مہیا کئے جارہے ہیں۔ جناب والا، ترقی ہر ایک علاقے کا حق بنتا ہے۔ ہمارا صوبہ پسماندہ ہے اور ہمارے صوبے کے لوگ غریب ہیں۔ انکی رسائی پشاور تک یا حکومت کے بڑے ایوانوں تک بڑی مشکل سے ہوتی ہے۔ ان کے لئے سر، اس وقت کی حکومت یا اس وقت جو انفراسٹرکچر بنایا گیا اس میں ایک Base اس پروگرام کا بنایا گیا، اس کو Legal کرنے کے لئے ایک طریقہ کار سب سے پہلے 1985 میں صوبہ سرحد میں اسکا اجراء کیا گیا۔ جس کا نام تھا District Development Advisory Committees اس میں تمام ممبران صوبائی اسمبلی بیٹھ کر اپنی سکیمز کو ڈسکس کرتے تھے۔ وہاں پر ADP کی Allocation ہوتی تھیں۔ انہیں ڈسکس کرتے تھے۔ آپس میں افہام و تفہیم سے بیٹھ کر اپنے علاقوں کے اضلاع کی ترقی کے لئے کام کرتے تھے اور یہ پروگرام جسے کمیونٹی اپ لفٹ پروگرام یا جسے تعمیر وطن پروگرام اور اب جسے تعمیر سرحد پروگرام کہا جاتا ہے، یہ اس فورم پر ڈسکس ہوتا تھا اور اسے وہ ادارہ جو ایک لیگل ادارہ تھا، ایک ایکٹ کے تحت قائم ہوا تھا، وہ اسے Legal Sanction فراہم کرتا تھا اور اس پروگرام کی Legal Sanctity ہوتی تھی۔ وہ ایک فورم Provide کرتا تھا اور اسے Legal Cover بھی دیتا تھا اور سر، میں آج یہاں آپکے سامنے کھڑا ہوں اللہ کے فضل و کرم سے اللہ کی مہربانی سے، جس حلقہ سے میں ممبر ہوں، وہاں سے ہماری دو بہنیں بھی ممبرز ہیں اور اس اسمبلی میں بیٹھی ہیں اور یہ بھی یہاں پر ایک بڑی اچھی بات ہوئی پہلے کہ اس دفعہ ہماری بہنوں کو بھی ہمارے جتنا ہی فنڈ مختص کیا گیا ہے یہ ایک بڑی اچھی روایت ہے ہمیں بڑی خوشی ہے اس پر۔ (تالیاں) اب جو ہم تین ممبرز یہاں پر بیٹھتے ہیں۔ ہم ممبرز ہیں آپس میں ہمارا گہرا رابطہ ہے گہرا واسطہ ہے کیونکہ ہم ایک علاقے کے ممبرز ہیں۔ لیکن آپ یقین مانیں جناب والا، مجھے یہ پتہ نہیں کہ میری ایک بہن کونسی سکیم رکھ رہی ہے، مجھے یہ پتہ نہیں۔ دوسری ممبر صاحبہ کونسی سکیم بناتی ہیں اور میں خود جو سکیم بناتا ہوں وہ ان سے Contradiction میں تو نہیں۔ کوئی ایسا فورم نہیں ہے جہاں پر ہم بیٹھ کر یہ کہہ سکیں۔ کہ ایک بہن اگر سڑک بنا رہی ہے، دوسری بہن اگر ایک پل بنا رہی ہے تو میں کسی اور چیز کے لئے پیسے مختص کروں، کوئی فورم نہیں ہے سر Duplication ہوگی، Contradiction ہوگی اور یہ پروگرام اس وجہ سے شاید ناکام ہوا اور اتنا مؤثر نہ ہو سکے جتنا ہونا چاہیئے سر! ہمارا صوبہ غریب ہے ہم

Time waste نہیں کر سکتے ہم Waste نہیں کر سکتے۔ پیسہ حکومت کا۔ ہمیں شروع سے ایسی بنیاد رکھنی ہے، آج اچھی بات ہے چیف منسٹر صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ ہمیں آج ایسی بنیاد رکھنی ہے جس میں کل کے لئے ایک اچھی عمارت تشکیل پا سکے۔ آج اگر ہم کو Haphazard فنڈز تو مل رہے، فنڈز مل رہے ہیں۔ یہ بات نہیں ہے کہ وہ حکومت ہے اور یہ اپوزیشن ہے ہم سب اس اسمبلی کے ممبرز ہیں، اس ایوان کے ممبرز ہیں اور ہمیں یہ فنڈز صرف اس لئے مل رہے ہیں کہ ہم اس ایوان میں بیٹھتے ہیں۔ اگر ہم اس میں نہ بیٹھے ہوں تو ہمیں یہ فنڈز نہیں ملیں گے۔ تو ان فنڈز کا استعمال ہمارے فرائض میں شامل ہے کہ یہ صحیح ہونا چاہیئے۔ اگر Haphazard استعمال ہوا فنڈز کا تو یہ بڑا نقصان ہوگا۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا تھا، سر! یہ چھوٹی سکیموں کے لئے پیسے ہیں ان میں بڑے بڑے ٹینڈرز، بڑے بڑے معاملات نہیں آ سکتے۔ ان میں ہم چھوٹے چھوٹے گاؤں کے مسائل، Problems کو حل کریں گے۔ سر! 1985 کے بعد سے آج تک ایک سسٹم تھا جسے کہتے تھے پراجیکٹ کمیٹی سسٹم، پراجیکٹ کمیٹیز کے زمانے سے، یہ گواہ ہیں خود جو آج حکومت میں ہیں ظفر اعظم صاحب ہیں چیف منسٹر صاحب ہیں ہم سارے ممبرز تھے۔ آپ یقین مانیں اگر نگرانی ٹھیک ہو۔ اگر خیال ٹھیک کیا جائے Writ حکومت کی مضبوط ہو اور قانون کی عمل داری ہو تو آپ یقین مانیں ہمارے پسماندہ اور غریب لوگ ہیں اگر ان کو پچاس ہزار روپے بھی اپنی Development کے لئے ملیں تو وہ اتنی محنت سے کام کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب، کہ میں کہتا ہوں وہ دو لاکھ روپے کا کام پچاس ہزار روپے میں کر دینگے۔ (تالیاں) لیکن چونکہ یہاں پر Red Tapisim یہاں پر وہ پروگرام جو عوامی فلاح کے لئے شروع کئے جاتے ہوں، جن میں علاقے ترقی کرتے ہوں اور جن میں کچھ طبقوں کا کچھ لوگوں کا ہاتھ نہ پڑ سکتا ہو، وہ اس پروگرام میں ہزار ہا کیڑے نکالتے ہیں اور اس پروگرام کی ایک بھیانک تصویر پیش کرتے ہیں۔ غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ انسانوں سے لیکن وہ غلطیوں کی بڑی بھیانک تصویر پیش کرتے ہیں۔ وہ اچھائی کو کبھی اجاگر نہیں کرتے اس لئے ہمارے یہ اچھے پروگرام فیل ہو جاتے ہیں۔ میں یہاں پر یہ درخواست کرونگا کہ پراجیکٹ کمیٹیز کے سسٹم کا بھی اجراء کیا جائے یہاں پر ٹینڈرز اور پھر کمیشن، کمیشن در کمیشن یہ اس پروگرام میں سے Afford نہیں ہو سکتے اور ان دیہاتی لوگوں کو جنہوں نے ہمیں یہاں پر بھیجا ہے اور جنہیں ترقی کی اشد ضرورت ہے، انہیں پیسے دیئے

جائیں تاکہ وہ اپنی سڑک اگر پچاس ہزار روپیہ ہم دیتے ہیں تو وہ پچاس ہزار روپے اپنے سے ڈال کر کام کر سکیں۔جناب والا! دومنٹ اور لونگا۔ یہاں پر صوبائی حکومت کے سربراہ بیٹھے ہیں، یہاں پر ایک غلط تصویر پیش کی جارہی ہے اور میں سمجھتا ہوں وہ سارے صوبے کا نقصان ہے۔ یہ اس بات کو سمجھیں گے اچھی طرح کہ یہ فورم جو ممبرز کا ہے، اسکی تشکیل انتہائی زیادہ ضروری ہے اسے چاہیئے کوئی بھی آپ نام دے دیں، اسے کوئی بھی نام دے دیں لیکن اس کے پیچھے Legal Sanction کی بھی ضرورت ہے کیونکہ ہم نے دیکھ لیا ہے ایک دن ایسا آتا ہے، ایک دن ایسا آتا ہے کہ جس میں ہمیں اپنی باتوں کا جواب دینا پڑتا ہے۔اگر جن چیزوں کی Legal sanction نہیں ہوگی، جو چیزیں کسی ایکٹ کے نیچے نہیں ہونگی، جنہیں قانونی تحفظ حاصل نہیں ہوگا، تو کل کیلئے وہ ہم سب کیلئے پرابلم بنے گی اور ہم صوبائی اسمبلی کے ممبرز ہیں، ہم خواہ کسی بھی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں، ہمارا ایک ہی منشور ہے۔ ہمارا وہ منشور ہے کہ جن غریب لوگوں نے ہمیں اس ایوان میں اپنی نمائندگی کیلئے بھیجا ہے،، ان کی ترقی کیلئے کام کریں، اپنے دین کیلئے کام کریں۔یہی میری گزارشات ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ جی۔ جناب سید مظہر علی قاسم صاحب۔

<u>سید مظہر علی قاسم:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ تعمیر سرحد کے حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ صوبائی حکومت کا ایک بہت ہی محسن اقدام ہے اور اس میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کا جو Personal interest ہے وہ بھی قابل ستائش ہے۔ میں اس پروگرام کے اندر صرف شنگل روڈ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں ایک Positive list اور ایک Negative list دی گئی اور Negative list میں ایک شنگل روڈ رکھا گیا جناب۔ شنگل روڈ، چونکہ ہم پہاڑی علاقوں کے رہنے والے لوگ ہیں تو وہاں پر روڈ سب سے Basic need ہے، وہاں پہاڑوں کے اندر لوگوں کے گاؤں تک پہنچنے کیلئے، ہم نے اپنی وہاں کے لئے جو سکیم بنائی ہے تو ہم نے مختلف علاقوں کے اندر روڈز رکھے ہیں۔ جس طرح سب نے یہاں پر بار بار کہا کہ ایک پیچیدہ طریقہ کار سے گزرتے ہوئے یہاں پر آئے تو انہوں نے وہ سب روڈز کاٹ دیئے۔ یہاں پر لوکل گورنمنٹ والوں کے ساتھ ہماری بحث ومباحثہ ہوا، انہوں نے انجینئرز کو بلایا جنہوں نے پی سی ون تیار کئے تھے اور انہوں نے ان سے Explanation call کی کہ بھئی شنگل روڈ Negative list میں آپ نے

کس طرح Approve کئے۔ تو جناب والا! انہوں نے ان کو بالکل Clear cut explanation دی کہ شنگل روڈ اور کچے روڈ میں فرق ہے۔ روڈ کے اوپر جو بجری ڈالی جاتی ہے اس کو شنگل کہتے ہیں اور پہاڑی علاقوں کے اندر اس پر بجری نہیں ڈالی جاتی صرف Cutting کی جاتی ہے۔ پہاڑی علاقوں کے اندر کوئی بھی پکا روڈ یکدم بن نہیں سکتا۔ پہلے ہمیشہ کچا روڈ، Technically کچا روڈ پہلے بنے گا اور پھر اس کو تین سال چھوڑیں گے اس کے بعد اس کے اوپر Black top یا کچھ بھی آگے سسٹم کرنا پڑے گا تو میری آپ کے Through منسٹر لوکل گورنمنٹ چونکہ مصروف ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سرفراز خان کی طرف سے بھی یہ تجویز آئی تھی۔ ظفر اعظم دا نوٹ کړئ تا سو خان سره۔ ظفر اعظم صاحب د دوئ دا خبره خان سره نوټ کړئ۔

سید مظہر علی قاسم: اور ہماری درخواست ہے حکومت سے کہ شنگل روڈ اور کچا روڈ میں چونکہ Technically difference ہے تو اس Negative list میں کچا روڈ نہیں ہے تو ہماری سکیمز جو 30,30 لاکھ کی ہیں وہ تو Approve ہوئی ہیں لیکن 20,20 لاکھ کی وہاں پر پڑی ہوئی ہیں اور اس کے اندر Un-necessary delay ہو رہا ہے تو میری یہ ایک گزارش تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، مہربانی۔ جناب قلندر خان لودھی صاحب نہیں ہیں، جناب قاضی محمد اسد خان صاحب۔ محترم جناب قاضی محمد اسد صاحب نہیں ہیں۔

قاضی محمد اسد خان: نہیں جناب میں موجود ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا۔ اچھا۔

قاضی محمد اسد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں۔۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: بِسۡمِ اللّٰہِ او وایه۔ بِسۡمِ اللّٰہِ او وایه۔

قاضی محمد اسد خان: میں نے دل میں بسم اللہ پڑھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زبان سے بھی بولیں۔

قاضی محمد اسد خان: میں نے پڑھ لیا ہے جی۔ سورت بھی پڑھ لی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا۔ جی شکریہ۔

قاضی محمد اسد خان: مسٹر سپیکر! تعمیر سرحد کے جو پراجیکٹس ہم نے دیئے تھے ان کے لیٹ ہونے سے جو تکلیفیں ہمیں اپنے حلقوں میں Face کرنا پڑ رہی ہیں، میرے خیال میں ہم سب اس سے بخوبی واقف ہیں۔ جو دو تین چیزیں، میرے خیال میں پہلے بھی ان کا ذکر ہوا ہے، وہ میں بھی Repeat کرنا چاہتا ہوں کہ Graveyard کا جو ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم اسے Consider کر سکتے ہیں لیکن وہ ابھی تک، میں نے لوکل گورنمنٹ کے آفس میں جا کر دیکھا ہے کہ وہ Schemes drop ہو چکی ہیں، ساتھ ہی حجرہ یا جس کو کمیونٹی سنٹر کہتے ہیں اس کو آپ پلیز برائے مہربانی Negative list میں سے نکالیں اور ان کو بنانے کی اجازت دی جائے کیونکہ گاؤں کے لوگوں کی اگر ڈیمانڈ ہے اور زمین اس کے لئے موجود ہے تو پھر، یہ میں اپنے ذاتی حجرہ یا ایم پی ایز کے حجرے کی بات نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھی جی۔

قاضی محمد اسد خان: ہم عوامی حجروں کی بات کر رہے ہیں جہاں پر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم سمجھ رہے تھے شاید آپ اپنے حجرے کی بات کر رہے ہیں۔

قاضی محمد اسد خان: نہیں، میں یہ سمجھا تھا کہ شاید مشتاق غنی صاحب میرے حجرے کی بات کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے جی، اپنا ذاتی حجرہ ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: نہیں وہ ظفر اعظم کے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

قاضی محمد اسد خان: مشتاق صاحب نے مجھے دیکھ کر پھر اس پر اشارہ کیا تو میں نے کہا۔ نہیں جی۔

Mr. Deputy Speaker: Okay Jee.

قاضی محمد اسد خان: ایم پی ایز کے حجرے کی بات نہیں ہو رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا سر آگے چلیں۔

قاضی محمد اسد خان: ساتھ ہی سکول کیلئے میں نے Playground کیلئے Dressing room کا کہا تھا اس کو بھی منع کر دیا گیا۔ اس کے لئے اپنے سکول کے کلاس رومز کو Dressing rooms بنا سکتے ہیں، Dressing room وغیرہ جہاں پر بچوں کو اپنے لئے Change of dressing وغیرہ کی Facility مل جائے اس پر بھی پابندی ہے برائے مہربانی اس کو اٹھایا جائے اور خاص کر آخری بات جو بڑی

ضروری ہے اور اس کے جو بنیادی قوانین تھے اس میں بنائی گئی تھی کہ پچاس ہزار روپے سے وہ کم نہ ہو۔ میں جناب سپیکر، ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ مثال کے طور پر میرے حلقے میں ایک کنواں ہے، جس پر 35 ہزار روپے کا خرچ ہے تو وہ وہاں پر Reject ہو گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں اس کو پچاس ہزار روپے لکھتا تو وہ Accept ہو جاتی تو ان چیزوں پر براہ مہربانی جب آپ غور کریں تو ان کو Allow کریں، یہ پیسوں کی بچت ہے۔ اس لئے اگر پیسوں کی بچت کیلئے 35 ہزار رکھتے ہیں، یہ شرط نہیں ہونی چاہیئے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ سی ایم صاحب کا جنہوں نے بلا امتیاز سب کیلئے پچاس پچاس لاکھ روپے کے فنڈز مختص کئے۔ سب کیلئے خواتین کو بھی پچاس پچاس لاکھ ملے ہیں۔ یہاں پر سب اراکین نے یہی بات کی کہ اسکے طریقہ کار کو آسان اور سہل بنایا جائے تو ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ جتنا آسان اور سہل ہو اتنا ہی اچھا ہے۔ اس میں جتنی پیچیدگیاں ہیں ان کو آسان کیا جائے۔ اس میں میں یہ سفارش کرنا چاہتی ہوں کہ موجودہ ہاسپٹل میں مطلوبہ جو Equipments ہیں اگر ان کے لئے بھی اجازت مل جائے، ویسے یہ تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ یہ سہولیات مہیا کی جائیں لیکن ہم اس میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر ہم اپنے فنڈز میں سے جو BHU یا RHC ہاسپٹلز میں، اکثر جنوبی اضلاع میں جو ہاسپٹلز ہیں ان میں اگر ڈاکٹر موجود بھی ہوں تو یہ سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے وہ Helpless ہوتے ہیں، مریضوں کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ تو ہم یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ اگر ہمیں یہ اجازت مل جائے کہ ہم اپنے فنڈز میں سے ہاسپٹلز میں یہ Requirements پورے کر سکیں اور وہاں کے لوگوں کو یہ سہولت مل جائے ہمارے ہی فنڈز سے تو یہ بہتر ہوگا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، مہربانی۔ محترم جناب عبدالماجد خان صاحب

جناب عبدالماجد: جناب سپیکر صاحب! زۀ (تالیاں) د وزیر اعلیٰ صاحب د اعلیٰ ظرفئ او د اخلاص ډیر زیات شکر گزار یم چې هغوي صرف د دغه د پاره نه، د ممبرانو دخپل پارټۍ د پاره نه بلکه د ټولو د پاره ئے مساویانه فنډ او بیا ورسره ورسره زنانه ته ئے هم د هغوي حق ورکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او دیکښې Discrimination نشته۔

جناب عبدالماجد: دا ډیره لویه خبره ده۔ په دے فنډ کښې زه یو ګزارش کوم چې یو پر اسراره لاس یو نامعلوم لاس په یو داسې طریقه باندې کار کوی چې په دیکښې رخنه اچوی خو زه دا نه شمه وئیلې۔ دا هم نه ده چه ګنی زمونږه ناتجربه کاری ده خو بهرحال یو پر اسراره لاس په دیکښې کار کوی بهرحال زمونږه وزیران صاحبان به په دے باندې ښه نوټس واخلی۔ دویمه خبره زما جناب دا ده چې دا شهزاده صاحب دے خبرے ته دا زور ورکړو چې د شنګل روډ، د شنګل روډ جناب که چرے په دے ټول فنډ باندې مونږه کار کوؤ نو څلور کلو میټره سړک پرے نه شو جوړولے۔ خو داسې علاقے شته چې هغه کم از کم شل شل کلو میټره او دیرش دیرش کلو میټره او سل سل کلو میټره کار کولے شې نو که داسے یو اجازت ورکړے شی۔ د شنګل یا د کچه روډ نو دا به جناب عالیٰ یو ډیره لویه فائده مند خبره وی۔ دریمه خبره دا ده جناب چې زمونږه ډیر ممبران د یو واقعه نه خبر نه دی۔ لږ کسان د دے نه خبر دی چې هغه به مونږ په پراجیکټ کمیټی باندې مخکښې کار کولو لکه یو ټهیکه ده په هغې کښې خو لازماً دغه کمیشن به هم ځی ټهیکیدار به هم څه ګټی د هغې دغه به هم کیږی که چرے په پراجیکټ کمیټی باندې مونږه دا توکل اوکړو جی دے نه مخکښې مونږ کړے دے جی نو د یو لاکهه روپو کار چې به مونږ کولو نو هغه به په چالیس پچاس هزار روپے مکمل کیدو۔ یو بل ګزارش په دیکښے دا کوم جناب چه ما یو ځل وزیر اعلیٰ صاحب ته دا ګزارش هم کړے وو چه مونږه ته د جنازګاه د پاره هم، دویمه خبره دا ده چې دا خو ستاسو په مخکښې صاحب ته وائیم چې په یو علاقه کښې داسے خلق راغلی دی او آباد شوې دی چې هغوې ته د قبرستان ډیر لوئے تکلیف وی۔ څوک وائ چې دے قبرستان ته به دا مړے نه راوړے او څوک وائ چې دے ته به ئے نه راوړے۔ د بهر نه راغلے خلق وی نو هغوې د پاره که چرے په دے فنډونو کښې یو ډیره لږه غونډې حصه په دیکښې کیښودے شې نو جناب عالیٰ دا به یو ډیره لویه ښیګړه جوړه شې۔ د فائدے خبره وی۔ د غریبانو د پاره به ډیر لوئے د فائدے خبره وی۔ ډیره ډیره مهربانی شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ڈاکٹر سلیم صاحب۔ محترم جناب ڈاکٹر محمد سلیم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیره زیاته شکریه چې تاسو ما له په تعمیر سرحد پروګرام د وینا اجازت اوکړو۔ ډیر لږ ټائم به اخلم۔ زما دے ملګرو د نثر په ژبه کښې خبرې اوکړے زه به د نظم او شعر په ژبه کښې دوه څلور خبرې اوکړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضرور۔ (قہقہے) دا به ډیره ښه وی ---

(تالیاں)

ڈاکٹر محمد سلیم: هغه یو شاعر وائ چې

آہ کو چاہیئے ایک عمر اثر ہونے تک

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن

خاک ہو جائیں گے ہم تو کو خبر ہونے تک

جناب ڈپٹی سپیکر: خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک۔

(قہقہہ)

ڈاکٹر محمد سلیم: اؤ هم دغه شاعر دے ، په بل ځائے کښې وائ ، چې

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

نو جناب سپیکر صاحب! دوئیم Financial year روان دے ، اؤ پکار ده چې دا ړومبنی فنډ مونږ ته د جون نه مخکښې ملاؤ شوې وے اؤ مونږ د جون نه مخکښې Utilize کړې وے۔ چیف منسټر صاحب خو دومره لویه مهربانی کړې ده اؤ مونږه د هغه ډیر زیات مشکور یو چه اپوزیشن له اؤ ټریژری بینچز له ئی ټول یو هومره فنډ ورکړو۔ اؤ کوم چې په ووټ راغلے وو، یا کوم د ممبرانو په ذریعه راغلې وو، لکه زۀ د Female خبره کوم۔ ټولو له ئی یو هومره فنډ ورکړو۔ نو دغه خو مونږ د هغوئ شکریه ادا کوؤ نو د ماجد خان دا خبره به نه هیروو چې یو پراسرار لاس شته دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شته دے۔

ډاکټر محمد سلیم: چې دا سکیمونه زمونږDelay کوی۔ تاسو اوګورئ، زمونږ اسمبلئی دا ړومبنی ځل نه دے اؤ زما سکیم ماته واپس راشي چه یره دا بیا اوکړو۔ چې زه ئی بیا ٹھیک کړم نو بیا راله راشي چې دا بیا ----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: څه، څه مطلب؟ زما په خیال ډاکټر صاحب۔ تاسو ډاکټر صاحب! تاسو چې کوم شعرونه اووئے، هغې جامع وو۔

ډاکټر محمد سلیم: ښه جی۔ اؤ جی، بس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه جامع دی جی۔

ډاکټر محمد سلیم: نور د غه خبره نه کومه جی۔ صرف دومره وئیم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وخت لږ دے ما وئیل چې بس۔

ډاکټر محمد سلیم: نه جی، نو ما خو پینځه منټه نه دی اغستي کنه جی۔ پینځه منټه حق خو م دے کنه۔ هغظ Hare and tortoise هغه قصه به کیده چې Slow and steady wins the race. نو هغه زمانه تلې ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ښه جی۔

ډاکټر محمد سلیم: هغه یو دوه کسان وو خپلو کښې خبرظ کوے، هغه یو ورته وئے چې Rome was not built in a day. هغه بل ورته وئیل چې Because, I was not the contractor. (قہقہے) دا ایتمی دور دے، د یکښې به ډیر په تیزئی سره کار کوؤ نو هله به ترقی کوؤ۔ یو 140 ساله جاپانې وو، ما ورسره ګپ لګوؤ چه ډیر بوډ ها ئے اؤ ولے ورځ او شپه کار کوے؟ هغه راته اووئے چه د ځان د پاره کار نه کوم، I am doing it for the nation. نو پکار دا ده چې مونږ ورځ اؤ شپه محنت شروع کړو۔ کار کوؤ۔ آؤ دا کار زر تر زره سر ته اورسوؤ۔ آخری کښې زه دا خبرې په دے یو بل شعر باندې ختموم، تاسو ټائم نه راکوئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ارشاد،ارشاد۔

ڈاکٹر محمد سلیم: تیرے وعدے پر جیئے ہم تو یہ جان چھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا جی۔ دا دوه درے ملگری زمونږه پاتې دی خو وخت ډیر لږ دے نو زه ویم چې دوئ----

جناب حبیب الرحمان: جی زه یو دوه درے ټیکنیکل خبرې کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، بیا داسے کار اوکړئ، دوه دوه منټه یو یو کس له ورکومه، په دوه منټه به زۀ ټلئی بیا وهم۔ جناب عتیق الرحمان صاحب۔

جناب عتیق الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔شکریه‌زه جناب سپیکر صاحب ستا سو مشکور یم چه ماته مو په تعمیر سرحد پروګرام باندې د تقریر کولو موقع را کړه۔ ټولو نه مخکښې خو زه د جناب وزیر اعلیٰ صاحب، انتهائی زیات مشکور یم۔ چې هغه دا فرق ختم کړو چه اپوزیشن آؤ د ګورنمنټ څه هغه وی۔ ټولو معزز ممبرانو ته ئی پچاس پچاس لاکھ روپے فنډ اعلان اوکړو۔ دا د ده ټولو نه غټ اقدام دے۔ چې کله وزیر اعلیٰ صاحب اعلان اوکړو۔ هغې نه بعد بیا دومره غټ Procedure چې څنګه ډاکټر صاحب اؤ ماجد خان خبره اوکړه چې دیکښې یو پراسرار لاس دے۔ هغې نه بعد خو پکښې څه پاتے نه شو۔ هغې کښې ډی ډی سی، بیا هغې نه بعد لوکل ګورنمنټ۔ بیا هغې نه بعد چیف منسټر صاحب نه حئ۔ نو پکار خو دا ده چې دا طریقه کار ئی ډیر شارټ کړے وے آؤ اعلان نه بعد پکار دی چه ډسټرکټ ګورنمنټ ته یا ډی سی او صاحب ته دا فنډ ورکړې شوې دے چې هغې باندې کار شروع شوې وے۔ نه که ئے دا دومره Lengthy Procedure جوړ کړے وے او په هغې کښې، دا شانتے پرارسرار لاسونه دی چې هغه ئی رو رو Delay کوی، Delay کوی۔ او ډاکټر سلیم صاحب خبره چې دا خو مونږ ته پکار ده چې د جون نه مخکښې دا فنډ ریلیز شوې وے۔ خو دویمه مونږه خلقو دلته راليږلے یو،نو پکار دا وه چې زمونږه د مرضئی په مطابق، دا څه خبره شوه چه قبرستان به پکښې نه وی، شنګل روډ به پکښې نه وی۔ اؤ دا سکیمونه واپس کړه دیکښې پچاس هزار اؤ جنازه ګاه۔ دا خو زمونږه Headache دے چه مونږه

پکښې کوم شے ان کوؤ او کوم شے ترینه اوبا سو۔ مونږ ته پته ده چې کوم ځائے کښې کوم Problems دی۔کوم Requirements دی۔ هغې نه بعد 2002ءاو 2003ء کښې پچاس لاکھ روپے دے۔2003 ء ۔2004 کښې، ایوان کښې د دوئ وعده اوکړه چې دا یو کروړ دی۔ نو مونږ ته خو هغه پچاس لاکھ اوسه پورے نه دی ریلیز شوې۔ زه بیا هم دلته کښې ویم چې مونږه د لیډر آف دی هاؤس ډیر زیات مشکور یو چې هغې مونږ ته فنډ راکړو۔ بیا پکښې دے دا شان خلق شته دے چې هغې پکښې رکاوټ جوړیږی۔یا خو د لیډر آف دی هاؤس دا او وائی چې دا فنډ زه نه ورکوم۔چې راکړے ئی دے بیا خو پکار دے چې مونږ نه ریلیز شی۔ بیا خو پکښې څه بله خبره پاتې نه شوه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شو (اس موقع پر ڈپٹی سپیکر صاحب نے گھنٹی بجائی)

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر! یو منټ به اخلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس جی،بس جی بس جی۔جناب میاں نثار گل صاحب۔ د پراجیکټ کمیټیانو خبره۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب! دوه منټه به اخلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه جی بس ټائم لږ دے۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر! د پراجیکټ کمیټیانو خبره چه هغې کښې پانچ Percent۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا خبره هغې دا پراجیکټ کمیټیانو، پراجیکټ کمیټی بس اوشوه کنه جی۔

جناب عتیق الرحمان: هغې کښې جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ته هم د هغې تائید کوے کنه۔

جناب عتیق الرحمان: مونږه تائید کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شو جی۔

جناب عتیق الرحمان: او پر زور مطالبه کوؤ چې دغه شان د هغې اوشې تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شو جی۔ میاں نثار گل صاحب۔ شکریہ۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، آج جو موضوع ہے وہ تعمیر سرحد پروگرام ہے۔ آپ نے تو مجھے دو منٹ دیئے ہیں ویسے میں حقدار ہوں کہ As a parliamentary leader میں اس پر دس منٹ بھی تقریر کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (قہقہہ) آپ ایک گھنٹہ بھی کر سکتے ہیں لیکن ٹائم کا خیال رکھیں۔

میاں نثار گل: نہیں، میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن پھر بھی قائد ایوان، ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اپنا حق دو منٹ کے لئے لا کر اس پر تھوڑا وہ کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! تعمیر سرحد پروگرام جس پر جب سے یہ اسمبلی آئی ہے، اس پر بحث و مباحثہ ہو رہا ہے اور ہر سیشن میں اس پر باتیں بھی ہوتی ہیں اور ہمارے جو پیارے منسٹر سردار ادریس صاحب ہیں انہوں نے بھی ہمارے ساتھ ہر جگہ پر اٹھ کر یہ کیا ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ ایک مہینے کے بعد یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ہم قائد ایوان کے بھی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپوزیشن کو اور ساتھ جتنے بھی اور ممبران اسمبلی ہیں، جن میں خواتین بھی شامل ہیں، ان کو پورا حق دیا۔ اور ہم نے اپنے حلقے میں اعلان بھی کئے ہیں۔ ادھر ہم نے کہا ہے کہ ہم نے آپ لوگوں کے لئے یہ یہ روڈز بھی بنانے ہیں۔ لیکن آج کہا جا رہا ہے کہ کوئی خفیہ ہاتھ ہے جو اس سکیم کو ناکام کرنا چاہتے ہیں۔ تو خفیہ ہاتھ، قائد ایوان بھی بیٹھے ہوئے ہیں، سردار ادریس صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور اتنے ایم پی ایز بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا یہ خفیہ ہاتھ ہم کنٹرول نہیں کر سکتے۔ خفیہ ہاتھ پر ہم ہاتھ ڈالیں۔ تو وہ جو بھی ہیں کہ۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب! میں میاں صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ خفیہ ہاتھ کی نشاندہی بھی کر سکتے ہیں۔

میاں نثار گل: مجھے موقع دیا جائے، مشتاق غنی صاحب! مجھے موقع دیا جائے۔ دوسری بات، آج جو ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر! یہ کہا جا رہا تھا کہ جس طرح شہزادہ صاحب نے کہا، میں نے ادھر Calculate کیا ہے کہ میں اپنے حلقے کے لئے 2002-2003 پچاس لاکھ لے کر جا رہا ہوں لیکن یہ غلط ہے، میں اپنے حلقے کے

لئے پچاس لاکھ روپے نہیں لے کر جا رہا۔ میں اپنے حلقے کو جناب سپیکر! Sixty two percent پر پچاس لاکھ روپے لے کر جا رہا ہوں۔ اس لئے کہ سنا جا رہا ہے کہ اس فنڈ میں 18% کمیشن لیا جا رہا ہے۔ سنا جا رہا ہے کہ اس فنڈ میں ان کو 5% Dress بھی دیا جائے گا۔ سنا جا رہا ہے کہ اس فنڈ میں Contractors کا 15% Profit بھی ہو گا۔ تو آپ Calculate کریں کہ میں اپنے حلقے کو 62% فنڈ لے کر جا رہا ہوں۔ میں 100% نہیں لے کر جا رہا۔ جناب سپیکر! یہ بڑی مدلل سی ایک بات ہے جو میں کرنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ کمیونٹی جس طرح انہوں نے کہا کہ کمیونٹی اگر یہ کام کر دے تو جو گاؤں کمیونٹیز ہوتی ہیں وہ اتنی ذلیل یا اتنی خوار ہوتی ہیں کہ اپنے گاؤں کے جو فنڈز وہ لگا رہے ہوتے ہیں وہ غلط طریقے سے خرچ کر دیتے۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں اگر وہ 10,15% لگاتے تو کم از کم کام تو Quality کا ہوتا۔ جناب سپیکر! یہ فنڈز ہم لوگوں کے لئے لے کر جا رہے ہیں۔ یہ فنڈز ہم ان لوگوں کے لئے لے کر جا رہے ہیں جن کے لئے ہم آٹھ مہینے سے دوڑ دھوپ کر کے، یہ ایم پی ایز حضرات اس بات کے گواہ ہیں کہ کاغذات، ٹیلی فون کے بل، اپنی گاڑیاں ضلعوں میں دوڑائی ہیں اور ان کے پی سی ون بنوائے ہیں اور پھر بھی دفتروں میں ہم جا جا کر آٹھ مہینے سے سوال کر رہے ہیں کہ جناب والا یہ فنڈز ادھر شفٹ ہونے چاہئیں۔ میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں۔ (مداخلت) سر! میری عرض سنیں گے ایک منٹ بھی نہیں ہوا ابھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منٹ ہوئے ہیں سر۔

میاں نثار گل: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس فنڈ کو اگر مناسب ہو تو کمیونٹی کی سوچ پر کیونکہ حلقے کے عوام کی جو ضروریات ہیں ان پر ہونا چاہیئے اور دوسری بات۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو آپ، باقی بات۔

میاں نثار گل: نہیں، ایک دوسری بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں جس ضلع سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس کو ضلع کرک کہا جاتا ہے اور ہمارے چیف منسٹر اب اس ضلع میں آسانی سے آتے جاتے ہیں۔ ابھی ضلع کرک میں انڈس ہائی وے جو بنی ہوئی ہے، اس پر آتے جاتے ہیں۔ میرا حلقہ، جس ضلع سے میں تعلق رکھتا ہوں، اس میں ابھی Sixty k.m انڈس

ہائی وے گزری ہوئی ہے۔ میرے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ میں ان لوگوں کے لئے پکے روڈز بنواؤں۔ میرے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں، ایجنڈا پر آ رہا ہوں۔ ایجنڈا پر بات کروں گا۔ میرے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ میں ان لوگوں کے لئے۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی هاں، دا مداخلت نه دے پکار جی نه No Interruption جی، No, No جی جی۔

میاں نثار گل: کہ میں ان لوگوں کے لئے پکے روڈز بناؤں۔ تو میرے حلقے کے لوگ اب بھی انڈس ہائی وے کے لئے اونٹوں پر سوار ہو کر آ رہے ہیں۔ اور پھر بسوں میں سوار ہوتے ہیں۔ نو نو دس دس کلو میٹر تک اونٹ پر سوار ہو کر وہ آتے ہیں۔ میرے پاس وسائل کہاں ہیں۔ میں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: د کرک نه ظفر اعظم صاحب هم راغلے دے۔

میاں نثار گل: میں چیئر سے ریکویسٹ کرتا ہوں اور ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں۔ نگہت اورکزئی صاحبہ نے ایک بات کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (اس موقع پر گھنٹی بجائی گئی) میاں صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! ایک منٹ۔ نگہت اورکزئی صاحبہ نے ایک بات کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! وقت ډیر لږ دے کنه۔ وزیر اعلیٰ صاحب به هم، تقریر کوی کنه۔

میاں نثار گل: اچھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی، شکریہ جی۔

جناب مظفر سید: سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مظفر سید خان، جناب مظفر سید خان۔

جناب مظفر سید: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مختصر۔

جناب مظفر سید: مختصر عرض دے چه څنگه زما نورو ملگرو کما حقه حق ادا کړو د قائد ایوان د شکریه، زه هم شکریه ادا کومه چه واقعی هغوئ د انصاف او د عدل هغه ثبوت ورکړے دے۔ او د دے نه پس زما درخواست دے چې کوم سکیمونه هغه ورکړې شوې دی هغه دے زور په زیر او منلې شی او پی اینډ ډی یا نور څوک دے په هغې کښې هیڅ قسم رکاوټونه نه اچوی۔ ځما د قائد ایوان توجه هم د طرف ته را گرځول غواړمه چه کوم شنگل روډ یا وغیره هر څه چې ورکړے شوې دی۔ نو هغه د هغه زور په زیر هغه شان او منلې شی۔ پراجیکټ کمیټیانو په باره کښې خبره اوشوه په تفصیل او د هغې په فوائدوباندے، نو زما یقین دا دے چې د صوبو د ټولو عوامو په دے کښې فائده ده چې د پراجیکټ کمیټو په ذریعه باندې هغه کار کیږی۔ د فائدے او د نقصان ځی، بحث بار بار اوشو خو بهرحال په آسانه به کیږی، بغیر د کمیشن نه به کیږی۔ خلق به ورکښې خپل Share آو هغه به Contribute کوی آو په آسانه به هغه کار مکمل کیږی۔ د وجه نه ځما درخواست دا دے۔ بهرحال ډاکټر صاحب ډیر په ښائسته شعرونو سره مطالبه کړے ده خو زه هم ډاکټر صاحب ته وئیم چې

غرور دھر کی اس شوق حوادث کی قسم

جناب ڈپٹی سپیکر: واہ۔

جناب مظفر سید: غرور دھر کی اس شوق حوادث کی قسم

ہم نے بھی پیار سے ملنے کی قسم کھائی ہے۔

شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوہو، شکریہ، شکریہ۔ جناب محترم جناب سعید خان صاحب۔ بس دا یو آخری دے بس۔

جناب سعید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ مهربانی سپیکر صاحب، چه ماله مو هم موقع را کړه، زه به تش دوه درے منټه واخلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوه منټه۔

(قہقہہ)

جناب سعید خان: ښه جی، زما نه مخکښې ټول معززین، اراکین د چیف منسټر صاحب د دے خبرې شکریه ادا کړله چه هغوی Discrimination یا څه تفریق نه د کړے۔ زه دیکښې لږ Correction کوم دا Discrimination یا تفریق یو ګورنمنټ کښې هم نه دے شوې۔ ټولو نه یو شان ملاو شوې دی۔نو زه ئی شکریه ادا کوم چې هغوی دا تسلسل برقرار او ساتلو۔ یو خبره جی، درئیم خبره جی، مونږ سره په دے فلور باندے Promise شوې ووچې دا فنډز به Lapse کیږی نه۔ دا د 28 اګست نن نه لس ورځے مخکښې، خط ماله Assistant Coordinating officer چارسدے نه راغلې دے۔ د هغې نه مخکښې یو خط د پلاننګ ډویژن نه وو چې ستا منظور شو، آو دا دے ستا Original چیک نمبر Dully signed- dated 26-7-2003, cheque No هم کړم Quote دے زه به ئی 432992 د هغے نه پس لس ورځے مخکښې مالے دا خط راغلې دے آو دیکښې لفظ استعمال شوې دےReturned of unspent lapsed cheque نو په دے هاؤس کښې، په دے هاوس کښې، په،دے فلور باندې د منسټر صاحب د بلدیاتو هم دا لفظ استعمال کړے وو چې دا به Lapse کیږی نه ماله پهWritten کښې راغلې ده چه دا Lapse شوې دے۔ دا غټ قانونی جرم هم دے آو لهذا ، بلکه خبره داکه د یو Individual cheque bounce back شی نو هغې اوس جرم قرار شوے دے۔ زمادا چیک د لوکل ګورنمنټ سیکرټری هغه سائن کړے وو آو هلته په اکاونټ کښې پیسې نیشته دے۔ دا Bounce back شو، نو د سیکرټری د پاره د دے نه لوئے جرم بل نه شې کیدے نو دوه خبرے شوې جی۔ دریم یو وړوکے خبره می په زړه باندې دا وه جی، زما نه مخکښې په تاریخ آو په نیت آو په Procedure د دے تعمیرسرحد د دے ټولے خبرے اوشوے جی۔ نو ماته پکښې څه پاتے نه شو،زه به دا یو خبره اوکړمه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آو آخری اوکړئی نو۔

جناب سعید خان: آخری خبره اوکړم جی۔ ماچې کله نه اوتھ اغستې دے آو دے اسمبلئی ته راغلې ئم جی نو ما یو څیز محسوس کړے دے۔ چې زمونږه هم، هغه چه څنګه به په خپله حجرے کښې ناست ووم آو۔ د ریکویسټ مثال مو وو هم هغه شان ریکویسټ اوس هم دی زمونږه، که هغه د سټنډنګ کمیټی

Recommendation دی هغه نه آنر کیږی، که هغه ریزولیوشنز دی یا موشنز دی، هغه په وس سره نه آنر کیږی. نوما دے لس میاشتو کښې دا اوګنړله چې ګنی زما تش اختیار په دے پنځوس لکھو روپے دے نور زما هیڅ اختیار نشته. آو د دے نه مخکښې چې زما څه اختیار وو خپله حجره کښې پخوا به هم ناست ووم ټیلی فون ته، آو خلقو ته به ئے منت زاری کوله، اوس هم هغه کوم. یعنی زما که تش په دے ایم پی اے توب کښې لږڅه اختیار زیات شوې وو نو ما هغه اختیار تش دا د پنځوس لکھو د پاره ګنړلو، چې دا پنځوش لکهه روپے هم زما په اختیار نه وی نو بیا زما په اسمبلئی کښے ناسته آو په حجره کښې ناسته بالکل یو شان ده. نو مهربانی دے اوشي چې کم از کم لږ شان مونږه په طریقه باندې دے ځائے کړلے شو. والسلام.

جناب ڈپٹی سپیکر: آخری مقرر دے جی محترم جناب حبیب الرحمن صاحب.

جناب حبیب الرحمن: مهربانی جناب سپیکر. بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ. په تعمیر سرحد باندے زما رونړو په هر اړخ باندے مکمل خبرې اوکړے. زه به په دے ایوان کښې ستاسو په وساطت باندې دے خپلو رونړو یعنی که هغوی په دے طرف دی یا په هغه طرف دی. تلخ غوندے خبرے کول غواړمه. وړومبے خو دا خبره بالکل واضح شوې ده چې زمونږه سی ایم صاحب یو داسې فیاض شخصیت دے چې هغه زما دے ورور اوویل چې دا پخوانے دغه ئے نه دے بحال کړے. پخوا د اپوزیشن او Treasury benches په فنډ کښې د زمکے آسمان فرق وو

(تالیاں) د وړومبي ځل دے چې زمونږ سی ایم یعنی هغوی اقلیتی ممبرانو ته، زمونږه خوئندو ته او زمونږه د دواړو سائیډو رونړو ته برابر فنډ ورکړې دے. خو د ایم ایم اے غټه کارنامه ده او دا د ایم ایم اے د منشور حصه ده چې مونږه به د خلقو سره انصاف، او د بنیادی اصولو په بنیاد باندې دا کار کړې دے. کله چې دوی دا مهربانی اوکړه نوزمونږه د دے طرف رونړو اکثر ووئیل چې زمونږ ډیر لوئے تحفظات دی. دا بالکل زمونږه سره یعنی زه به ترخے خبرې، دواړو طرف ته چې کوم کمې دے هغه به په ګوته کوم ان شاء اللّٰه تعالیٰ چې دا زمونږه سره دهوکه کیږی. مونږ له پیسې نه راکړې کیږی او دا هسې چل ول دے. ورونړو دا اوشوه داسے چې وړومبي مونږه پنځوس لکه چې سیعد خان اووے په هغه کسانو

کښې چې هغوی د حکومت ملګری نه دی۔ مونږ صرف پنځو کسانو ته په وړمبئی ځل باندې چې کوم دے ریلیز او شوو۔ خو ورنړو چې دیکښې وجه دا ده۔ زما وړومبې خبره دا ده چې دا پسیې مونږ ته نه ملاویږی یا د سالانه ترقیاتی پروګرام په حواله باندې سی ایم صاحب ناست دے، مونږه د Treasury benches ته دا خفګان دے چې اپوزیشن له ئے په کروړنو روپئی ورکړې دی او مونږ ئے دغه شان ئے پریښودی یو۔ خوخبره دا ده چې هغوی د خپلې فیاضئی دومره ثبوت ورکړے دے چې څوک دوئ له تلی دی هغه ئے خالی لاس نه دی پریښودے۔

که د اپوزیشن سرے ورغلې دے هغه له ئے په کروړنو روپئی ورکړې دی او که د Treasury benches سړے ورله نه دے تلې هغه له ئے هیڅ نه دی ورکړی نو دا خبره بالکل کهلاو شوې ده خو رونړو په دیکښې زمونږه ګناه دا ده۔ وړومبې Majority of the members do not know how to process their schemesیو په دیکښې اکثریتی ممبران خپل سکیمونو د Process کولو په چل نه پوهیږی۔ ړومبنې خبره دا ده چې مونږ له څه طریقه پکار ده چې مونږ به دا سکیمونه څنګه Process کوو۔ دا به مونږ څنګه جوړو دا اوله نقطه ده چه په دے کښې مونږه نوی یو۔ نو په دیکښې اکثریتی رونړه چې کوم دی په دے طریقه کار نه پوهیږی۔ دوئمه نکته په دیکښې چې کوم Devolved Departments دی۔ زه چه Estimates جوړوم په دیکښې دا څومره سکیمونه چې دی د دےپه پشت باندې ورستو Establishment cost دے۔Establishment castدا د سرکاری محکمو دے او Most of the departments are developed. هغه دډسټرکټ ګورنمنټ انډر دی۔ ځکه مونږ د DDCهغه نکته چه اوچتوو مونږه نه پاګلان یو نه څه لیونی یو، غټ آرډر چې کوم دے دا Establishment castجوړوی۔Developed departmentsکه چیرے مونږ له جوړوی په هغه کښې دا چل دے چې هغې Already۔۔۔ (تالیاں)

(جناب ڈپٹی سپیکر صاحب نے وقت ختم ہونے کی گھنٹی بجائی۔)

زه جی وضاحت د ټیکنیکل خبرو کوم جی۔

<u>جناب خلیل عباس خان:</u> سپیکر صاحب! د یو کلاس روم، کلاس اهتمام اوکړئ چې مونږ، حبیب الرحمان چې څنګه دغه اوکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حبیب الرحمان صاحب! لږ شارټ کړئی جی۔

جناب حبیب الرحمان: دویمه خبره زه جی کومه۔

جناب مختیار علی: دے نے پس ورستو به عبدالعزیز ممبر رکن اسمبلی، دے به هم بیا ------

(قطع کلامی)

جناب حبیب الرحمان: لږ ناکام اوکړه۔ دا خبره تاله کومه۔ نو مونږه ته په Estimates کښې غټ مشکلات دی۔ ځکه چې اکثر زمونږ ډسټرکټ ګورنمنټ فرض کړه، چئیرمین ناظم اعلیٰ اوغواړی، هغوې ته وائی لائن ډیپارټمنټ ته، چې نه به ئے جوړوے دوئ له دغه Estimated Cast، نو زمونږ دا سکیمونه به process کیږی نه۔ مونږ ته غټ مشکل چې کوم دے نو دویم نمبر دغه دے۔د DDC هغه ټهیک ده اوس تاسو اختیارات لږ غونډې بیا DDC ده۔ په Approval کښې د سی ایم نه هیڅ قسم ته آرډر نه دے راغلې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حبیب الرحمان خان! تاسو چې کوم دے کنه دا Devolution plan چې کوم دے یا پروګرام د لوکل ګورنمنټ د آرډیننس، ددے دا تشریح تاسو ډیره په غلطه طرز باندې روانه کړې ده۔ او خبره داده چې صوبائی حکومت دومره بے وسه نه دے۔

جناب حبیب الرحمان: نه جی په غلطه نه ده روانه۔ زه دا نه وایمه Devolved departments مے وئیلې دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تعمیر سرحد باندے راشئی جی۔

جناب حبیب الرحمان: Devolved ډیپارټمنټس مے وائیلی دی۔ زمونږ ورکس اینډ سروسز دا مونږ له سکیمونه جوړوی نو دے وجه باندې دغه راځی۔ دریمه خبره جی داده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،Last

جناب حبیب الرحمان: د ریمه خبره۔ زه هغه پینځو خوش قسمته کبنې زما د ے ورور چې خبره اوکړه چې زما هغه فنډ Lapseشوې د ے۔ د دوی چیک Lapseشوې د ے ، نو فنډ ئے نه د ے Lapseشوې۔ چې Mainد دوی یعنی د د ے وضاحت ځکه کومه دا یعنی ما خو 75%کار ۔۔۔۔۔

(شور)

(جناب ڈپٹی سپیکر نے ممبران کو خاموش رہنے کی گھنٹی بجائی۔)

ما 75%کار په تعمیر سرحد باند ے مکمل کړ ے د ے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حبیب الرحمان! بس جی۔

جناب حبیب الرحمان :اوس د حکومت په سائیډ باندې کوم کمې د ے نوهغه داد ے چې لوکل گورنمنټ، تعمیر سرحد کبنې د وخته نه منصوبه بندی بالکل ٹھیک نه وه کړ ے۔ په د ے وجه باندې د تعمیر سرحد په ځائے باندې دوی تعمیروطن کبنې چیکونه ورکړی وو۔ هغه Revivalد پاره اوس راغلې دی۔زه دوی ته ویم چې دا اے جی آفس او د فنانس په مینځ کبنې یو تسلسل روان د ے۔ زه دوی ته درخواست کومه دا کمې چه کوم د گورنمنټ په سائیډ باندې بالکل د ے ، چې دا د ے دوی یکدم اوباسی او دا بالکل Channelizeکړی۔دا مختصر خبرې دی۔ وآخِرُالدَّعوَانَا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

وزیر اعلیٰ سرحد کی تعمیر سرحد پروگرام پر اختتامی تقریر

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔اب میں محترم جناب اکرم خان درانی صاحب،وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کو Wind up speechکی دعوت دیتا ہوں۔ (تالیاں) جناب اکرم خان درانی صاحب۔

(تالیاں)

جناب اکرم خان درانی(وزیر اعلیٰ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں اس معزز ایوان کے سارے ممبران اسمبلی، میل و فیمیل کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے جس انداز سے یہاں پر اپنے حلقوں اور اپنے عوام کی نمائندگی کی،اپنے صوبے کے حقوق کے لئے انہوں نے متحد ہو کر

آواز اٹھائی اور اپنے صوبے کی روایات کو اپنے سامنے رکھ کر، میرے خیال میں، ملک کے چار صوبے ہیں اور ہمیشہ میرا آپ کے کاموں کے سلسلے میں صوبے کے حوالے سے مرکز کے ساتھ رابطہ ہوتا ہے۔ اور پاکستان کے لوگ، صرف واحد یہ اسمبلی ہے جس سے وہ مطمئن ہیں، تعریف بھی کرتے ہیں اور کا کریڈٹ اور اعزاز آپ کے ممبران اسمبلی کو جاتا ہے لیکن ایک بار پھر آپ سب کا مشکور ہوں اس حوالے سے (تالیاں) کہ آپ لوگوں نے اپنے صوبے کا نام بھی روشن کیا اور پورے ملک کے لئے ایک مثال بھی بنائی کہ وہاں پر جو کچھ بھی ہوتا ہے، آپ کے حوالے سے بات ہوتی ہے اور ان شاءاللہ میرا خود بھی آپ سے وعدہ ہے کہ اس معزز ایوان کا ہر ایک رکن اسمبلی میرے لئے انتہائی قابل قدر ہے۔ ایک جمہوری حکومت کے ہوتے ہوئے اس صوبے کے عوام نے آپ کے حلقوں میں آپ پر اعتماد کیا ہے۔ میں ایک جمہوری حکومت کے ہوتے ہوئے اور جمہوریت پر یقین رکھتے ہوئے اگر میں آپ لوگوں کا وہ احترام نہ کروں جو کہ ایک جمہوری حکومت کے سلسلے میں آپ کا حق ہے تو میں اپنا حق ادا نہیں کروں گا اور میں کبھی بھی یہ کوشش نہیں کروں گا کہ اس معزز ایوان کے ایک رکن کے وقار میں، اس کے حلقے میں اور پورے صوبے میں اس میں کوئی کمی ہو۔ میں نے پورے صوبے میں احکامات جاری کئے ہیں، جتنے بھی ہمارے بیوروکریٹس ہیں، پولیس کے ساتھ زیادہ آپ کا واسطہ پڑتا ہے۔ میں نے یہ ہدایات جاری کی ہیں کہ اگر کہیں بھی کسی معزز رکن اسمبلی کی عزت کا خیال آپ لوگوں نے نہ رکھا اور کوئی بھی جائز کام ہو یہ خود Elected لوگ ہیں، خود جانتے ہیں۔ اپنے مقام کے بارے میں بھی کبھی آپ لوگوں کو ناجائز کام کے بارے میں یہ مجبور نہیں کریں گے لیکن ان کے جائز کام کے بارے میں کہیں کسی قسم کی رکاوٹ برداشت نہیں کروں گا۔ (تالیاں) آج کی بحث چونکہ لوکل گورنمنٹ اور سپیشل گرانٹ کے حوالے سے ہے۔ میرے انتہائی قابل قدر رکن اسمبلی نے ایک بات یہ بھی کی کہ یہاں پر ہمیشہ انصاف ہوا ہے اور یہاں پر ہم پرانے ساتھی کافی بیٹھے ہیں۔ میرے خیال میں میں خود بھی اس اسمبلی کا رکن ہوتے ہوئے میرے حلقے میں یہ ہدایات ہیں کہ ڈسٹرکٹ کونسل سے لیکر صوبائی گرانٹ تک اس کے حلقے میں ایک روپے کا بھی کام نہ ہو (تالیاں) اور میں نے خود تین سال اسی طرح گزارے ہیں کہ میرے حلقے میں نہ ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈ سے کسی نے مجھے رقم دی ہے اور نہ سپیشل گرانٹ، جو ہر ایک ایم پی اے کو ملتا تھا۔ نہ مجھے اس سے حصہ ملا ہے۔ یہ پہلی بار ہے کہ جو بات میں

نے اپنے لئے پسند نہیں کی، میں اپنے معزز ممبران اسمبلی کے لئے وہ پسند نہیں کرتا ہوں۔ (تالیاں) اور ایسی ہدایات ان شاءاللہ میں نے آج تک نہیں دی ہیں۔ نظریاتی اختلافات یہ آپ کا اپنا حق ہے۔ ہر ایک پارٹی کا اپنا منشور ہے اس کے حوالے سے آپ بات بھی کریں گے۔ جائز تنقید کو ہم سنیں گے بھی، برداشت بھی کریں گے اور آپ کی جو جائز بات ہو اس سے ہم اپنی اصلاح بھی کریں گے۔ یہ بھی ہمارا فرض بنتا ہے کہ جو آپ کی جائز تنقید ہو ہم اپنی اصلاح بھی کریں اور ان شاءاللہ یہ کرتے رہیں گے۔ اور یہی باتیں ہیں جو ہم ان شاءاللہ کوشش کر رہے ہیں یہاں پر، نئی روایات بھی لائے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ سابقہ جتنے بھی فنانس منسٹرز ہیں، ہم کوئی کریڈٹ اس حوالے سے نہیں لیں گے کہ اس کا صرف کریڈٹ ایم ایم اے ارکان اسمبلی یا حکومت کو ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس صوبے کے عوام نے ہم سب کو انتہائی عزت دی ہے اور اس صوبے کے عوام کے لئے اور اس صوبے کے حقوق کے ہیں ہم سب نے ملکر لڑنا ہے اور ان حقوق کو حاصل کرنا ہے اور ان کو دینا ہے۔ اس کے لیے ہمارے پاس جتنے بھی تجربہ کار، ہر ایک فیلڈ کا ایک ہی آدمی اپنے فن کا ماہر ہوتا ہے، ہم اپوزیشن کے ان اراکین سے بھی استفادہ حاصل کریں گے۔ میں ہمیشہ انہیں بلاتا بھی ہوں، ان سے مشورہ بھی کرتا ہوں اور بلاؤں گا بھی اور مشورہ بھی کروں گا آئندہ کے لئے بھی، کہ آپ کے علم میں اس صوبے کے حقوق کے حوالے سے جو بھی باتیں آپ مجھے پہنچائیں۔ جب بھی پریزیڈنٹ صاحب آئے ہیں میں نے کوشش کی ہے کہ سارے اپوزیشن کے لیڈرز کو بلا کر ان کو سنوں اور ان کے سامنے وہ رکھ دوں۔ جب بھی اس صوبے میں پرائم منسٹر آئے ہیں میں نے کوشش کی ہے کہ ساری پارلیمانی پارٹی کے لیڈروں کو بلا کر ان کو بھی سن لوں اور ان کو بھی Share کروں ان کو بھی ان کے سامنے رکھوں اور یہی وجہ ہے ان شاءاللہ کہ آج مرکز ہمارے کاموں کو اچھے انداز سے دیکھ رہا ہے، (تالیاں) اور مجھے امید ہے کہ وہ بھی اس فراخدلی سے ہمارے ساتھ ملکر کام کریں گے۔ پہلا موقع ہے کہ جو بجلی کا ہمارا منافع ہے۔ اے جی این قاضی کے فارمولے کے مطابق۔ جس پہ زیادہ عبدالاکبر خان اور ہمارے سارے پرانے ساتھی، ہمیشہ انہوں نے بھی بڑی کوشش کی ہے۔ ہر حکومت نے کوشش کی۔ لیکن ہم نے ابھی جو فارمولا بنایا ہے وہ اس حوالے سے ہے کہ اس صوبے کے جتنے بھی سیاسی قائدین ہیں، جتنی بھی سیاسی جماعتیں ہیں اور ہمارے جتنے بھی یہاں پر پارلیمانی لیڈرز ہیں اور اس صوبے کے جتنے بھی میل و فیمیل اراکین اسمبلی ہیں اور اس صوبے

کے جتنے بھی مرکزی یعنی قومی اسمبلی کے ممبرز اور سینٹرز ہیں۔ ہم ایک نئی روایات ان شاءاللہ یہاں پر لا رہے ہیں کہ ہم اپنے صوبے کی اپنی روایات کے مطابق پورا ایک جرگہ لے کر جائیں گے۔ ہر ایک جماعت کا اس میں نمائندہ ہوگا اور ہم صدر صاحب سے بھی یہی گزارش کریں گے کہ یہ ہمارا حق ہے۔ دلائل ہمارے پاس ہیں۔ ہمارے پاس ایسے ٹیکنکل لوگ ہیں جو صحیح طریقے سے اس کو Explain کر سکتے ہیں۔ اور ان شاءاللہ پرائم منسٹر کے سامنے بھی یہ رکھیں گے اور جونہی اس کو ہم چھ ارب سے بڑھا کر سترہ ارب کرائیں گے تو آپ پچاس لاکھ کے لیے نہ سوچیں ان شاءاللہ آپ کی سالانہ جو گرانٹ ہوگی، وہ میں کروڑوں میں دوں گا (تالیاں) آپ کو کروڑوں میں دوں گا۔ یہ آپ لوگوں کا حق ہے کہ آپ کے Through اس کا استعمال ہو لیکن اس کا حاصل کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ اور اس میں، میں نے پہلی بار بھی کوشش کی ہے لیکن چند سیاسی جماعتوں کے لوگوں نے اس میں شرکت نہیں کی۔ میں ان سے بھی اپیل کروں گا کہ ہمارے اس جرگے کے دروازے ابھی کھلے ہیں۔ وہ آئیں اور اس میں بیٹھیں، وہ ہمارے لیے قابل احترام ہیں، ہمارے دل میں ان کا وقار ہے۔ وہ آئیں اور بیٹھیں۔ اور ہم سب ملکر مرکز کے ساتھ اپنے حقوق کے بارے میں بات کریں گے۔ پہلے ایسی روایات بھی آئی ہیں کہ اس طرف بات کرنا بہت آسان ہوتا ہے لیکن اس طرف کا آدمی یہاں آکر جب بات کرتا ہے تو یہ بڑی مشکل بات ہوتی ہے۔ لیکن میں آپ کے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ میرے جو الفاظ وہاں پر تھے یہاں پر بھی ہونگے۔ (تالیاں) اور میں اس کرسی کو، جو کہ آپ سب لوگوں نے مجھ پر اعتماد کیا ہے، اس کرسی کو بچانے کے لیے کبھی بھی اس صوبے کے حقوق پر سودا بازی نہیں کروں گا۔ (تالیاں) آپ لوگ ساتھ دیں، میں تو آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ اپوزیشن بنچوں کے جو ارکان بھی اٹھتے ہیں تو وہ شکریئے کے الفاظ بھی ادا کرتے ہیں۔ میں آپ لوگوں پر یہ احسان نہیں کر رہا ہوں۔ کسی کی عزت کرنا اپنی عزت کرنا ہے۔ کسی دوسرے کے متعلق کسی دوسرے طریقے سے سوچنا اپنے متعلق سوچیں گے تو ہم ان شاءاللہ انہی روایات کے تحت آپ کی ہر بات سنیں گے، جو بھی جائز بات ہو، ہم کوشش کریں گے کہ یہاں پر اصلاح کریں۔ میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ آج بھی کچھ محکمے ہیں کہ جہاں پر کمیشن بھی ہے اور کرپشن بھی ہے، لیکن میں آپ کو حلفاً کہتا ہوں کہ میں اس کے پیچھے لگا ہوا ہوں اور آپ لوگ میرا ساتھ دیں تو ایک ایک کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔

(تالیاں)   اس کے متعلق جو بھی آدمی سامنے آئے، میرے سامنے اب کچھ لوگ آئیں گے ان شاءاللہ ایک ہفتے دو ہفتے کے درمیان وہ آپ کے سامنے بھی آئیں گے لیکن آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ ان لوگوں کی سفارش آپ لوگ بھی نہیں کریں گے۔ جب بھی آپ لوگ میرے سامنے آتے ہیں تو میں انتہائی مشکل میں پڑ جاتا ہوں کہ اس معزز ایوان کا ایک رکن میرے پاس آیا ہے۔ میں اس کو کس زبان سے نہ کہوں کہ آپ کا کام میں نہ کروں۔ مجبوریاں تو اپنی جگہ ہوتی ہیں لیکن یہ لحاظ میرے سامنے آپ کا ہے جو کہ آپ لوگوں کا جمہوری حق ہے۔ لیکن ان لوگوں کے پیچھے آج آپ بھی، خواہ وہ کسی کا رشتہ دار ہو، خواہ وہ میرا رشتہ دار ہو، خواہ وہ کسی وزیر کا ہو، خواہ وہ کسی ایم پی اے کا ہو۔ میں تو حلفیاً یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر اس میں میرے گھر کا کوئی آدمی آجائے تو میں اس کے ساتھ اسی طرح کروں گا جس طرح کہ باہر کے آدمی کے ساتھ کروں گا۔   (تالیاں)   لیکن اس کے ساتھ کوئی رعایت نہیں ہو گی۔ آپ لوگ میرے ساتھ اسی طرح چلیں۔ اس صوبے کے حقوق کے لیے ان شاءاللہ ابھی پیش رفت ہوئی ہے۔ ہمارے واپڈا کے جو چھ ارب روپے تھے، عبدالاکبر خان بیٹھے ہیں، پرانے ممبرز بھی بیٹھے ہیں، اس کا جون کے آخر میں ہمیں صرف چیک ملتا تھا۔ پیسے خزانے میں نہیں آتے تھے۔ چیک صرف اس لیے آجاتا تھا کہ وہ تسلسل ہو لیکن آپ لوگوں کی کوششوں سے، آپ لوگوں کے اتفاق کی وجہ سے ان شاءاللہ اس سال ڈیڑھ کروڑ روپے ابھی آئے ہیں اور آپ کے پاس پڑے ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: ڈیڑھ ارب روپے۔

<u>جناب وزیر اعلیٰ</u>: جی، ڈیڑھ ارب آپکی کوششوں سے۔   (تالیاں)   اور آپ کی محنت کی وجہ سے یہ First، پہلی دفعہ ہے پورے 55 سال کی روایات میں، عبدالاکبر خان اگر اس کی تصدیق کریں کہ ہمیں پچھلے تین مہینوں میں اس سال کے ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ نہیں ہو گی، جب ان شاءاللہ پیسے ہماری پاس ہونگے تو ہم آپ کے کاموں میں رکاوٹ کیوں بنیں گے۔ ابھی میں آپ کی سپیشل گرانٹ کے حوالے سے بات کرتا ہوں۔ سپیشل گرانٹ کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا، جون سے پہلے میرے خیال میں، چند ممبران اسمبلی نے وہاں پر اپنے وہ جمع کئے تھے، باقیوں نے جمع نہیں کئے تھے۔ لیکن ہم آج بھی کہتے ہیں کہ وہ فنڈز آپ کے ہیں اور آپ لوگوں کو ملیں گے۔ کسی قسم کی اگر چیک میں غلطی ہے تو دوسرا چیک

Issue ہو گا۔ آج میں اسی فلور پر حکم جاری کرتا ہوں کہ دو ہفتے کے اندر اندر ہر ایک رکن اسمبلی کے اپنے ضلع میں یہ رقم پہنچے تاکہ وہاں پر اس کا کام ہو۔ (تالیاں) اگر فنانس یا اے جی آفس کی طرف سے اس میں کہیں بھی مجھے رکاوٹ نظر آئی تو میں خود جانتا ہوں کہ میں فنانس والوں سے کس طرح بات کرونگا اور میں اے جی آفس والوں سے کس طرح بات کرونگا لیکن آج وہ سب نوٹ کر لیں، اگر اوپر گیلری میں ہیں کہ دو ہفتے کے اندر اندر جن ممبران کے فنڈز Release ہوئے ہیں ان کے ضلعوں میں پہنچ جائیں اور وہاں پر ان کے کام بھی ہوں۔ آپ نے یہاں پر پراجیکٹ کمیٹی کی بات کی۔ میں خود بھی اس سلسلے میں ان سے کافی بار مل چکا ہوں۔ اسمیں غلطیاں بھی ہیں جو کہ ہم سب جانتے ہیں لیکن اس آدمی پر ہے لیکن ہمیں کسی معزز ممبر پر بھی یہ شک نہیں کہ وہ کس طرح اسکو کرے۔ اسکے لئے ہم بیٹھیں گے، طریقہ کار ڈھونڈ لیں گے۔ لیکن جو بھی اچھا طریقہ ہو سپیکر صاحب! آپ اس کے لئے کوئی طریقہ کار نکالیں۔ سہولت کے لئے، آپ نے ایک بات یہ بھی کی کہ ہمارے لئے پچاس ہزار روپے تک چونکہ اس سے کم کی سکیمیں ہیں تو اسکو میں کم کرتا ہوں تیس ہزار روپے تک اگر آپ کی کوئی سکیم ہے تو اس کے لئے فنڈز دے دیں گے۔ (تالیاں) وہ سکیم بھی آپ دیں سکتے ہیں، دے دیں، اس کے علاوہ آپ لوگوں نے اس میں جنازہ گاہ کی اجازت کی بات کی تو میں جنازہ گاہ پر آتا ہوں۔ ایک ایک پر بات کریں گے (قہقہے) مجھے پتہ ہے کہ ایبٹ آباد میں قبرستان کی ضرورت ہے۔ (قہقہے) پرانا قبرستان بھر گیا ہے میں آپ کے لئے اس میں فنڈز جنازہ گاہ کے لئے بھی بھی فنڈز کا اعلان کرتا ہوں کہ اگر کہیں پر ضرورت ہے تو۔ (تالیاں) اس میں آپ جنازہ گاہ بھی ڈال دیں (تالیاں) آپ لوگوں نے ایک اور بات کی کہ ہمارے علاقے میں تکالیف ہیں۔ شیننگ روڈ کی بات کی گئی آپ کے لئے ایک نیا روڈ جو بنتا ہے خواہ وہ کچا ہوا سمیں Cutting ہو، ایسا نہ ہو کہ پرانی بھی روایات ہیں کہ کچے روڈ پر پچاس لاکھ کے شیننگ کی بجائے پانچ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں اور ہمیشہ یہ ہوا ہے چونکہ پرانے روڈ پر پھر شیننگ ڈالنا کوئی بڑا کام نہیں ہے اور وہاں پر یہ ہوا بھی ہے اور میں تحقیقات بھی کر رہا ہوں۔ میرے علم میں ہے کہ پہاڑی ایریاز میں لوگ وہاں پر ٹریکٹر لگا کر ایک دفعہ اسکا ہل چلاتے تھے اور دوسرے Reverse میں وہ پھر بلیڈ ڈال کر یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے شیننگ مکمل کر لیا ہے۔ تو اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں اور میری نظر میں یہی باتیں تھیں جس کی وجہ سے میں شیننگ

پر پابندی لگائی تھی۔آپ کے لئے کچا روڈ شینگل کا ہو اس میں کٹائی ہو تو اسکی بھی اجازت ہے لیکن۔ (تالیاں) پرانے روڈ پر شینگل ڈالنے کی اجازت نہیں ہے چونکہ چھ مہینے بعد اس کا وہ سب کچھ ختم ہو جاتا ہے اور چھ مہینے کے بعد اگر کوئی جائے بھی تو چھ مہینے کے بعد، میرے خیال میں قانونی طور پر بھی اسکا کچھ نہیں بنتا کیونکہ اس کی معیاد ہی چھ مہینے ہے۔تو مجھے آپ پر پورا اعتماد ہے۔مجھے کسی بھی ممبر اسمبلی پر کوئی شک بھی نہیں ہے کہ وہ اپنے حلقے میں اس طرح کرنے کا سوچ بھی سکتے ہیں۔آپ لوگوں نے قبرستان کے لئے زمین کی بات کی تو آپ کے فنڈز میں آپ کے قبرستان کے لئے زمین خریدنے کی اجازت ہے۔ (تالیاں) لیکن اس میں آپ لوگ یہ خیال رکھیں کہ کل کہیں آپ لوگوں کی بدنامی نہ ہو۔پورا طریقہ کار زمین خریدنے کا صحیح ہو، وہاں پر محکمہ مال، ڈی سی او اور یہ سب اس میں Involve ہوں۔مارکیٹ ریٹ کا اس میں آپ لوگ ذرا خیال کریں اور باقی آپ کے لئے ان شاءاللہ اس میں قبرستان کے لئے بھی اجازت ہے۔پہلے جو کچھ کام رکا ہوا تھا اس میں ایک بات یہ بھی تھی کہ پہلے، پرانے ممبران اسمبلی بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پر سیکرٹری کے نیچے ڈی جی ہوتا تھا اور یہ سارا Process اس پر آتا تھا۔جب یہ نظام ختم ہوا تو اس میں ڈی جی کی پوسٹ بھی ختم ہو گئی۔ڈائریکٹر جنرل کی، جب ہم نے دوبارہ اس پر غور کیا کہ ممبران کے فنڈز بھی Release کرنے ہیں اور اس کے لئے ایک الگ راستہ بھی ہونا چاہیئے تو اس کے لئے ہم نے دوبارہ ڈائریکٹر جنرل کی پوسٹ کو بھی بحال کیا اور اب آپ کے کاموں کے لئے الگ ڈائریکٹر جنرل بھی وہاں پر ہے اور ان شاءاللہ اس کو بھی میں ہدایت کرونگا کہ یہ Process جو ہے، جو آپ لوگ کہتے ہیں کہ بہت لمبا ہے اس کو بھی ہم کم کر سکتے ہیں اس پر بھی سوچ لیں گے چونکہ ہمیں کام کرنا ہے، کاغذوں میں نہیں، عملی طور پر، اور اس کے لئے طریقہ کار میں جتنی بھی تبدیلی اور آسانی آسکتی ہے تو ان شاءاللہ اس پر ہم سوچیں گے، اس میں تبدیلی اور آسانی کے لئے بھی سوچیں گے، اس میں کوئی اس طرح کی ان شاءاللہ بات نہیں ہے۔ہم کیوں اتنا Procedure لمبا کریں کہ اس میں آپ کو تکلیف ہو۔لیکن اس میں آپ سب لوگ اس میں زیادہ دیر جو ہوئی تو ہمارے فنانس کی رپورٹ کے مطابق 119 ممبران اسمبلی نے اپنی سکیمیں وہاں پر جمع کرائی ہیں جن میں سے 101 کی منظوری دے دی گئی ہے۔محکمہ خزانہ نے 89 سکیموں کے فنڈز Release کئے ہیں۔اے جی آفس کے پاس یہ کام رکے ہوئے تھے پھر منسٹر صاحب نے مجھے کہا تو میں نے ان کو ہدایات

جاری کی ہیں کہ کسی بہانے بھی آپ اس کو لیٹ نہ کریں اور اس کو آپ Release کریں۔ توان شاءاللہ دو ہفتے کا ٹائم میں نے دیا ہے۔ اسی میں آپ کے فنڈز بھی Release ہونگے، سب کچھ ہو گا۔ طریقہ کار کے بارے میں بیٹھیں گے۔ یہاں پر چونکہ ابھی کافی تبدیلیاں آئی ہیں۔ آپ لوگ خود بھی دیکھیں گے کہ ایک ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے اور ایک صوبے کی حکومت ہے تو ایک ایسا طریقہ کار نکالیں گے۔ آپ کے کام کوئی بھی ڈی سی او نہیں رکوا سکتا۔ اب کوئی ڈی سی او اگر آپ کے کام کو رکوائے گا تو وہ کسی ڈسٹرکٹ میں نہیں بیٹھے گا۔ (تالیاں) ڈی سی او صوبائی گورنمنٹ کا آدمی ہے۔ کسی اپنے ممبر صوبائی اسمبلی کی کوئی شکایت اگر ہو تو ذاتی طور پر میرے پاس آئے کہ فلاں ڈی سی او نے میرے کام رکوائے ہیں تو اسی دن میں اسکو بتا دونگا کہ اس ڈسٹرکٹ میں وہ ڈی سی او نہیں رہے گا۔ آپ کے لئے کوئی ایسی بات اس میں نہیں ہے۔ (تالیاں) آپ جمع کرائیں۔ ان شاءاللہ اسکے بعد، جو آپ لوگ سوچ رہے ہیں کچھ طریقہ بھی آپ نے بنانا ہے اس کے لئے یہ بہت پیچیدہ ہے۔ کوئی بھی جذباتی فیصلہ ہم نے اس طرح نہیں کرنا ہے کہ پھر ہم آپس میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ لڑیں۔ پھر مرکزی اور صوبائی گورنمنٹ کے درمیان کوئی اس میں بات ہو تو مل بیٹھ کر ایک کام اس طرح کرنا ہے۔ کہ آپ لوگوں کی دلچسپی بھی اس طرح رہے جیسے گستاسپ صاحب نے کہا کہ ہمارے لئے کوئی ایسا طریقہ کار تو ہونا چاہیئے کہ میرے Female ممبرز جو کہ میرے حلقے سے ہیں ان کے کام اور میرے کام آپس میں متصادم نہ ہو کہ ایک روڈ میں بھی دے رہا ہوں اور وہ بھی دیں تو اسکے لئے کوئی راستہ ہم تلاش کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں کی اپنی جگہ بھی ہو گی یہ مجھے احساس ہے کہ ممبران اسمبلی کی اپنے ضلع میں بیٹھنے یا افسران کے ساتھ میٹنگ کرنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے اسکے متعلق بھی ہم بیٹھ کر سوچیں گے۔ لیکن آپ لوگ بھی یہ خیال رکھیں کہ پیچیدگی کے لئے یہاں پر کچھ نہ لائیں۔ اور ابھی تک یہ میرے علم میں نہیں ہے کہ کوئی اس طرح کا سوچ بھی سکتا ہے۔ سب اپنی آسانی کے لئے سوچتے ہیں اس میں، میں آپ لوگوں کو بھی بلا کر ایک طریقہ کار ڈھونڈ لیں گے کہ کس طرح کریں۔ آپکے لوکل گورنمنٹ کے منسٹر ظفر اعظم صاحب بھی بیٹھ جائیں گے اور ٹکراؤ والی بات سے اب باہر رہنا ہے اس میں فائدہ نہیں ہے۔ رکاوٹ ہو گی ابھی ان شاءاللہ پرائم منسٹر صاحب اتوار کو آرہے تھے لیکن انہوں نے اپنا پروگرام ملتوی کیا ہے۔ میں نے وہاں عمرہ میں ان سے یہ بات کی تھی کہ آپ نے دو بار پنجاب کا دورہ کیا،

تین بار اس طرح کیا ہمارے صوبے میں ایک بار آئے ہیں ان کو میں نے راضی کیا ہے وہ یہاں پر آئیں گے۔ اور ان شاءاللہ ان سے ہم صوبے کے حوالے سے بات کریں گے۔ ان سے کچھ مانگیں گے کیونکہ وہ ہمارے بڑے ہیں تاکہ وہ ہمارے صوبے کے لئے خصوصی طور پر کچھ گرانٹ دیدیں۔ (تالیاں) اس صوبے کے لئے اور جو کچھ ان شاءاللہ ان سے لونگا، جو قرارداد یہاں پر آپ لوگوں نے پاس کی ہے اسکے متعلق میں نے خود بھی لکھا ہے۔ صدر صاحب کو بھیجا بھی ہے انکے ڈائریکٹو جو پشاور کے لئے سوئی گیس اور کچھ اور کاموں کے لئے تھے، ٹیوب ویلوں کے لئے تھے تو میں نے لیٹرز بھی لکھے ہیں۔ میں نے پرائم منسٹر کے ساتھ بھی بات کی ہے صوبے کے ایک ایک کام کے حوالے سے ہم قطعاً بھی اس سے بے خبر نہیں ہیں ان شاءاللہ اور آج بھی میرے خیال میں آپ کے کاموں کو جو تقویت ملی ہے تو یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ پورے صوبے کی ایک بات ہو تو اسکو مرکز میں لوگ ضرور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو میں آپ کی طرف سے قرارداد کے علاوہ آپ سب کی طرف سے مرکز سے یہی گزارش کرتا ہوں کہ اگر صدر صاحب کے حکم پر بھی عمل نہ ہو تو اسکے بعد کس کے حکم مانے جائیں گے تو میرے خیال میں آپکی طرف سے میں گزارش کرتا ہوں صدر صاحب سے بھی اور پرائم منسٹر صاحب سے بھی کہ اس اسمبلی کی جو ہماری یک بڑی خوبصورت اسمبلی ہے، ہمارے بڑے خوبصورت خوبصورت ممبران اس میں ہیں انکی طرف سے جو گزارش ہے اسکو وہ قدر کی نگاہ سے دیکھیں، عزت کی نظر سے دیکھیں اور اسکے بارے میں بھی جلد ہی ان شاءاللہ، اس قرارداد کے حوالے سے جو اسمبلی تیار کرے آپ بھیج دیں، مجھے بھی ایک کاپی دیدیں، اس قرارداد کے حوالے سے ایک لیٹر میں اپنے آفس کی طرف سے دوبارہ بھی لکھ دوں گا اور ان شاءاللہ زبانی بات بھی کرونگا۔ اور اسکے علاوہ جو بھی مسائل ہیں۔ میں ان شاءاللہ آپ سے وہی بات کرونگا جو میں نے آپ سے بات کی کہ اگر ہمارے وسائل اتنے بڑھ ہیں۔ میں ان شاءاللہ آپ سے وہی بات کرونگا جو میں نے آپ سے بات کی کہ اگر ہمارے وسائل اتنے بڑھ گئے جو کہ ان شاءاللہ مجھے امید ہے کہ بڑھیں گے تو یہ پیسے آپ لوگوں کے ہیں، آپ لوگوں کے ہیں۔ آپ لوگوں پر خرچ ہوں گے تاکہ میرے اسمبلی کے ممبر کی اپنے حلقے میں عزت ہو تو یہ میری عزت ہے جب لوگ آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے تو میں سمجھونگا کہ وہ مجھے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو ان شاءاللہ اس حوالے سے جب بھی میرے پاس کچھ لوگ آتے تھے کہ آپ خواتین کو

پچاس لاکھ روپے کیوں دے رہے ہیں۔ (قہقہے) جبکہ ان کا اپنا کوئی حلقہ ہے نہیں اور ممبران اسمبلی کے ووٹرز ہوتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ٹھیک ہے جی، یہ ایک جمہوری حکومت ہے۔ ابھی یہ ہمارے ساتھ صوبائی اسمبلی کے ممبرز کی حیثیت سے بیٹھی ہیں، لوگوں کی ان سے بھی توقعات ہیں، وہ جہاں بھی جائیں پورا صوبہ انکا حلقہ ہے (تالیاں) جہاں بھی یہ جانا چاہیں، پورا صوبہ انکا حلقہ ہے (شور/ قہقہے) اور میرے خیال میں جو تیز ممبران اسمبلی تھے انہوں نے کچھ ان سے لئے بھی ہیں۔ (قہقہے) میں انکے نام نہیں بتانا چاہتا۔ لیکن کچھ نے کام کیا ہے لیکن یہ انکی اپنی مرضی پر ہے۔ یہاں پر پہلے، آپ کے علم میں یہ بھی بات ہو کہ مسلم ممبر کو جب پچاس لاکھ روپے یا پچیس لاکھ ملتے تھے تو اقلیت کے ممبر کو وہ صرف دس لاکھ روپے دیتے تھے۔ میں نے وہ فرق بھی ختم کیا ہے۔ میں نے جتنا مسلم ممبر کو فنڈ دیا ہے تو میں نے اقلیت کے ممبر کو بھی اتنا ہی فنڈ دیا ہے (تالیاں) اور جب میں عمرے کے لئے گیا تو میں مشکور ہوں کرسچن برداری کا، کہ سب سے اچھا اور خوبصورت پروگرام جدہ میں میرے لئے کرسچن برداری نے کیا تھا (تالیاں) اور یہ آپ لوگوں کی وجہ سے کہ آپکا یہاں پر ان کے ساتھ جو حسن سلوک ہے، آپ لوگوں کے ان کے ساتھ جو روابط ہیں، اور ہم نے جو انکا دل میں خیال رکھا ہے کہ ہم نے ہر فورم پر انکو بلا کر کہ اقلیت کے ساتھ کہیں بھی اس صوبے میں کوئی ایسی بات نہ ہو کہ انکو یہ کمی محسوس ہو کہ ہم اقلیت میں ہیں۔ وہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اس ملک کے یہ بھی اتنے ہی وفادار ہیں جتنے ہم ہیں اور اس ملک کے لئے بھی ہمیشہ اقلیتوں نے اتنی ہی قربانی دی ہے جتنی ہم نے دی ہے تو ہم ضرور اسکا خیال بھی رکھیں گے اور انکے جو ادارے ہیں، میرے پاس جو رپورٹ آئی تھی، جو بھی انکے ہسپتال ہیں، ایک ہسپتال میں انکو ایمبولنس کی ضرورت تھی تو میں نے اسی دن انکو ایمبولنس کی اجازت دے دی۔ مجھے پتہ چلا کہ پشاور کے ہسپتال میں ان کی Treatment کے لئے پیسے نہیں ہیں تو میں نے دس لاکھ روپے علاج کے لئے بھی دیئے ہیں اور اس کے علاوہ ابھی ایڈورڈ کالج کے لئے بھی میں نے خصوصی گرانٹ دی ہے اور اس سے ہمارے لوگ بھی فائدہ حاصل کر رہے ہیں اور وہ بھی کر رہے ہیں۔ ابھی ان شاءاللہ ہم انکے لئے کچھ اور جگہ پر زمین بھی دے رہے ہیں ان شاءاللہ۔ میں آخر میں آپ سب کا۔ (مداخلت)

ایک آواز: وہ حجرہ کی بات۔۔۔

(قہقہے/شور)

جناب وزیر اعلیٰ: حجرہ کی بات بہت پہلے نامناسب رہی ہے۔ مسجد کے لئے تو ہمارے اپنے لوگ بھی اس طرح کے ہیں کہ وہ مسجد کے لئے اپنی رقم ثواب کے طور پر دیتے ہیں۔ مسجد تو ہماری عبادت گاہ ہے، توان شاءاللہ اس پر، حجرے کی بات تو آپ لوگ بھی نہ کریں۔ یہ پھر آپ لوگوں کے پیچھے بات آئے گی۔ پرانی باتیں بہت غلط قسم کی آئی ہیں تو اسکے علاوہ ان شاءاللہ باقی کے جو بھی مسائل ہونگے تو چونکہ زیادہ وقت آپکی اسمبلی کو میں نہ دے سکا، لیکن یقیناً اس حوالے سے نہیں، میں آپ سب لوگوں سے مطمئن ہوں کہ یہاں پر آپ جب بیٹھتے ہیں تو پورے صوبے کے لئے بیٹھتے ہیں، پورے صوبے کے مفاد کو دیکھ کر آپ کام کرتے ہیں اور میں آپ کے لئے کچھ حاصل کرنے کے لئے لگا رہتا ہوں ہمیشہ، کبھی مرکزی حکومت کے ساتھ اور کبھی ڈونرز کے ساتھ، توان شاءاللہ میں کوشش میں ہوں۔ ان شاءاللہ مرکزی حکومت سے ہمیں کچھ اور امداد بھی ملے گی مجھے امید ہے اور یہاں پر ڈونرز کے بارے میں کچھ لوگ یہ بھی باتیں کرتے تھے کہ اب جبکہ ایم ایم اے کی حکومت بن چکی ہے تو کچھ گرانٹ بند ہو رہے ہیں۔ میں آپ لوگوں کو یقین دلاؤں کہ جو بھی ڈونر آیا ہے اس نے پہلے زیادہ دلچسپی ظاہر کی ہے (تالیاں) اور جب بھی میں باہر گیا، عمرے پر میں گیا لیکن میں اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے پیسے نکال کر خود گیا ہوں لیکن پھر بھی میں نے اس صوبے کے جو بھی ہمارے پاس وسائل ہیں، ہر ایک محکمے سے میں نے وہ Booklet لیکر کمیونٹی میں بھی تقسیم کی ہے، سعودی چیمبر سے بھی میں نے بات کی اور وہاں پر لوگ ابھی اتنی دلچسپی لے رہے ہیں کہ ان شاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ جب پہلے یہاں پر کوئی آتا تھا تو اسکو بھگا دیا جاتا تھا، ہم نے ان سے کہا ہے کہ ہم آپ کو لائیں گے، گھومائیں گے اور جب آپ مطمئن ہوں کہ یہاں پر میری Investment ٹھیک ہے، اس کی حفاظت ہے، صوبائی حکومت کا تعاون ہے تو آپ بے شک آئیں ان شاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ کتنے لوگ یہاں پر آتے ہیں Investment بھی کرینگے اور اللہ کا فضل ہے کہ ابھی تو ہمارے صوبے میں گیس کے ذخائر بھی نکلے ہیں گرگری اور شکردرہ میں اور اب تک جو معلومات ہیں وہ ہمارے صوبے کی ضرورت سے دوگنے ہیں۔ ہمارے صوبے کے ضرورت بھی اس سے پوری ہوگی۔ اور ان شاءاللہ ہم جس طرح بجلی پر منافع لے رہے ہیں اس طرح اس پر بھی ہمیں منافع ملے گا تو ہم نے ابھی سوچنا ہے، ہر ایک شعبے میں ہم نے

اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہے۔ ہم نے یہ بھی کوشش کی ہے کہ مرکز کے جو پرانے ہم پر قرضے ہیں اور اس کے ریٹ بہت زیادہ ہیں۔ چودہ پرسنٹ پر بھی ہیں، پندرہ پرسنٹ پر بھی ہیں۔ ابھی بینکنگ کا جو سسٹم ہے وہ اس پر بھی آگئے ہیں کہ آپکو چار پرسنٹ پر بھی قرضہ دینے کے لئے تیار ہیں اور تین پرسنٹ پر بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ابھی میں نے مرکزی حکومت سے یہ بات بھی کی ہے، فیڈرل منسٹر فنانس سے کہ آپ اجازت دیدیں کہ آسان شرائط پر ہم قرضے لیکر آپ پرانے قرضے اسی طرح واپس کر دیں اور اس سے ہماری اربوں کی بچت ہوگی جو کہ ہم ہر سال سود کی شکل میں مرکزی حکومت کو دے رہے ہیں تو اس سے بھی ان شاءاللہ آپ کو بچت ہوگی۔ اور جب بھی دو تین ارب روپے کی بچت آئے گی تو آپ دیکھیں گے کہ جس طرح ہمارے وہ ایریاز ہیں کہ وہاں پر آج بھی ہماری بہنیں اور بیٹیاں دور دور سے رات کی تاریکی میں سروں پر پانی لاتی ہیں۔ میں جس ضلع میں بھی جاتا ہوں صاف پانی کے لئے لوگ مجھ سے ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ میں جس ضلع میں جاتا ہوں وہاں پر لوگ کہتے ہیں کہ آج بھی میرے ضلع میں روڈز نہیں ہیں۔ آج بھی جب کوئی پہاڑی علاقے میں بیمار ہو جاتا ہے تو اسکو چارپائی پر باندھ کر، دل کا مریض ہوتا ہے، اور جس طریقے سے اسکو نیچے روڈ تک لاتے ہیں یقیناً آپکو شرمندگی ہوگی کہ ان لوگوں نے وہاں پر پہلے اس طرح کام کیوں نہ کئے۔ ان لوگوں کو وہ سہولت کیوں نہیں دی گئی تو ان شاءاللہ آپ لوگ ساتھ دیں ہم ان شاءاللہ وہ اضلاع ہمیں اپنے صوبے کا بھرپور علم ہے جہاں پر صحت کی کمی ہے، Facility نہیں ہے، ان شاءاللہ وہاں ہم ہاسپیٹل ٹھیک کروائیں گے یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔ جہاں پر روڈ کی سہولت نہیں ہے وہاں پر ہم روڈ دینگے۔ جہاں پر صاف پانی پینے کی ضرورت ہے، ان شاءاللہ یہ بالکل آپ لوگوں کا صوبہ ہے اور آپ لوگوں کا اپنا پیسہ ہے اور آپ لوگوں کے Through ہی خرچ ہوگا۔ اس میں کسی قسم کی کوتاہی بھی نہیں ہوگی۔ میں نے اب بھی پورے صوبے کے اضلاع کو ہدایت جاری کی ہیں ہر ایک سیکرٹری کو میں نے کہا ہے کہ اس طرح نہ ہو کہ اے ڈی پی میں جو ہماری سکیمیں آئی ہیں انکا جب پی سی ون بنے تو سال کا آخر ہو اور پھر دوسرے سال ہو تو آپ لوگ تیاری کریں۔ ممبران اسمبلی وہاں اپنے ایکسیئن کے پیچھے وہاں انکو بلائیں اور ان سے کہیں کہ یہ یہ میرے حلقے میں کام ہیں ان کا پی سی ون تیار کرا کر آپ پی اینڈ ڈی کو بھیج دیں۔ پی اینڈ ڈی کو بھی میں نے ہدایت جاری کی ہیں کہ وہ پرانی روایات کہ ایک چھوٹی سی غلطی پر آپ دوبارہ انکو واپس بھیج دیتے ہیں اور پھر دو مہینے کے

بعد وہ آپکو واپس آجاتی ہیں۔ آپ وہاں سے اس ایکسیئن کو بلائیں اور یہ غلطی ادھر ہی ٹھیک کر دیں۔ دوبارہ اس فائل کو واپس نہیں بھیجنا ہے۔ آپ لوگ ان شاءاللہ انکے پیچھے ابھی اپنے اپنے حلقوں میں لگیں اور جو بھی بات ہے، ہماری اسمبلی کے دن بھی تو میرے خیال میں ایک سال کے پورے ہو گئے ہیں۔ آپ کی جو بھی کچھ اس طرح کی مشکلات ہوں آپ ذاتی حیثیت سے بھی مجھ سے مل سکتے ہیں۔ میں نے منسٹرز صاحبان کو بھی ہدایت کی ہے، سارے بیٹھے ہیں، کہ سب سے پہلے، آپ کے سامنے ہزار لوگ بیٹھے ہونگے لیکن اگر کوئی ایم پی اے آپ کے سامنے آجائے تو سب کو چھوڑ کر کیونکہ وہ انکی ترجمانی کرتا ہے۔ پہلے اسکو سنیں۔ اسکے مسئلے کے بارے میں جو کچھ ہو سکے اسکو حل کریں۔ پھر بھی باقی ٹائم ان لوگوں کو دیں اور ان شاءاللہ یہی ٹیم ہماری آپ کے ساتھ اس طریقے سے چلے گی میں آخر میں ایک بار پھر (تالیاں) آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہمارے جو مطالبات کچھ باقی ہیں۔ سرفراز خان نے بھی بات کی۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب سرفراز خان</u>: وزیراعلیٰ صاحب! یومنټ جی۔ داد غازی بروتها بند لیک شوې دے او توپی کښې په کورونو کښې اوبه راغلې دی او اوس هغه خلق په نقل مکانی باندظ شروع شول۔

<u>جناب وزیر اعلیٰ</u>: په دې باندې به څه خصوصی هدایت جاری کړم۔ ایریګیشن ډیپارټمنټ ته۔ خصوصی هدایات به جاری کړم او فوراً به دوی لاړ شی او سدباب به ئے اوکړی او ان شاءالله چې کوم اضلاع ما نه پاتې دی پښتو کښې به آخری یو دوه خبرې اوکړمه۔ ان شاءالله زه به کوشش کوم چې۔ زه هغې ته هم حاضری اوکړم او هغې رونړو سره په هغه ځائے کښې کیښنم او دوی چې څه مسئلے وی هغه به زه واورم او زما د زړه نه درسره خلوص دے او د زړه نه احترام دے او ان شاءالله جی دا احترام، دا ستاسو خپل حق دے۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ جناب وزیراعلیٰ صاحب۔

The sitting is adjourned till 09:30 am tomorrow morning.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 9 ستمبر 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)